اِنَّ اَوَّلَ بَیۡتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیۡ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّ ھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

سب سے پہلے کون؟

ترجمہ کتاب الاوائل

از افادات

حافظ الکبیر ابی بکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم الشیبانی رحمہ اللہ

حافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ

حافظ ابو الفضل عبد الرحمن جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ

ترجمہ ترمیم و اضافہ:

الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ

سب سے پہلے کون؟

ترجمہ کتاب الاوائل

از افادات

حافظ الکبیر ابی بکر احمد بن عمرو بن ابی عاصم الشیبانی رحمہ اللہ

حافظ سلیمان بن احمد الطبرانی رحمہ اللہ

حافظ ابو الفضل عبد الرحمٰن جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ

ترجمہ ترمیم و اضافہ: الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

فون: 23284740،23282550

نام کتاب	:	سب سے پہلے کون؟ ترجمہ کتاب الاوائل
مترجم	:	الشیخ محمد عظیم حاصلپوری
ناشر	:	اریب پبلیکیشنز
صفحات	:	184
سن اشاعت	:	2013
قیمت	:	

SAB SE PEHLE KAUN?
TARJUMA KITAB UL AWAIL

Al Shaikh Muhammad Azeem Hasilpuri

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

فون: 23282550، 23284740

فہرست

پیش لفظ

اوائل ــــــ اوّل کی جمع ہے، اوّل (Awwal) ـــ عربی زبان کا لفظ ہے انگریزی میں اس کے لیے فرسٹ (First) کا لفظ استعمال ہوا ہے جس کا معنی بھی ''پہلا'' ہے۔ یہ لفظ قرآن مجید میں اوّلون، اوّلین، اور اوّلنا، اولیٰ کے مترادفات کے ساتھ تقریباً 89 مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ ﴿إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ ـــ﴾ ''اللہ کا سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا ـــ'' ❶ اوّل اللہ تعالیٰ کی صفات میں ایک صفت بھی ہے ﴿هُوَ الْأَوَّلُ ـــ﴾ ''وہی اوّل ہے ـــــ'' ❷

ہر معاشرے میں ایسے شخص کو بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے جو اوّل (پہلی) پوزیشن حاصل کرتا ہے۔ اور یقیناً ہر ایک کے نصیب اور مقدر میں یہ چیز نہیں ہوتی، جیسا کہ دربارِ رسالت میں ایک دفعہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے'' یہ سن کر سب سے پہلے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ـــ! میرے لیے دعا کریں میں انہی میں شامل ہو جاؤں، آپ نے دعا کر دی اور فرمایا: ''جا تو انہی میں سے ہوگا'' اتنے میں ایک اور آدمی کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا کہ میرے لیے بھی دعا کریں میں بھی ان میں سے ہو جاؤں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''نہیں، بس، یہ نمبر عکاشہ لے گیا۔'' ❸

ایک عرصہ سے کسی تاریخی پہلو پر کچھ لکھنے کی تمنا تھی سو اس موضوع کے ساتھ اسے پورا کرنے کی سعی کی گئی۔ اس کتاب کی تکمیل میں خصوصی معاونت امام سیوطی وغیرہ کی اوائل سے لی گئی ہے۔ ہم نے حتی الوسع صحت وضعف کا خیال رکھا ہے تاہم اگر کوئی دوست اس میں کوئی خامی پائے تو ضرور اطلاع دے ان شاء اللہ اس کی قابل اصلاح بات کا احترام کیا جائے گا۔

---

❶ ۳/آل عمران:۹۶۔ ❷ ۵۷/الحدید:۳۔

❸ صحیح البخاری، الطب: ۱۰۵٤؛ صحیح مسلم: ۲۲۰۔

اللہ سے دعا ہے کہ اللہ ہماری اس کاوش کو ذریعہ اصلاح اور ذریعہ نجات بنائے اور میں ممنون ہوں اپنے بھائی مولانا محمد سرور عاصم اور حافظ محمد عباد کا کہ جنہوں نے بھرپور محنت کے بعد عمدہ سرورق اور پرنٹنگ کے ساتھ احباب کی نظر کیا۔

اخوکم فی الدین
محمد عظیم حاصلپوری

الاوائل (سب سے پہلے......)

دنیا کا سب سے پہلا انسان

دنیا کے سب سے پہلے انسان اور اس سرزمین پر سب سے پہلے قدم بخیر فرمانے والے ہمارے جدامجد حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

چنانچہ اس بات پر اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا اس زمین پر مخلوقات میں سے سب سے پہلے آدم علیہ السلام نے ہی بسیرا کیا یا اس سے پہلے بھی کوئی مخلوقات آباد تھیں۔

مستدرک حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

جن آدم سے تقریباً دو ہزار سال پہلے سے زمین پر آباد تھے انہوں نے قتل و غارت کی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا لشکر بھیج دیا، جنہوں نے ان (فسادی جنوں) کو سمندروں کے (دور دراز) جزیروں کی طرف دھکیل دیا۔ [1]

اسی تجربے کے پیش نظر جب اس اللہ تعالیٰ نے آدم کی تخلیق کا نظریہ فرشتوں کے سامنے رکھا تو انہوں نے کہا اے اللہ! تو ایسی قوم کو کیوں زمین میں بھیجنے والا ہے جو قتل و غارت ہی کرے گی جبکہ ﴿نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط﴾ [2] ''ہم تو تیری تسبیح، حمد اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔'' تو اللہ تعالیٰ نے جواباً کہا: ﴿إِنِّيٓ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝﴾ ''میں جو کچھ جانتا ہوں تم نہیں جانتے۔''

اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک کلام میں حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں فرشتوں اور آدم کے درمیان ہونے والے مکالمے کو کئی مقامات پر تفصیلاً ذکر فرمایا ہے جن میں سے ایک مقام یہ ہے فرمان الٰہی ہے: ''اور (وہ وقت یاد کرنے کے قابل ہے) جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں زمین میں (اپنا) نائب بنانے والا ہوں۔ انہوں نے کہا، کیا تو

---

[1] مستدرک حاکم: ۲/ ۲٦١۔ [2] ۲/البقرة: ۳۰۔

اس میں ایسے شخص کو نائب بنانا چاہتا ہے جو خرابیاں کرے اور کشت و خون کرتا پھرے اور ہم تیری تعریف کے ساتھ تسبیح و تقدیس کرتے رہتے ہیں (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: میں وہ باتیں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے اور اس نے آدم کو سب (چیزوں کے) نام سکھائے پھر ان کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو مجھے ان کے نام بتاؤ؟ انہوں نے کہا: تو پاک ہے جتنا علم تو نے ہمیں بخشا ہے اس کے سوا ہمیں کچھ معلوم نہیں بے شک تو دانا (اور) حکمت والا ہے (تب) اللہ نے (آدم کو) حکم دیا: اے آدم! تم ان کو ان (چیزوں) کے نام بتاؤ! جب انہوں نے ان کے نام بتائے تو (اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے) فرمایا: کیوں! میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ میں آسمانوں اور زمین کی (سب) پوشیدہ باتیں جانتا ہوں اور جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو پوشیدہ کرتے ہو (سب) مجھ کو معلوم ہے اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو تو وہ سب سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس نے انکار کیا اور غرور میں آکر کافر ہو گیا اور ہم نے کہا: اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں سے چاہو بے روک ٹوک کھاؤ (پیو) لیکن اس درخت کے پاس نہ جانا، نہیں تو ظالموں میں (داخل) ہو جاؤ گے پھر شیطان نے دونوں کو وہاں سے پھسلا دیا اور جس (عیش و نشاط) میں تھے اس سے ان کو نکلوا دیا، تب ہم نے حکم دیا کہ (بہشت بریں سے) چلے جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو اور تمہارے لیے زمین میں ایک وقت تک ٹھکانا اور معاش (مقرر کر دیا گیا) ہے پھر آدم علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے کچھ کلمات سیکھے (اور معافی مانگی) تو اللہ نے ان کا قصور معاف کر دیا بیشک وہ معاف کرنے والا (اور) صاحب رحم ہے ہم نے فرمایا: تم سب یہاں سے اتر جاؤ جب تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پہنچے تو (اس کی پیروی کرنا کہ) جنہوں نے میری ہدایت کی پیروی کی ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے اور جنہوں نے (اس کو) قبول نہ کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہ دوزخ میں جانے والے ہیں (اور) وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔'' [1]

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں آدم علیہ السلام کے قصے کو اور کئی مقامات پر بھی بیان کیا ہے

---

[1] ۲/البقرۃ: ۳۰۔۳۹۔

مثلاً: ۳/آل عمران: ۵۹؛ ۱۵/الحجر: ۲۶۔ ۴۴؛ ۳۸/ص: ۷۱۔ ۷۶)۔

آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جمعۃ المبارک کے دن پیدا فرمایا: جیسا کہ صحیح مسلم وغیرہ میں روایت آتی ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے وہ جمعہ کا دن ہے اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا، اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا، اسی دن انہیں اس سے نکالا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی۔'' [1]

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام زمین سے جمع کی گئی مٹھی بھر خاک سے پیدا فرمایا، آدم کی اولاد بھی (طرح طرح کی) مٹی کے مطابق پیدا ہوئی، ان میں سفید فام بھی ہیں، سرخ بھی اور سیاہ فام بھی اور ان کے درمیانی رنگوں کے بھی (اسی طرح) نیک اور بد، نرم خو اور سخت طبیعت اور درمیانی طبیعت والے۔'' [2]

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا تاکہ ابلیس آپ علیہ السلام سے بڑائی کا دعویٰ نہ کرے۔ چنانچہ اس نے آپ کو انسانی صورت میں پیدا فرمایا، آپ جمعہ کے دن جس کی مقدار چالیس سال تک تھی، مٹی کے بنے ہوئے ایک جسم کی صورت میں پڑے رہے۔ فرشتے پاس سے گزرتے تھے تو اس جسم کو دیکھ کر ڈر جاتے تھے۔

ابلیس سب سے زیادہ خوف زدہ تھا۔ وہ گزرتے وقت اسے ضرب لگاتا تو جسم سے اس طرح آواز آتی جس طرح مٹی کے بنے ہوئے برتن سے کوئی چیز ٹکرائے تو آواز آتی ہے اس لیے جب وہ کہتا تھا: ﴿مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ﴾ [3] ''ٹھیکری کی طرح کھنکھناتی مٹی سے (پیدا کیا)'' تو کہتا: ''تجھے کسی خاص مقصد کے لیے پیدا کیا گیا ہے'' وہ اس خاکی بدن میں منہ کی طرف سے داخل ہوا اور دوسری طرف سے نکل گیا اور اس نے فرشتوں سے کہا: ''اس سے مت ڈرو، تمہارا رب صمد (بے نیاز) ہے لیکن یہ تو کھوکھلا ہے اگر مجھے اس

---

[1] صحيح مسلم، الجمعة، باب فضل يوم الجمعة: ٨٥٤۔

[2] مسند احمد: ٤/ ٤٠٦۔ [3] ٥٥/الرحمن: ١٤۔

پر قابو دیا گیا تو اسے ضرور تباہ کر دوں گا۔"

جب وہ وقت آیا جب اللہ تعالیٰ نے اس جسم میں روح ڈالنے کا ارادہ فرمایا تو فرشتوں سے ارشاد فرمایا: جب میں اس میں روح ڈال دوں تو اسے سجدہ کرنا۔ جب روح ڈال دی گئی تو وہ سر کی طرف سے داخل ہوئی تبھی آدم کو چھینک آ گئی۔ فرشتوں نے کہا: "کہیے (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) "سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔" انہوں نے فرمایا: (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ) اللہ نے فرمایا: (یَرْحَمُكَ رَبُّكَ) "تیرے رب نے تجھ پر رحمت فرمائی ہے۔" (تو یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ پہلے انسان تھے جنہیں چھینک آئی) جب روح آنکھوں میں داخل ہوئی تو آپ کو جنت کے پھل نظر آئے جب روح پیٹ میں داخل ہوئی تو آپ کو کھانے کی خواہش پیدا ہوئی، آپ جلدی سے جنت کے پھلوں کی طرف لپکے جب کہ روح ابھی آپ کی ٹانگوں میں داخل نہیں ہوئی تھی اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ﴾ "انسان تو جلد بازی کا بنا ہوا ہے۔" [1]

سب سے پہلے چھینک لینے والے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب آدم میں روح ڈالی گئی اور روح سر تک پہنچی تو آپ کو چھینک آ گئی آپ نے فرمایا: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) "تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں" تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) "اللہ تجھ پر رحمت فرمائے گا۔" [2]

سب سے پہلے السلام علیکم کہنے والے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا پھر فرمایا: جا کر ان فرشتوں کی جماعت کو سلام کہیے اور سنیے کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام (کا طریقہ) ہوگا۔ آدم نے کہا: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ)) فرشتوں نے کہا: ((اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) یعنی

---

[1] ۲۱/الانبیاء: ۳۷؛ تفسیر طبری، تفسیر سورۃ الانبیاء: ۲۱/۳۷۔

[2] صحیح ابن حبان (الإحسان): ۸/۱٤(۷۱۳۳)۔

جواب میں ((وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) کا اضافہ ہو گیا، جنت میں جو بھی داخل ہو گا وہ آدم کی صورت (یعنی ساٹھ ہاتھ قد کا) ہو گا اس کے بعد اب تک مخلوق (کے قد کاٹھ) میں کمی ہوتی آئی ہے۔'' [1]

حضرت آدم اور داؤد علیہما السلام

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا، تو آپ کی پشت پر ہاتھ پھیرا تب قیامت تک پیدا ہونے والی ہر جان آپ کی پشت سے ظاہر ہو گئی اللہ نے ہر ایک کی آنکھوں کے درمیان نور کی ایک چمک رکھ دی، پھر انہیں آدم علیہ السلام کو دکھایا۔ آدم نے کہا: یا رب! یہ کون ہیں؟ اللہ نے فرمایا: ''تیری اولاد ہے'' آپ کو ان میں ایک آدمی نظر آیا۔ جس کی پیشانی کی چمک آپ کو بہت اچھی لگی فرمایا: یا رب! یہ کون ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''یہ تیری اولاد میں آخری زمانے کی قوموں میں سے ایک آدمی ہے، جس کا نام داؤد ہو گا فرمایا: یا رب! تو نے اس کی عمر کتنی مقرر کی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''ساٹھ سال'' آدم نے فرمایا: یا رب! اسے میری عمر میں سے چالیس سال عطا فرما دے، جب آدم کی عمر مکمل ہوئی تو موت کا فرشتہ آ گیا انہوں نے فرمایا: کیا میری عمر میں سے چالیس سال باقی نہیں؟ اس نے کہا: کیا وہ آپ نے اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دے دی؟ آپ نے انکار کیا تو آپ کی اولاد میں بھی انکار کی عادت رہی۔ آدم بھول گئے آپ کی اولاد بھی بھولنے والی ہوئی، آدم سے غلطی ہوئی آپ کی اولاد بھی غلطیاں کرنے والی ہوئی۔'' [2]

آدم علیہ السلام اور اماں حوا دونوں ہنسی خوشی جنت میں رہ رہے تھے اچانک ابلیس کے بہکاوے میں آ کر ممنوعہ شجرہ کھا لیا اور ہمیشہ کے لیے زمین پر اتار دیئے گئے۔

وفات آدم علیہ السلام!

جب آدم علیہ السلام فوت ہوئے تو وہ دن جمعہ کا دن تھا، فرشتے اللہ کے پاس سے جنت

---

[1] صحیح بخاری، الأنبیاء، باب خلق آدم وذریته: ۳۳۲۶؛ صحیح مسلم: ۲۸٤۱۔
[2] جامع الترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ الاعراف: ۳۰۷٦۔

کی خوشبو اور جنت کا کفن لے کر آئے اور ان کے بیٹے اور خلیفہ شیث سے تعزیت کی۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: جب آدم علیہ السلام کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: بیٹو! میرا جنت کے پھل کھانے کو جی چاہتا ہے۔ وہ تلاش کے لیے نکل کھڑے ہوئے انہیں سامنے سے فرشتے آتے ہوئے ملے، جن کے پاس آدم کا کفن اور خوشبو تھی اور ان کے پاس کلہاڑے، کسیاں اور ٹوکریاں بھی تھیں، انہوں نے کہا: آدم کے بیٹو! تمہیں کس چیز کی تلاش ہے؟ یا کہا: تم کیا چاہتے ہو اور کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمارے والد صاحب بیمار ہیں اور جنت کے میووں کی خواہش رکھتے ہیں۔ فرشتوں نے کہا: واپس چلے جاؤ! تمہارے والد تو فوت ہونے والے ہیں۔ فرشتے جب (آدم علیہ السلام کی روح قبض کرنے کے لیے) آئے تو حوا نے انہیں دیکھ لیا وہ آدم سے چمٹ گئیں آدم علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے الگ ہو جاؤ (پہلے بھی) مجھے تمہارے ذریعے سے ہی اذیت پہنچی تھی مجھے میرے رب کے فرشتوں کے ساتھ رہنے دو۔ فرشتوں نے ان کی روح قبض کی، غسل دیا، کفن پہنایا، خوشبو لگائی، آپ کی قبر کھودی اور لحد تیار کی، پھر انہوں نے آدم کی نماز جنازہ ادا کی۔ پھر انہیں قبر میں رکھ کر اوپر سے مٹی ڈال دی، پھر انہوں نے کہا: آدم کے بیٹو! تمہارے لیے یہی طریقہ ہے۔ [1]

حضرت آدم کہاں دفن ہوئے؟ اس میں اختلاف ہے مشہور ہے کہ انہیں ہندوستان (کے پاس سری لنکا) میں اس پہاڑ کے قریب دفن کیا گیا جہاں انہیں جنت سے اتارا گیا تھا۔ ایک تو یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں جبل ابی قبیس پر دفن کیا گیا۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ حضرت نوح نے طوفان کے موقع پر ان کی اور حضرت حوا کی میتوں کو ایک تابوت میں ڈال کر کشتی میں رکھ لیا تھا پھر (طوفان ختم ہونے کے بعد) انہیں بیت المقدس میں دفن کر دیا۔ [2]

حاصل کلام

① دنیا کے سب سے پہلے انسان آدم علیہ السلام ہیں۔

---

[1] مسند احمد: ۵/ ۱۳۵ موقوفا علی ابن کعب۔

[2] تاریخ الطبری: ۵/ ۱۰۵۔

② سب سے پہلے اللہ کے نبی آدم علیہ السلام ہیں۔

③ سب سے پہلے جسے چھینک آئی وہ آدم علیہ السلام ہیں۔

④ سب سے پہلے السلام علیکم کہنے والے آدم علیہ السلام ہیں۔

⑤ آدم علیہ السلام وہ پہلی ذات ہیں جنہیں اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔

⑥ آدم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جن کے لیے قبر لحد بنائی گئی۔

دنیا کی سب سے پہلی خاتون

دنیا کی سب سے پہلی خاتون اماں حوا علیہا السلام ہیں۔

محمد بن اسحاق رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے ذکر کیا کہ حوا علیہا السلام کو آدم علیہ السلام کی بائیں طرف سے چھوٹی پسلی سے پیدا کیا گیا جب کہ آپ سو رہے تھے اور پسلی کی جگہ کو گوشت سے پر کر دیا گیا۔ [1]

حضرت ابوہریرہ علیہ السلام سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”عورتوں سے حسن سلوک کی نصیحت قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور سب سے ٹیڑھی پسلی وہ ہے جو سب سے اوپر والی ہے اگر تو اس (پسلی) کو سیدھا کرنا چاہے گا تو اسے توڑ بیٹھے گا اور اسے چھوڑ دے گا تو ٹیڑھی رہے گی اس لیے عورتوں سے حسن سلوک کی نصیحت قبول کرو۔ (یعنی میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ عورتوں سے نرمی اور حسنِ سلوک کا برتاؤ کرو)۔“ [2]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: ابلیس کو جنت سے نکال دیا گیا اور آدم کو وہاں آباد کر دیا گیا آپ جنت میں اکیلے گھومتے پھرتے تھے ان کا کوئی ساتھی نہ تھا جس سے انہیں تسکین حاصل ہوتی ایک بار وہ سوئے جب جاگے تو دیکھا کہ ان کے سر کے پاس ایک خاتون بیٹھی ہیں انہیں اللہ نے آپ کی پسلی سے پیدا فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا: تو کون ہے؟ انہوں نے کہا: عورت ہوں فرمایا: تجھے کس لیے

---

[1] تفسیر الطبری: ۱/۳۲۸، ۹۵۹۔

[2] بخاری، الأنبیاء، باب خلق آدم و ذریته: ۳۳۳۱؛ مسلم: ۱٤٧٦۔

پیدا کیا گیا ہے؟ کہا تا کہ آپ مجھ سے تسکین حاصل کریں، فرشتوں نے جو آدم علیہ السلام کے علم کی وسعت معلوم کرنا چاہتے تھے کہا آدم اس کا نام کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: حوا، انہوں نے کہا: اس کا نام حوا کیوں ہے؟ فرمایا: کیونکہ وہ ایک زندہ وجود سے پیدا کی گئی ہے۔ [1]

سب سے پہلے تکبر اور اللہ کی نافرمانی کرنے والا

اللہ کی سب سے پہلے نافرمانی اور سب سے پہلے انسانی دشمنی اور سب سے پہلے حسد اور تکبر کرنے والا ابلیس شیطان تھا۔

یہ جنوں یعنی ناری مخلوق کا سب سے بڑا سردار تھا اسکی عبادت وریاضت کی قدردانی کرتے ہوئے اللہ نے اسے فرشتوں میں جگہ عطا کردی، جب اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو ابلیس نے تکبر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کردی اور دلائل پیش کرنے لگا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَقَدْ خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ لَمْ يَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝﴾ [2]

''اور ہم ہی نے تم کو (ابتدا میں مٹی سے) پیدا کیا پھر تمہاری صورت شکل بنائی پھر فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کے آگے سجدہ کرو۔ تو (سب نے) سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، وہ سجدہ کرنے والوں میں (شامل) نہ ہوا۔ (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: جب میں نے تجھ کو حکم دیا تو کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے باز رکھا؟ اس نے کہا کہ میں اس سے افضل ہوں۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا ہے اور اسے مٹی سے بنایا ہے۔''

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

---

[1] تفسیر الطبری: ۳۲۸/۱، ۵۹۵۔ [2] ۷/الأعراف: ۱۱۔۱۲۔

''اور جب تمہارے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے ایک بشر بنانے والا ہوں۔ جب میں اس کو (صورت انسانیت میں) درست کرلوں اور اس میں اپنی (بے بہا چیز یعنی) روح پھونک دوں تو اس کے آگے سجدے میں گر پڑنا۔ تو سب کے سب فرشتے سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کر دیا۔ (اللہ نے) فرمایا کہ ابلیس! تجھے کیا ہوا کہ تو سجدہ کرنے والوں میں شامل نہ ہوا (اس نے) کہا میں ایسا نہیں ہوں کہ انسان کو، جسے تو نے کھنکھناتے سڑے ہوئے گارے سے بنایا ہے، سجدہ کروں (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: یہاں سے نکل جا! تو مردود ہے اور تجھ پر قیامت کے دن تک لعنت (برسے گی)۔'' [1]

امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ ابلیس نے قیاس کیا اور سب سے پہلے اسی نے قیاس کیا۔ امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابلیس نے قیاس کیا اور سورج چاند کی پوجا بھی قیاس ہی سے شروع ہوئی۔ [2]

ابلیس تو حسد، تکبر اور اللہ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے جنت سے ملعون قرار دے کر دھتکار دیا گیا اور زمین پر اتار دیا گیا۔ جو کہ پہلے بھی زمین ہی کے جنوں میں سے تھا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ ابلیس زمین کے ان فرشتوں میں سے تھا جنہیں جن کہا جاتا تھا اور علم وعبادت میں ان سب سے بڑھ کر تھا اور اس کا نام عزازیل تھا۔ [3]

اس وقت شیطان نے اپنی انسانی دشمنی کا اعلان کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
''(پھر) شیطان نے کہا کہ مجھے تو تو نے ملعون کیا ہی ہے میں بھی تیرے سیدھے راستے پر اُن (کو گمراہ کرنے) کے لیے بیٹھوں گا پھر ان کے آگے اور پیچھے سے دائیں اور بائیں سے (غرض ہر طرف سے) آؤں گا (اور ان کی راہ ماروں گا) اور تو ان میں سے اکثر کو شکر گزار

---

[1] ١٥/الحجر:٢٨-٣٥۔ [2] تفسیر ابن کثیر: ٢/ ٢١٢، تفسیر سورۃ الاعراف: ١٢۔
[3] تفسیر ابن کثیر: ١/ ٨١ تفسیر سورۃ البقرۃ: ٢/ ٣٤۔

نہیں پائے گا۔“ ❶

اس شیطانی منصوبے سے پتہ چلا کہ شیطان ہمیشہ انسان کو گمراہ کرنے کی فکر میں رہتا ہے اور ان کے درمیان باہم لڑائی جھگڑے ڈال کر اور گناہوں میں ملوث کر کے خوشی محسوس کرتا ہے جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے اس کے نزدیک اس شیطان کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ پرور ہوتا ہے ایک شیطان ابلیس کے پاس آتا ہے اور اسے اطلاع دیتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔“ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس کے بعد ایک اور شیطان آتا ہے۔ وہ اطلاع دیتا ہے کہ میں نے فلاں انسان اور اس کی بیوی کے درمیان اختلاف ڈال کر ان کے درمیان جدائی کرادی ہے آپ نے فرمایا: شیطان اسے اپنے قریب کرتا ہے اور اسے کہتا ہے تو بہت اچھا ہے۔“ اعمش راوی بیان کرتے ہیں کہ میرا خیال ہے آپ نے فرمایا: ”ابلیس اپنے اس شیطان ساتھی کے ساتھ گلے ملتا ہے۔“

سب سے پہلا انسانی قتل

دنیا میں سب سے پہلا انسانی قتل آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کر کے کیا تھا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ سے صحیح روایت موجود ہے آپ نے فرمایا:

((لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا لِأَنَّهُ كَانَ أَوَّلَ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ)) ❷

”جو شخص بھی مظلوم قتل ہوتا ہے تو اس کے خون کا گناہ آدم کے پہلے بیٹے پر بھی لاد دیا جاتا ہے کیونکہ وہی پہلا شخص ہے جس نے قتل کو جاری کیا۔“

اس قتل کا سبب کیا تھا کسی صحیح حدیث سے تو معلوم نہیں ہو سکا البتہ بعض تفاسیر میں درج ہے کہ ابتدا میں حضرت آدم و حوا کے ملاپ سے بیک وقت لڑکا اور لڑکی پیدا ہوتے۔ دوسرے حمل سے پھر لڑکا اور لڑکی پیدا ہوتے ایک حمل کے بہن بھائی کا نکاح دوسرے حمل

---

❶ ۷/الاعراف:۱۶۔۱۷۔ ❷ بخاری، احادیث الانبیاء، باب خلق آدم: ۳۳۳۵؛ مسلم القسامة، باب بیان اثم من سن القتل: ۱۶۷۷۔

کے بہن بھائی سے کر دیا جاتا۔

ہابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن بدصورت تھی جبکہ قابیل کے ساتھ پیدا ہونے والی بہن خوبصورت تھی۔ اس وقت کے اصول کے مطابق ہابیل کا نکاح قابیل کی بہن کے ساتھ اور قابیل کا نکاح ہابیل کی بہن کے ساتھ ہونا تھا لیکن قابیل چاہتا تھا کہ وہ ہابیل کی بہن کی بجائے اپنی ہی بہن کے ساتھ جو خوبصورت تھی نکاح کرے۔

حضرت آدم نے دونوں کو بارگاہِ الٰہی میں قربانیاں پیش کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ جس کی قربانی قبول ہو جائے گی قابیل کی بہن کا نکاح اس کے ساتھ کر دیا جائے گا۔

قابیل عمر میں بڑا تھا، کاشت کاری کرتا تھا، جسم کا قوی اور تند مزاج تھا اس کا چھوٹا بھائی ہابیل بھیڑ بکریاں پالتا اور چرایا کرتا تھا۔ نیک سیرت اور فرمانبردار اور منکسر المزاج تھا۔

قابیل نے ناقص اور ردی قسم کی اشیاء قربانی کے لیے پیش کیں اور ہابیل جو نیک طبع تھا اس نے اچھی قسم کی اور خالصاً رضائے الٰہی کی نیت سے پیش کیں۔ لہٰذا اسی کی قربانی کو اللہ کے حضور شرفِ قبولیت بخشا گیا۔ یعنی آسمان سے آگ آئی اور اسے کھا گئی جو اس کے قبول ہونے کی دلیل تھی۔ قابیل اسی وجہ سے حسد کا شکار ہو گیا اور اس نے طیش میں آکر اپنے بھائی کو قتل کر دیا۔

قابیل نے اپنے نیک سیرت بھائی کو جب قتل کر ڈالا تو تھوڑی دیر بعد لاش میں سڑانڈ اور بدبو پیدا ہونے لگی اب اسے یہ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ وہ اس لاش کو کیا کرے؟ یہ تو امر واقع ہے کہ روئے زمین پر نوع انسانی میں یہ پہلا قتل تھا اور وہ بھی ناحق قتل تھا اور غالب خیال یہ ہے کہ اس وقت تک کوئی انسان مرا بھی نہ تھا ورنہ اگر انسانی لاش کو دفن کرنے کا طریقہ معلوم ہوتا تو قابیل تذبذب میں نہ پڑتا بالآخر اللہ تعالیٰ نے اس کی راہنمائی کے لیے دو کوے بھیجے جو آپس میں لڑ رہے تھے ان میں سے ایک کوے نے دوسرے کو چونچیں مار کر ہلاک کر ڈالا پھر اس نے اپنی چونچ سے زمین کو کریدنا شروع کر دیا تا آنکہ اس میں اتنا گڑھا بن گیا جس میں مردہ کوے کی لاش کو چھپایا جا سکے، کوے نے مردہ کوے کی لاش کو اس گڑھے میں رکھ کر اوپر سے مٹی ڈال کر اسے زمین میں دفن کر دیا، قابیل یہ سارا منظر دیکھ

رہا تھا۔ اس وقت وہ سوچنے لگا کہ مجھ میں اس کوے جتنی بھی عقل نہیں خیر اس نے بھی اسی طرح زمین میں گڑھا کھود کر اپنے بھائی کی لاش کو زمین میں دبا دیا، جب دبا چکا تو اب اس کا نفس اسے ملامت کرنے لگا کہ ایک نیک سیرت اور مشفق بھائی اس سے ہمیشہ کے لیے جدا ہو گیا اور اس بات پر بھی اسے ندامت ہوئی کہ اس نے اپنے بھائی کو قتل کر کے انتہائی وحشیانہ حرکت کا ارتکاب کیا ہے گویا پہلا انسانی قتل حسد کی بنا پر وقوع پذیر ہوا۔

اس سارے بیان کی تلخیص دیکھنے کے لیے رجوع کریں۔ سورۃ المائدۃ: ۵/ ۲۷ تا ۳۱۔

سب سے پہلا رسول

سب سے پہلے رسول حضرت نوح علیہ السلام ہیں جیسا کہ روز قیامت میدان محشر میں لوگ نوح علیہ السلام سے کہیں گے۔

((یَا نُوْحُ اَنْتَ اَوَّلُ الرُّسُلِ إِلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ وَسَمَّاكَ اللّٰهُ عَبْدًا شَكُوْرًا...)) [1]

''اے نوح! تو زمین کی طرف بھیجے گئے رسولوں میں سے پہلا رسول ہے اللہ نے تیرا نام شکر گزار بندہ رکھا ہے......۔''

حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بھیجے گئے رسولوں میں سے جلیل القدر رسول ہیں حضرت آدم علیہ السلام کی وفات کے ایک سو چھبیس یا ایک سو چھیالیس سال بعد حضرت نوح علیہ السلام کی ولادت ہوئی حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں آپ سے کلام کیا گیا۔'' اس نے کہا: آپ کے درمیان اور حضرت نوح علیہ السلام کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دس قرن'' (قرن سے مراد صدی ہے) [2]

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح کا قصہ متعدد مقامات میں ذکر کیا ہے اور ذکر کیا ہے کہ آپ کی قوم نے کیا کچھ کیا اور اللہ تعالیٰ نے کفر کرنے والوں پر طوفان کا کیسا

---

[1] صحیح بخاری، احادیث الانبیاء، باب قول لله عزوجل: ﴿ولقد ارسلنا نوحا الی قومه﴾ ۳۳۴۰۔ [2] صحیح ابن حبان: ۸/ ۸۴، ۶۱۵۷۔

عذاب بھیجا، پھر آپ کو اور کشتی والوں کو کس طرح نجات دی۔ مثلاً: ۷/الاعراف: ۵۹۔ ۶۴؛ ۱۰/یوسف: ۷۱۔ ۷۳؛ ۱۱/ھود: ۲۵۔ ۴۹؛ ۲۱/الانبیاء: ۷۶۔ ۷۷؛ ۲۳/المؤمنون: ۲۳۔ ۳۰؛ ۷۱/نوح: ۱۔ ۲۸۔

نوح علیہ السلام ہی وہ پہلے انسان ہیں کہ جنہوں نے طوفان سے بچنے کے لیے کشتی اللہ کے حکم سے تیار کی تھی۔ نوح علیہ السلام کی قوم نے ہی سب سے پہلے بت پرستی کا آغاز کیا تھا، اللہ تعالیٰ نے چند مومنین کے علاوہ تمام کو طوفانِ آب سے غرق کر دیا۔

سب سے پہلے بت پرستی کرنے والی قوم

نوح علیہ السلام سے قبل تمام لوگ اسلام پر قائم تھے بعد میں چند نیک لوگوں کی پوجا ہونے لگی جس کا ذکر ان آیاتِ مبارکہ میں کیا گیا ہے:

﴿وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَلَا سُوَاعًا وَلَا يَغُوثَ وَيَعُوقَ وَنَسْرًا﴾ 1

''اور کہنے لگے کہ اپنے معبودوں کو ہرگز نہ چھوڑنا اور ودّ، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو بھی کبھی ترک نہ کرنا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نوح علیہ السلام کی قوم کے بعض نیک آدمیوں کے نام ہیں، جب وہ فوت ہو گئے تو شیطان نے ان کی قوم کے دل میں یہ بات ڈالی کہ جہاں وہ حضرات بیٹھا کرتے تھے وہاں بت بنا کر رکھ دو اور ان کے وہی نام رکھ دو جو ان بزرگوں کے تھے، انہوں نے ایسا ہی کیا، اس وقت بتوں کی پوجا نہیں ہوئی، جب وہ لوگ فوت ہو گئے اور علم مٹ گیا تب ان کی پوجا ہونے لگی، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: نوح علیہ السلام کی قوم کے یہی بت بعد میں عرب میں پوجے گئے۔ 2

ابوالمطہر سے روایت ہے کہ ابوجعفر محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں نے یزید بن مہلب کا ذکر کیا کہ وہ اس علاقے میں قتل ہوئے ہیں جہاں سب پہلے غیر اللہ کی پوجا ہوئی

---

1 ۷۱/نوح: ۲۳۔

2 بخاری، التفسیر، باب ﴿ودا ولا سواعا ولا يغوث ويعوق﴾: ۴۹۲۰۔

تھی، انہوں ؓ نے وڈ کے بارے میں فرمایا: وہ ایک نیک آدمی تھا جو قوم میں ہر دل عزیز تھا۔ جب وہ فوت ہو گیا تو لوگ بابل میں اس کی قبر پر بیٹھ گئے اور بہت زیادہ غمگین ہوئے جب ابلیس نے ان کا غم دیکھا تو انسانی صورت میں ان کے پاس آ کر کہنے لگا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ان صاحب کی وفات پر بہت دل گرفتہ ہو، تو کیا میں تمہیں اس جیسی ایک صورت نہ بنا دوں، جو اس کی جگہ رکھی جائے اور وہ اس کی یادگار بن جائے؟ انہوں نے کہا، ہاں! بنا دو۔ اس نے وَدّ کا ایک بت بنا دیا۔ انہوں نے اسے چوپال میں رکھ لیا اور اسے یاد کرنے اور اس کی باتیں کرنے لگے۔ جب ابلیس نے دیکھا کہ لوگ وڈ کو بہت یاد کرتے ہیں تو کہا: کیا میں تم میں سے ہر شخص کے گھر میں اس طرح کا ایک مجسمہ نہ بنا دوں، جس کو دیکھ کر وہ اسے یاد کرے؟ انہوں نے کہا ہاں (بنا دو) اس نے ہر شخص کے گھر میں ایک بت بنا دیا، وہ اس کو دیکھ کر اس (اللہ کے ولی وڈ) کو یاد کرتے تھے۔ جب ان کے بیٹے بڑے ہوئے تو انہوں نے اپنے بزرگوں کو ان (بتوں) کو اہمیت دیتے دیکھا (تو پھر اسی طرح اہمیت دیتے رہے) حتیٰ کہ اگلی نسلوں کے لوگ اس بات سے بے خبر ہو گئے کہ ان کے بزرگ انہیں کیوں یاد کرتے تھے البتہ انہوں نے آہستہ آہستہ ان کی عبادت شروع کر دی۔ چنانچہ سب سے پہلے جس مخلوق کی عبادت کی گئی وہ وڈ بزرگ کا بت تھا۔ [1]

سب سے پہلے قلم سے لکھنے والا انسان

امام ابن اسحاق رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ادریس علیہ السلام ہی نے سب سے پہلے قلم سے لکھا۔ ان کی پیدائش کے وقت حضرت آدم علیہ السلام زندہ تھے اور آدم علیہ السلام کی وفات کے وقت ان کی عمر تین سو آٹھ سال تھی۔ [2]

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ ۭ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَاَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ۭ اِنَّهُمْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝﴾ [3]

---

[1] تفسیر ابن ابی حاتم: ۱۰/ ۳۳۷۶۔ [2] البدایة والنهایة: ۱/ ۹۲۔

[3] ۲۱/الانبیاء: ۸۵۔۸۶۔

''اور (اے نبی) اسماعیل، ادریس اور ذوالکفل کا ذکر کیجئے یہ سب صابر لوگ تھے، ہم نے انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بلاشبہ یہ نیک لوگ تھے۔''

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِدْرِيْسَ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ۝ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝﴾ [1]

وہ پہلا شخص جس کی روح آسمان پر قبض ہوئی

امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ ہلال بن یساف سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے میری موجودگی میں کعب احبار سے فرمایا: ادریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ کے اس فرمان ﴿وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝﴾ کا کیا مطلب ہے؟ ''اور ہم نے ان کو اونچی جگہ اٹھالیا تھا۔''

کعب نے فرمایا: اللہ نے ادریس علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی: میں آپ کے اعمال میں روزانہ تمام بنی آدم کے اعمال کے برابر اضافہ کروں گا۔'' اس سے غالباً اُن کے زمانے کے تمام انسانوں کے اعمال کے برابر ثواب مراد ہے ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ان کی نیکیوں میں بہت اضافہ ہو جائے ان کے پاس ان کا ایک دوست فرشتہ آیا۔ انہوں نے اس سے کہا: میرے بارے میں موت کے فرشتے سے بات کیجئے تاکہ (مجھے زیادہ مہلت ملے اور) میں زیادہ نیکیاں کرسکوں۔ فرشتے نے انہیں اپنے پروں میں چھپالیا اور انہیں لے کر آسمان پر چلا گیا چوتھے آسمان پر اسے ملک الموت اوپر سے آتے ہوئے ملے۔ اس نے ملک الموت سے اس معاملہ میں بات کی جو ادریس نے کہی تھی۔ ملک الموت نے فرمایا: ادریس ہیں کہاں؟ اس نے کہا: وہ میری پیٹھ پر ہیں۔ ملک الموت نے کہا: تعجب ہے! مجھے بھیجا گیا تھا اور حکم ملا تھا ادریس کی روح چوتھے آسمان پر قبض کرو۔ میں (دل میں) کہہ رہا تھا: وہ تو زمین پر ہیں میں ان کی روح چوتھے آسمان پر کیسے قبض کروں گا؟ چنانچہ انہوں نے وہاں ان کی روح قبض کی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے:

---

[1] ١٩/ مریم:٥٦_٥٧_

﴿وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا﴾ ”ہم نے اسے ایک بلند مقام پر اٹھایا۔“ ❶

اللہ سے پختہ وعدہ کرنے میں سب سے پہلے نبی!

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ﴾ ❷ ”اور جب ہم نے تمام نبیوں سے ان کا پختہ وعدہ لیا اور آپ سے اور نوح سے“ کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُهُمْ نُوحٌ ثُمَّ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ)) ❸

”ان میں سب سے پہلے نوح علیہ السلام ہیں پھر ان کے بعد پہلے پھر اس کے بعد پہلے۔“

سب سے پہلے ہونے والا سوال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ أُصِحَّ جِسْمَكَ؟ وَأُرْوِيكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ)) ❹

”روز قیامت سب سے پہلے جس چیز کے بارے میں بندے سے سوال ہو گا (وہ یہ ہوگا) کہ اسے کہا جائے گا کیا میں نے تجھے تندرست جسم نہیں دیا تھا اور تجھے ٹھنڈا پانی نہیں پلایا تھا؟“

---

❶ تفسیر طبری:۹/ ۱۲۱ فی تفسیر سورۃ مریم آیت نمبر:۵٦۔

❷ ۳۳/الاحزاب:۷۔ ❸ المصنف فی السنۃ:٤۰۷ والضیاء فی المختارۃ کما فی الدر المنثور:٥/١٨٤، اسنادہ قوی عند الالبانی۔

❹ ابن معین فی العلل والتاریخ:۷۹؛ الترمذی:۲۳۵۸؛ عبداللہ بن احمد فی زوائد الزھد:ص:۳۱؛ تمام فی الفوائد: ق:۱۵/أ؛ الطبرانی فی الاوسط:۷۲؛ فی مسند الشامیین: ق/۳۹۷؛ ابن حبان: ۲۵۸۵؛ الحاکم فی المستدرک: ٤/ ۱۳۸؛ البغوی فی شرح السنۃ: ١٤/ ۳۱۱، صححہ الحاکم ووافقہ الذھبی وإسنادہ جید۔

سب سے پہلے آدم نے انکار کیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ جَحَدَ آدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ)) [1]

''سب سے پہلا شخص جس نے انکار کیا آدم ہیں تو اس کی اولاد نے بھی انکار کیا۔''

سب سے پہلے جس شخص کی قبر پھٹے گی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں کہ جس سے قیامت والے دن زمین (قبر) پھٹے گی۔''

اور بعض دوسری روایات میں اسی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں:

((وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ)) [2]

''میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا اور وہ پہلا شخص ہوں جس کی سفارش قبول ہوگی۔''

سب سے پہلے روز قیامت جس امت کا حساب ہوگا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] الاوائل الطبرانی، ص:۲؛ ابوداود الطیالسی:۲۷۹۲؛ ابن ابی شیبة فی المصنف: ۱۴/ ۱۱۸۔ ۱۱۹؛ احمد: ۱/ ۲۵۱؛ وابن جریر فی تاریخه:۱/ ۷۸۔ اس روایت کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی کمزور ہے۔ (اس کی تفصیل پڑھنے کے لیے اسی کتاب کا شروع ''آدم اور داوٗد'' پڑھیں۔ [2] مسلم:۷/۱۷۸۲؛ احمد:۲/۵٤۰ الطبرانی فی جزء ما انتخبه لابنه ابی ذر: ق:۲۳۱/أ؛ ابن بشران فی الأمالی: ق:۳٤/ب۔

فرمایا:

((نَحْنُ الْآخِرُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ، آخِرُ مَنْ يُبْعَثُ وَأَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ)) 1

''ہم آخری بھی ہیں اور پہلے بھی، اٹھائے جانے کے اعتبار سے آخری ہیں اور حساب ہونے کے اعتبار سے ہم سب سے پہلے ہیں۔ (یعنی سب سے پہلے امت محمدیہ کا حساب ہوگا)۔''

سب سے پہلے مصافحہ کرنے والے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اہل یمن آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قَدْ جَاءَكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ وَهُمْ أَرَقُّ قُلُوْبًا وَأَوَّلُ مَنْ جَاءَ بِالْمُصَافَحَةِ)) 2

''یقینا تمہارے پاس اہل یمن آئے ہیں اور وہ لوگوں میں سب سے زیادہ نرم دل ہیں اور وہ سب سے پہلے ہیں جنہوں نے مصافحہ کیا۔''

سب سے پہلے نبی.....!

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول!

أَيُّ الْأَنْبِيَاءِ أَوَّلُ؟ قَالَ: ((آدَمُ))

سب سے پہلے نبی کون ہیں؟ فرمایا: ''آدم علیہ السلام''

بعض روایتوں میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

1 الطبرانی فی الأوائل، ص:١٤؛ وابن ماجه:٤٢٩٠ ابی نعیم فی أخبار أصبهان: ١/ ٢٨٠، ٢٨١۔ اس روایت کی سند میں علی بن زید راوی ضعیف ہے۔ 2 الأوائل للشیبانی، ص:٦٥؛ احمد:٣/١٥٥۔٢١٢؛ والطحاوی فی مشکل الآثار: ١/ ٣٥٠؛ والطبرانی فی الأوائل، ص:١٥ اسناده صحیح عند الالبانی۔

((أَوَّلُ الْأَنْبِيَاءِ آدَمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ)) ❶

''سب سے پہلے نبی آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری محمد ﷺ ہیں۔''

سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے ختنہ کیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((كَانَ أَوَّلُ مَنْ ضَيَّفَ الضَّيْفَ إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنِ اخْتَتَنَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِيْنَ سَنَةً)) ❷

''ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے مہمان نوازی کی ریت کو جاری کیا نیز ابراہیم علیہ السلام ہی نے سب سے پہلے اپنا ختنہ کیا جبکہ اس وقت ان کی عمر تقریباً اسی (۸۰) سال تھی۔''

محترم قارئین کرام! ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے وہ جلیل القدر پیغمبر تھے کہ ہر معاملہ میں اطاعت وفرمابرداری کی مثال قائم کردی آپ کی عمر تقریباً ۸۰ سال کے قریب تھی کہ حکم خداوندی ملا: ''اے میرے دوست! میں تیرے بہت سارے اعمال آنے والوں کے لیے سنت بنانا چاہتا ہوں اور ان میں سے ایک یہ ہے کہ تو اپنا ختنہ کر ڈال تاکہ آج کے بعد اس فعل کو فطری اعمال میں شامل کر دیا جائے۔''

آپ نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جلدی سے کوئی آلہ تلاش کرنے لگے اور تو کچھ ہاتھ نہ آیا ایک بسولہ کسی کونے کھدرے میں پڑا ہوا پایا۔ وہی اٹھایا اور جلدی سے اپنا ختنہ کر ڈالا ایک تو اوزار کند تھا، دوسرا تجربہ نہ تھا جب خون کافی بہہ گیا اور تکلیف ہوئی تو...... سی سی...... کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو بھیجا اور کہا کہ: ''ہمارے دوسرے حکم کا انتظار تو کرتے، تمہیں آلہ بھی بتا دیتے۔'' خلیل اللہ کہنے لگے ''يَا رَبِّ كَرِهْتُ أَنْ أُؤَخِرَ أَمْرَكَ'' میرے مالک! مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ میں تیرے حکم کو لیٹ کروں اور پھر اس عمل کو دین اسلام

---

❶ ابن ابی شیبة:١٤/١١٦؛ ابو داود الطيالسی:٢٠١٣؛ احمد:٥/٨٧٧_٩٧١؛ ابن سعدفي الطبقات:١/٣٢؛الدارمي في الرد على الجهمية، ص:٨٨۔اس روایت میں ایک راوی مختلط ہے۔ ❷ ابن عساكر في تاريخه:٢/١٦٧؛ بخاري، الأنبياء، باب قول الله...:٣٣٥٦؛ مسلم:٢٣٧٠؛ احمد:٢/٣٢٢۔

میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے داخل کر دیا گیا۔'' [1]

''پیدائش کے ساتویں دن بچے کا ختنہ اور نام رکھ دیا جائے۔'' [2]

علاوہ ازیں اور بھی کئی ایسے امور ہیں جن کو سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے کیا، اللہ تعالیٰ نے پھر تا قیامت ان کو دین کا حصہ بنا دیا۔ صحیح مسلم وغیرہ میں اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے: (۱) مونچھیں کٹوانا۔ (۲) ڈاڑھی کا کھلا چھوڑ دینا۔ (۳) مسواک کرنا۔ (۴) وضو کرتے وقت ناک میں پانی چڑھانا۔ (۵) ناخن تراشنا۔ (۶) زیر ناف بالوں کا مونڈنا۔ (۷) بغلوں کے بال اکھاڑنا۔ (۸) ختنہ کرنا۔ (۹) کلی کرنا۔ (۱۰) پانی کے ساتھ استنجاء کرنا۔

اسی طرح (۱) مہمان نوازی۔ (۲) بیت اللہ الحرام، عرفات، منیٰ مزدلفہ، صفا و مروہ میں حج کے مناسک ادا کرنا، قربانی کرنا، بے حیائی کے کاموں سے منع کرنا، نیکی کا حکم دینا، بتوں کا توڑنا، جادو ٹونے اور کہانت کا انکار کرنا، یہ سارے کے سارے اعمال ابراہیم کی سنتیں ہیں جو آپ نے پہلی بار کیں اور پھر انہیں قیامت تک آنے والوں کے لیے نجات کا ذریعہ بنا دیا گیا۔

سب سے پہلے ثرید بنانے والے

''سب سے پہلے ثرید بنانے والے ابراہیم علیہ السلام ہیں۔'' [3]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ثرید کو بہت زیادہ کہا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ تمام کھانوں پر فضیلت ثرید کو ہے ''ثرید'' شوربے میں بھگوئی ہوئی روٹی کو کہتے ہیں جس میں خشک گوشت کے ٹکڑے ملے ہوئے ہوں۔

سب سے پہلے جس شخص کے بال سفید ہوئے

''سب سے پہلے جس شخص کے بال سفید ہوئے وہ ابراہیم علیہ السلام تھے۔'' [4]

---

[1] فتح الباری: ۶/ ۳۹۰۔ [2] بخاری، اللباس، باب تقلیم الأظفار: ۵۱۹۱؛ مسلم: ۲۵۷؛ الطبرانی الأوسط: ۵۶۲۔ [3] الاوائل للسیوطی، ص: ۳۵۔
[4] الاوائل للسیوطی، ص: ۳۵۔

کہا جاتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی اس وقت عمر جب آپ کے بالوں میں سفیدی آئی تقریباً ۷۷ سال تھی۔ (واللہ اعلم)

سب سے پہلے مہمان نوازی کی رسم کو جاری کرنے والے

سب سے پہلے مہمان نوازی کی ریت قائم کرنے والے ابراہیم علیہ السلام ہیں جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ اَوَّلَ مَنْ ضَيَّفَ الضَّيْفَ اِبْرَاهِيْمُ)) [1]

''یقیناً ابراہیم ایسے فرد ہیں جنھوں نے مہمان نوازی کی ریت کو جاری کیا۔''

ابراہیم علیہ السلام ہمیشہ مہمانوں کے ساتھ کھانا کھاتے اور جس دن کوئی مہمان نہ آتا آپ کی طبیعت بے چین ہو جاتی، کھانا بھی نہ کھاتے، آپ کی یہ سنت حسنہ تمام اہل ایمان میں پھیل گئی اور یہ بات ایک علامت کے طور پر معروف ہو گئی کہ جس کے ساتھ دشمنی کرنا یا اس سے بدلہ لینا مقصود ہوتا اس کے گھر سے کچھ کھایا پیا نہ جاتا تاکہ میزبان دھوکے میں نہ رہے اور اپنا دفاع کر سکتا ہو تو کر لے۔ اسی طرح میزبان بھی گھر آئے مہمان پر زیادتی نہ کرتا تھا۔

ایک وقت ایسا آیا کہ ابراہیم علیہ السلام سخت پریشان تھے کیونکہ پندرہ دن سے کوئی مہمان نہ آیا تھا کہ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتے۔ [2]

پھر اچانک ان کے ہاں تین معزز مہمان آئے وہ جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل فرشتے تھے۔ [3] مگر ابراہیم علیہ السلام پہچان نہ سکے۔ انہوں نے قریب پہنچ کر السلام علیکم کہا، جواب میں خلیل اللہ نے انہیں نہایت خندہ پیشانی سے وعلیکم السلام کہتے ہوئے سب سے مصافحہ کیا اور انہیں مہمان خانے میں لے آئے کچھ دیر کے لیے ان سے اجازت چاہی اور پھر ان سے پوچھے بغیر ہی اپنے خادم کو ایک موٹا تازہ بچھڑا ذبح کرنے کا حکم دیا۔ بنا سنوار کر کوئلوں اور پتھروں سے تیار کیے گئے انگاروں پر اسے خوب اچھی طرح بھونا، پھر حضرت سارہ علیہا السلام سے مخاطب ہوئے کہ آج ہمارے ہاں کچھ معزز مہمان آئے ہیں، آؤ چل کر ان

---

[1] الطبرانی فی الاوائل: ۱۰ وقال الالبانی اسناده لابأس به رجاله موثقون۔

[2] الکامل لابن اثیر: ۱/ ۶۸۔ [3] تفسیر ابن کثیر: ۴/ ۲۵۲۔

کی خدمت کریں۔ کچھ ہی دیر میں بھنا ہوا بچھڑا اور باقی سامان ضیافت مہمانوں کے سامنے لا حاضر کیا، مہمانوں کی تکریم کے لیے خود ان کے ساتھ بیٹھ گئے اور سارہ علیہا السلام کو قریب ہی کھڑے رہنے کا حکم دیا کہ کسی چیز کی ضرورت پیش آئے تو فوراً حاضر کر سکیں۔

معزز مہمانوں کو مرحبا کہا اور انہیں کھانے کی دعوت دی مگر مہمان ہیں کہ کھانے کی طرف آ ہی نہیں رہے جب ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا کہ مہمانوں کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے تو جی ہی جی میں ڈرے کہ کہیں دشمن نہ ہوں اور کسی کے ہاں برے ارادہ سے جاتے تو اس کا کھانا نہ کھاتے میزبان سمجھ جاتا کہ مہمان کی نیت ٹھیک نہیں لگتی۔ [1]

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی اس ضیافت کو اتنا محبوب جانا کہ اس کا تذکرہ اپنی پاک کلام میں کیا اور مہمان نوازی کے عمل کو سراہا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ۭ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَاۗءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ قَالُوْا لَا تَخَفْ ۭ وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ۝ قَالُوْا كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ۝﴾ [2]

''کیا تجھے ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟ وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا، ابراہیم نے جواب میں سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے اور اسے ان کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے کیوں نہیں؟ پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوفزدہ ہو گئے انہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجئے اور انہوں نے اس (حضرت ابراہیم) کو ایک علم

---

[1] الانس الجليل بتاريخ القدس والخليل: ١/ ٦٠۔

[2] ٥١/الذاريات: ٢٤۔٣٠۔

والے لڑکے کی بشارت دی، پس ان کی بیوی آگے بڑھی اور حیرت میں
آ کر اپنے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا ہوں اور ساتھ ہی بانجھ۔
انہوں نے کہا ہاں تیرے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے بے شک وہ
حکیم وعلیم ہے۔''

ان آیات مبارکہ سے چند مہمان نوازی کے آداب سامنے آتے ہیں:

① مہمان اور میزبان میں کلام کی ابتداء سلام سے ہونی چاہیے۔
② میزبان مہمان کو اچھی جگہ ٹھہرا کر سب سے پہلے اس کے کھانے پینے کا انتظام کرے۔
③ مہمانوں کے کھانے پینے کا سامان پوشیدگی سے تیار کرنا چاہیے۔
④ میزبان مہمان کی پر تکلف خدمت کرے۔
⑤ مہمانوں کی نشست و برخاست کے لیے علیحدہ جگہ ہونی چاہیے۔
⑥ میزبان مہمانوں کو کچھ دیر تنہا چھوڑ دے۔
⑦ مہمانوں کے کھانے سے مسرور اور نہ کھانے سے مغموم ہونا چاہیے۔
⑧ اگر مہمان کھانا وغیرہ نہ کھانے کا معقول عذر پیش کر دیں تو عذر قبول کرنا چاہیے اور مہمان کو کھانے پر مجبور نہ کیا جائے۔
⑨ ہلکی پھلکی مہمان نوازی کے بعد مہمان سے آنے کی وجہ دریافت کرنی چاہیے۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام نے پوچھا تھا: ﴿قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۝﴾ ''آپ لوگ کس مقصد کے لیے تشریف لائے ہیں۔'' [1]
⑩ مہمان کی عزت و تکریم کرنا اور کم از کم تین دن پر تکلف خدمت کرنا مسلمان کے ایمان کی علامت ہے جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ)) [2]

''جس شخص کا اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان ہو وہ مہمان کی عزت و تکریم

---

[1] ۵۱/الذاریات: ۳۰۔

[2] بخاری، الادب، باب من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یؤذ جارہ: ۶۰۱۸۔

(مہمان نوازی) کرے۔"

مزید اس عنوان کے مطالعہ کے لیے ہماری کتاب "آدابِ مہمان نوازی" کی طرف رجوع کریں۔

روز قیامت جسے سب سے پہلے کپڑے پہنائے جائیں گے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى إِبْرَاهِيمُ حَلَّةً يَمَانِيَةً عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ)) [1]

"سب سے پہلے جسے کپڑے پہنائے جائیں گے وہ ابراہیم ہیں اور انہیں سرخ یمنی لباس پہنایا جائے گا اور یہ اللہ کے عرش کے دائیں جانب ہوں گے اسی طرح پھر نبی کریم کو یمنی سرخ عمدہ لباس پہنایا جائے گا اور آپ بھی اللہ کے عرش کی دائیں جانب ہوں گے (یہ یاد رہے کہ اللہ کی دونوں جانبیں دائیں ہی ہیں)۔"

اسی معنی میں یہ روایت بھی ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ کے دوران فرمایا: "اے لوگو! تم اللہ کے سامنے ننگے پاؤں، ننگے بدن، بے ختنہ میدانِ حشر میں جمع کیے جاؤ گے، پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيدُهُ ۚ وَعْدًا عَلَيْنَا ۚ إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ۝﴾ تا آخر پھر فرمایا: "سن لو! قیامت کے دن ساری خلقت میں سب سے پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے اور میری امت کے کچھ لوگ حاضر کیے جائیں گے جنہیں فرشتے بائیں طرف (دوزخ کی طرف) لے چلیں گے میں کہوں گا، اے پروردگار! یہ تو میرے صحابی (ساتھی) ہیں جواب ملے گا آپ نہیں جانتے آپ کے بعد ان لوگوں نے کیا کیا نئی باتیں (بدعتیں) نکالیں، اس وقت میں وہی کچھ کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (عیسیٰ علیہ السلام) نے کہا کہ جب تک میں ان لوگوں میں رہا ان کا حال دیکھتا رہا۔ پھر جب تو نے مجھے (دنیا سے) اٹھالیا تو اس کے بعد تو

---

[1] ابن ابی شيبة فی المصنف: ١٤/١١٧؛ احمد فی الزهد، ص:٧٩؛ ابو يعلى فی مسند: ٢/٣٨؛ البيهقی فی الأسماء والصفات، ص:٥٠١۔ حسن عند الالبانی۔

ہی ان پر نگران تھا۔ جواب ملے گا جب سے تم ان سے جدا ہوئے اسی وقت سے یہ لوگ برابر ایڑیوں کے بل (اسلام سے) پھرتے رہے۔" ❶

روز قیامت سب سے پہلے بیدار ہونے والے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: اور صور پھونک دیا جائے گا پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔" ❷

((فَأَكُوْنَ أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ))

"پس میں سب سے پہلا شخص ہوں گا جو اٹھوں گا۔"

پس میں دیکھوں گا کہ موسیٰ علیہ السلام اللہ کے عرش کی بنیاد کو پکڑے کھڑے ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آ گئے تھے یا کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے اس بے ہوشی سے مستثنیٰ کر لیا تھا۔ ❸

صحیح بخاری میں اس روایت کے الفاظ کچھ اس طرح ہیں:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنِّيْ مِنْ اَوَّلِ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ بَعْدَ النَّفْخَةِ الْاٰخِرَةِ فَإِذَا أَنَا بِمُوْسٰى مُتَعَلِّقٌ بِالْعَرْشِ فَلَا اَدْرِيْ اَكَذٰلِكَ كَانَ اَمْ بَعْدَ النَّفْخَةِ؟)) ❹

"میں ان لوگوں میں سے پہلا شخص ہوں گا جو دوسرے نفخہ (صور پھونکنے) کے بعد اٹھوں گا پس میں دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش الٰہی کے نزدیک موجود ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ پہلے سے وہاں اسی حالت میں کھڑے تھے یا کہ نفخہ

---

❶ صحیح بخاری، التفسیر، باب: ٤٧٤٠۔ ❷ ٣٩/الزمر: ٦٨۔

❸ الاوائل لابن ابی عاصم الشیبانی، ص: ٦٣، حسن عند الالبانی۔

❹ صحیح بخاری التفسیر، باب قوله ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ... الخ﴾: ٤٨١٣۔

کے بعد اٹھے ہیں۔"

سب سے پہلے جنہوں نے مہندی لگائی وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ بِالْحَنَّاءِ وَالْكَتَمِ إِبْرَاهِيمُ علیہ السلام)) ❶

"سب سے پہلے جنہوں نے مہندی اور کتم بوٹی سے خضاب لگایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔"

سب سے پہلے سیاہ خضاب لگانے والے

حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ

((أَوَّلُ مَنْ خَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ)) ❷

"سب سے پہلے جس شخص نے سیاہ خضاب لگایا وہ فرعون تھا۔"

نوٹ: شریعت نے اکیلا سیاہ خضاب لگانے سے منع فرمایا ہے سیاہ کے ساتھ سرخی مائل یا مہندی یا گندمی خضاب ملا کر لگایا جا سکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

پانی سے استنجاء کرنے والے پہلے شخص

حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((أَوَّلُ مَنْ رَأَيْنَاهُ بِالْبَصْرَةِ لَيَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ اَبِي بَكْرَةَ)) ❸

"سب سے پہلے ہم نے بصرہ میں عبید اللہ بن ابی بکرہ کو پانی کے ساتھ استنجاء کرتے ہوئے دیکھا۔"

سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے منبر پر وعظ کیا

حضرت سعد بن ابراہیم اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

---

❶ فردوس الاخبار: ۱/ ۵۹؛ کشف الخفاء: ۱/ ۳۱۳؛ فیض القدیر: ۳/ ۹۳۔

❷ مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۴/ ۸۹، ۵۰۷۰؛ فردوس الاخبار: ۱/ ۵۹۔

❸ الطبقات: ۷/ ۱۵/ ۱۳۸؛ المحاسن والمساوی: ۳۶۷؛ لطائف المعارف: ۵۵۷۔

((أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ عَلَى الْمَنَابِرِ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ)) [1]

''سب سے پہلے جس شخص نے منبر پر خطبہ دیا وہ ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہیں۔''

سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے ناخن اور مونچھیں کٹوائیں

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

((أَوَّلُ مَنْ قَلَّمَ أَظْفَارَهُ وَجَزَّ شَارِبَهُ وَاسْتَحَدَّ إِبْرَاهِيمُ عليه السلام))

''سب سے پہلے جس شخص نے ناخن کاٹے اور جس نے مونچھیں کاٹیں اور زیر ناف بال صاف کیے وہ ابراہیم ہیں۔'' [2]

سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے مسواک اور استنجاء کیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

وَأَوَّلُ مَنِ اسْتَاكَ وَأَوَّلُ مَنِ اسْتَنْجَى [هُوَ إِبْرَاهِيمُ] [3]

''سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے مسواک کی اور سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام نے ہی استنجاء کرنا شروع کیا۔''

سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام بوڑھے ہوئے

حضرت ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ أَوَّلُ مَنْ رَأَى الشَّيْبَ فَقَالَ يَا رَبِّ! مَاهَذَا؟ قَالَ: الْوَقَارُ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ وَقَارًا)) [4]

''یقیناً ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے اوپر بوڑھے (بالوں کی سفیدی) کو دیکھا تو کہنے لگے اے اللہ! یہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

---

[1] مصنف ابن ابی شیبة: ١٤/ ٧٩۔ [2] مصنف ابن ابی شيبة: ١٤/ ٧٩، ١٧٥٨٧، ١١٨٨٠؛ البيهقى فى شعب الايمان وصبح الأعشى: ١/ ٤١٣؛ لسكتوارى: ٩١۔

[3] لطائف المعارف: ٦؛ صبح الأعشى: ١/ ٤١٣ السكتوارى: ٩١؛ الاوائل للسيوطى۔

[4] مصنف ابن ابی شيبة: ١٤/ ٧٠، ١٤/ ١١٦؛ صبح الأعشى: ١/ ٤١٣؛ لطائف المعارف: ٦؛ السكتوارى: ٩١؛ السيوطى فى الأوائل۔

یہ وقار ہے پھر ابراہیم نے دعا کی اے اللہ! پھر تو میرے وقار کو اور زیادہ کر دے۔"

سب سے پہلے صابن کا استعمال سلیمان علیہ السلام نے کیا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

اَوَّلُ مَنْ دَخَلَ الْحَمَّامَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَاَوَّلُ مَنْ عَمِلَ الصَّابُوْنَ۔ 1

سب سے پہلے جو غسل خانے میں داخل ہوئے وہ سلیمان بن داؤد ہیں اور یہی ہیں کہ جنہوں نے سب سے پہلے صابن استعمال کیا۔

سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل کی عورتوں کو جاری ہوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

اَوَّلُ مَا حَدَثَ الْحَيْضُ فِيْ نِسَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔ 2

سب سے پہلے حیض بنی اسرائیل کی خواتین کو آنا شروع ہوا۔

سب سے پہلے ہجرت کے بعد مدینہ میں پیدا ہونے والا بچہ

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا (جو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں) بیان کرتی ہیں کہ وہ شکم میں عبداللہ بن زبیر کو اٹھائے ہوئے تھیں، اسی حالت میں ہجرت کے لیے نکلیں۔ دن پورے ہو چکے تھے میں مدینہ آئی تو پہلی منزل قبا تھی قبا ہی میں عبداللہ پیدا ہوئے، پھر میں انہیں لے کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عبداللہ کو آپ کی گود میں رکھ دیا، آپ نے ایک کھجور منگوائی اور اسے چبا کر عبداللہ کے منہ میں رکھ دیا، سب سے پہلی چیز جو عبداللہ کے پیٹ میں داخل ہوئی وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب تھا یوں آپ نے عبداللہ کو کھجور کی گھٹی دی۔ اس کے بعد آپ نے عبداللہ کے لیے دعا فرمائی اور اللہ سے عبداللہ کے لیے برکت کی دعا کی (حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا بیٹا) عبداللہ سب سے

---

1 مصنف ابن ابی شيبة: ١٤/ ١٤٠؛ الدر المنثور: ١٥/ ١١٢؛ لطائف المعارف: ٥٥٤، ٨؛ المحاسن والمساوى: ٣٦٥۔ 2 الاوائل للسيوطى والسكتوارى: ٩١۔

پہلا بچہ ہے جس کی پیدائش ہجرت کے بعد اسلام کے غلبے میں ہوئی۔ 1

خلیفہ اول کا امت کو سب سے پہلا خطاب

مدینہ کے باسی انصار و مہاجرین نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بالاتفاق خلیفۂ اول مقرر کر لیا۔ سیرت ابن ہشام میں ہے کہ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! مجھے تمہارے امور کا نگران بنا دیا گیا ہے حالانکہ میں تم لوگوں سے بہتر نہیں ہوں، اگر تو میں اچھا کام کروں تو میرے ساتھ تعاون کرو، اگر غلط کرنے لگوں تو مجھے سیدھا کر دو، یاد رکھو، سچائی امانت ہے، جھوٹ خیانت ہے تمہارے اندر جو کمزور خیال کیا جاتا ہے وہ میرے ہاں طاقتور ہے جب تک کہ میں اس کا حق اسے لوٹا نہ دوں اور اللہ نے چاہا تو تمہارے اندر جو طاقتور ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے جب تک کہ میں اس سے (کسی کمزور کا) حق واپس نہ لے لوں، جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ بیٹھتی ہے اللہ اس پر ذلت مسلط کر دیتا ہے، جس قوم میں بدکاری پھیل جائے اللہ اسے عام آزمائشوں میں ڈال دیتا ہے، لوگو! جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا رہوں تو میری اطاعت کرتے رہو اور جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے لگوں تو تمہارے ذمہ میری کوئی اطاعت نہیں۔ 2

قیامت کی سب سے پہلی نشانی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں تشریف آوری کا پتا چلا تو وہ چند سوالات کرنے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، کہنے لگے، میں آپ سے تین چیزوں کے بارے میں سوال کروں گا کہ جن کو نبی کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

---

1 بخاری، مناقب الأنصار، باب هجرة النبی وأصحابه الی المدینة:۳۹۰۹؛ مسلم الأداب:۲۱۴۶۔

2 سیرت ابن هشام:۳۱۰/۴؛ البدایة والنهایة:۶۹۲/۳ اسناده حسن لذاته۔

پہلا سوال: قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟
دوسرا سوال: وہ پہلا کھانا کونسا ہوگا جس سے اہل جنت کی ضیافت ہوگی؟
تیسرا سوال: بچہ کبھی باپ پر جاتا ہے اور کبھی ماں پر، اس کا سبب کیا ہے؟

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جبریل علیہ السلام نے مجھے ابھی ابھی بتلایا ہے۔''

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بولے: فرشتوں میں سے یہ وہی فرشتہ ہے جو یہودیوں کا دشمن ہے۔

اللہ کے نبی ﷺ نے ترتیب وار سوالوں کے یوں جواب دیئے۔

پہلا جواب: ''قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے ہانک کر مغرب کی طرف لے جائے گی۔''

دوسرا جواب: ''وہ پہلا کھانا جس سے اہل جنت کی مہمان نوازی کی جائے گی وہ مچھلی کی کلیجی کا بڑھا ہوا ٹکڑا (یعنی تلی) ہوگا۔''

تیسرا جواب: ''بچہ باپ کی شکل پر اس وقت جاتا ہے جب مرد کا پانی عورت کے پانی پر غالب آ جاتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غالب آ جائے تو بچے کی صورت ماں پر چلی جاتی ہے۔''

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ پکار اٹھے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! یہ یہودی بڑی بہتان باز قوم ہے جب یہ سنیں گے کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو مجھ پر طرح طرح کے بہتان لگائیں گے۔ لہٰذا قبل اس کے کہ ان لوگوں کو میرے مسلمان ہو جانے کا پتا چلے ان سے میرے بارے میں پوچھیئے۔ اس کے بعد یہودی آپ کی خدمت میں آئے تو آپ نے ان سے استفسار فرمایا: ''تم لوگوں میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کیسے آدمی ہیں؟'' یہودی کہنے لگے: وہ ہم میں سب سے بہتر آدمی ہیں اور سب سے بہتر انسان کے فرزند ارجمند ہیں، فضیلت میں بھی وہ ہم سب سے افضل ہیں اور ان کے والد گرامی بھی سب سے افضل آدمی ہیں۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ان سے کہا: ''اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو تب تمہارا کیا خیال ہوگا؟''

کہنے لگے: اللہ انہیں اسلام سے محفوظ رکھے۔ اب اللہ کے رسول ﷺ نے دوبارہ عبداللہ بن سلام کے بارے میں یہودیوں سے پوچھا تو انہوں نے دوبارہ بھی وہی جواب دیا جو پہلے دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جناب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر نکل آئے اور ان کے سامنے آ کر کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بلاشبہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سنتے ہی یہودی کہنے لگے: یہ تو ہم میں سے سب سے زیادہ شریر آدمی ہے اور شریر ترین آدمی کا بیٹا ہے۔ وہ ان کے عیب بیان کرنا شروع ہو گئے، عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے اس موقع پر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ اسی کا مجھے ڈر تھا۔ ❶

سب سے پہلی وحی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں چالیس سال کی عمر میں حرا میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس فرشتہ آیا جناب جبرائیل علیہ السلام نے آ کر آپ سے کہا: ﴿اِقْرَاْ﴾ ''پڑھیے'' آپ نے فرمایا: ((مَا اَنَا بِقَارِئٍ)) ''میں تو پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' آپ بتلاتے ہیں ''اس نے مجھے پکڑ کر بھینچا یعنی زور سے دبایا، اس سے میری ہمت جاتی رہی، پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا: ''پڑھیے'' میں نے کہا: ((مَا اَنَا بِقَارِئٍ)) ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' اب اس نے مجھے دوسری بار پکڑا اور بھینچا حتیٰ کہ میری طاقت جواب دے گئی پھر اس نے مجھے چھوڑ تو دیا، لیکن پھر وہی بات ﴿اِقْرَاْ﴾ ''پڑھیے'' میں نے بھی وہی بات دہرا دی ((مَا اَنَا بِقَارِئٍ)) ''میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔'' اب اس نے مجھے تیسری بار پکڑ کر بھینچا اور پھر چھوڑتے ہوئے کہا:

﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝﴾ ❷

''اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے پیدا کیا۔ انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا، پڑھیے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے۔''

اللہ کے رسول ﷺ رسالت کا یہ پیغام لے کر لوٹے تو آپ کا دل دھڑک رہا تھا

---

❶ بخاری، مناقب الأنصار، باب: ۳۹۳۸۔ ❷ ۹۶/العلق: ۱۔۳۔

آپ حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور کہا:

((زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ))

''مجھے کمبل اوڑھا دو، مجھے کمبل اوڑھا دو۔''

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ پر کمبل ڈال دیا حتی کہ گھبراہٹ کی کیفیت جاتی رہی اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو ساری صورتحال بتلائی اور کہا: ((لَقَدْ خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ)) ''مجھے تو اپنی جان کا خطرہ ہونے لگا ہے۔'' تو جواباً حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

كَلَّا وَاللّٰهِ! مَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّيْفَ وَتُعِيْنَ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ.

''ہرگز نہیں! اللہ کی قسم! اللہ آپ کو کبھی پریشان نہیں کرے گا کیونکہ آپ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرتے ہیں۔ آپ درماندوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، بے وسیلہ لوگوں کو کما کر دیتے ہیں، مہمان کی خدمت وتکریم کرتے ہیں اور ظالم وزورآور غاصبوں کے دباؤ کے باوجود آپ حق کا ساتھ دیتے ہیں۔''

اب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو ہمراہ لیا اور اپنے چچا کے بیٹے ورقہ بن نوفل بن اسد کے پاس لے آئیں، ورقہ وہ شخص تھے جنہوں نے جاہلیت کے دور میں عیسائیت کو اختیار کر لیا تھا۔

وہ عبرانی زبان کے کاتب تھے چنانچہ بتوفیق الٰہی انجیل کو بھی عبرانی زبان میں لکھا کرتے تھے، اب بوڑھے اور نابینا تھے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا:

اے چچا کے بیٹے! ذرا اپنے بھتیجے کی بات سننا۔

ورقہ نے اللہ کے رسول سے کہا: اے میرے بھائی کے بیٹے! آپ نے جو دیکھا وہ بتلایئے، اللہ کے رسول نے جو دیکھا تھا وہ سارا بتلا دیا۔ اب ورقہ آپ کو مخاطب کر کے کہنے لگا: یہ تو وہی ناموس (خیر کا رازدان) ہے جس کو اللہ نے موسیٰ پر اتارا تھا۔ کاش! میں جوان ہوتا۔ کاش! میں اس وقت (جب آپ نبی ہوں گے) جوان ہوتا۔ کاش! میں اس وقت

تک زندہ رہوں جب آپ کی قوم آپ کو اس شہر سے نکال دے گی۔

آپ نے یہ سن کر تعجب سے پوچھا: ''کیا یہ لوگ مجھے نکال دیں گے (حالانکہ میں تو ان میں معزز، سچا اور امانتدار معروف ہوں)؟'' ورقہ نے کہا: ہاں! ایسا ہی ہوگا کیونکہ جو شخص بھی آپ کی طرح حق لے کر آیا لوگ اس کے دشمن ہو گئے اگر مجھے آپ کی نبوت کا وہ دور (جس میں لوگ آپ کے دشمن بنیں گے) مل گیا تو میں ہر طرح سے آپ کی مدد کروں گا۔'' پھر تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ ورقہ فوت ہو گئے اور کچھ عرصہ کے لیے وحی کا سلسلہ بھی رکا رہا۔ [1]

اس بات میں کثیر اختلاف ہے کہ نزول وحی کے وقت کونسا دن اور تاریخ تھی بعض کا کہنا ہے کہ سترہ اور بعض کے نزدیک اٹھارہ۔ علامہ خضری کا اصرار ہے کہ یہ سترھویں تاریخ تھی [2] وغیرہ ہمیں جو صحیح معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ اس دن سوموار کا دن تھا جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں آپ نے بتایا ہے [3] اور تاریخ اکیسویں یا ستائیسویں لیلۃ القدر تھی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والے

حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ وَمَا مَعَهٗ اِلَّا خَمْسَةُ اَعْبُدٍ وَامْرَاَتَانِ وَاَبُوْبَکْرٍ۔ [4]

''میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے ساتھ (ایمان لانے والوں میں صرف) پانچ غلاموں، دو عورتوں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سوا اور کوئی نہیں تھا۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے سات آدمیوں نے اسلام کا اظہار کیا:

---

[1] بخاری، بدء الوحی، باب کیف کان بدء...: ۳۔ [2] مختصر السیرۃ، ص: ۷۵؛ تاریخ خضری: ۱/ ۷۹۔ [3] مسلم: ۱/ ۳۶۸؛ احمد: ۵/ ۲۹۷۔

[4] بخاری، فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ ((لوکنت متخذا خلیلا))...: ۳۶۶۰۔

① رسول اللہ ﷺ ② ابوبکر رضی اللہ عنہ ③ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ
④ سمیہ ام عمار رضی اللہ عنہا ⑤ صہیب رضی اللہ عنہ ⑥ بلال رضی اللہ عنہ ⑦ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ [1]

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ صَلَّى مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيْجَةَ عَلِيٌّ۔ [2]

''حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی۔''

بعض علما نے ان مختلف دلائل میں یوں تطبیق دی ہے کہ بڑوں میں سب سے پہلے ابوبکر نے اسلام قبول کیا، لڑکوں میں جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ جناب علی رضی اللہ عنہ ہیں اور عورتوں میں جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں اور غلاموں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ جناب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ [3]

سب سے پہلے مدینے جانے والے

مدینے کے باسی حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے صحابہ میں سے سب سے پہلے جو ہمارے پاس آئے وہ یہ ہیں:

① حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ۔

② حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ۔

یہ دونوں ہمیں قرآن مجید کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

③ پھر حضرت عمار رضی اللہ عنہ۔

④ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ آئے۔

⑤ پھر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیس آدمیوں کا جتھا لے کر آئے پھر جب رسول کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو میں نے آج تک اہل مدینہ کو کسی بھی نعمت کے ملنے پر اتنا خوش نہیں دیکھا جس قدر وہ محمد کریم ﷺ کے ملنے پر خوش ہوئے، میں دیکھ رہا تھا کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی خوشی و مسرت سے لبریز یہ جملہ بول رہے تھے۔

---

[1] مصنف ابن ابی شیبة: ۷/۳۳۸، ۳۶۵۸۲، اسناده حسن لذاته۔

[2] طبقات ابن سعد: ۳/۱۵، اسناده حسن لذاته؛ احمد: ۱/۳۳۱۔

[3] ترمذی، مناقب، باب اول من صلى على... الخ: ۳۷۳۵؛ البداية والنهاية: ۳/۳۳۔

''یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، جو تشریف لائے ہیں۔'' [1]

سب سے پہلی مسجد جس کی بنیاد رسول اللہ ﷺ نے رکھی

سب سے پہلی مسجد جس کی بنیاد پیغمبر علیہ السلام نے رکھی وہ مسجد قبا ہے جو مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر بالائی آبادی قباء (عالیہ) میں واقع ہے اس جگہ انصار کے بہت سے خاندان آباد تھے ان میں سب سے زیادہ ممتاز عمرو بن عوف کا خاندان تھا اور کلثوم بن الہدم خاندان کے افسر تھے۔

آپ یہاں پہنچے تو تمام خاندان نے جوش مسرت میں اَللّٰہُ اَکْبَرُ کا نعرہ مارا، یہ فخر ان کی قسمت میں تھا کہ میزبان دو عالم ﷺ ۔ نے انہی کی مہمانی قبول کی، انصار ہر طرف سے جوق در جوق آتے اور جوش عقیدت کے ساتھ سلام عرض کرتے۔ [2]

آپ تقریباً چودہ دن یہاں ٹھہرے۔

یہاں آپ کا پہلا کام مسجد کی تعمیر کرانا تھا حضرت کلثوم کی ایک افتادہ زمین تھی جہاں کھجوریں سکھائی جاتی تھیں۔ یہیں دست مبارک سے مسجد کی بنیاد ڈالی، یہی مسجد ہے جس کی شان میں قرآن مجید نے بات کی ہے:

﴿ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ۝ ﴾ [3]

''وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس بات کی زیادہ مستحق ہے کہ تم اس میں کھڑے رہو، اس میں ایسے لوگ ہیں جن کو صفائی بہت پسند ہے اور خدا صاف رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔''

مسجد کی تعمیر میں مزدوروں کے ساتھ آپ ﷺ خود بھی کام کرتے تھے، بھاری بھاری پتھروں کے اٹھاتے وقت جسم مبارک خم ہو جاتا تھا عقیدت مند آتے اور عرض کرتے، ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ چھوڑ دیں ہم اٹھالیں گے آپ ان کی

---

[1] بخاری، مناقب الأنصار، باب مقدم النبی وأصحابه المدينة... الخ:٣٩٢٥، ٣٩٢٤۔ [2] طبقات ابن سعد؛ سیرت نبوی:ص:١٥٨۔ [3] ٩/التوبة:١٠٨۔

درخواست قبول فرماتے لیکن پھر اسی وزن کا دوسرا پتھر اٹھا لیتے۔ ❶

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ شاعر تھے، وہ بھی مزدوروں کے ساتھ شریک تھے اور جس طرح مزدور کام کرتے وقت تھکن مٹانے کے لیے گاتے جاتے ہیں وہ یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے:

اَفْلَحَ مَنْ يُّعَالِجُ الْمَسَاجِدَا
وَيَقْرءُ الْقُرْاٰنَ قَائِمًا وَقَاعِدًا
وَلَا يَبِيْتُ الَّلَيْلَ عَنْهُ رَاقِدًا

وہ کامیاب ہے جو مسجد تعمیر کرتا ہے
اور اٹھتے بیٹھتے قرآن پڑتا ہے
اور رات کو جاگتا رہتا ہے (تاکہ عبادت بجا لا سکے)

آپ بھی ہر ہر قافیہ کے ساتھ آواز ملاتے جاتے تھے۔ ❷

سب سے پہلی نماز جمعۃ المبارک

سب سے پہلی نماز جمعہ آپ نے جب آپ چودہ دن کے بعد (جمعہ کو) آپ شہر کی طرف تشریف فرما ہوئے تو راہ میں بنی سالم کے محلہ میں نماز کا وقت آ گیا یہیں ادا کی۔ نماز سے پہلے خطبہ دیا یہ آپ کی سب سے پہلی نماز جمعہ اور سب سے پہلا خطبہ جمعہ تھا پھر آپ مدینہ (یثرب) کے طرف رواں دواں ہو گئے۔ ❸

مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان سب سے پہلا فیصلہ کن معرکہ

مسلمانوں اور مشرکین مکہ اور کفار کے درمیان سب سے پہلی فیصلہ کن جنگ جنگ بدر ہے۔

---

❶ طبرانی کبیر: ۱/ ۱۸۰۔ ❷ وفاء الوفاء بحوالہ ابن شبہ: ۱/ ۱۸۱۔
❸ سیرت النبی علامہ شبلی نعمانی: ۱/ ۱۸۵۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو سفیان کے قافلہ کی خبر ملی تو آپ نے صحابہ کرام سے مشورہ لیا۔ ابو بکر و عمر نے بات کی تو آپ نے اعراض کیا۔ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی:

إِيَّانَا تُرِيدُ؟ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَأَخَضْنَاهَا وَلَوْ أَمَرْتَنَا أَنْ نَضْرِبَ أَكْبَادَهَا إِلَى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا.

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم (انصار) سے مشورے کے طالب ہیں تو قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپ اگر ہمیں یہ حکم دیں کے ہم دشمن سے لڑنے کے لیے سمندر میں کود جائیں تو ہم کود جائیں گے اور اگر آپ ہمیں برک الغماد تک بھی چلنے کا حکم دیں گے تو ہم آپ کے حکم کی پیروی کریں گے۔

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو جمع کر کے بدر کی طرف نکل گئے۔ [1]

اسی طرح کے الفاظ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نے بھی کہے تھے انہوں نے فرمایا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا لَا نَقُولُ لَكَ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسٰى ﴿فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُونَ﴾ وَلٰكِنِ امْضِ وَنَحْنُ مَعَكَ. [2]

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے اس طرح نہیں کہیں گے جس طرح بنو اسرائیل نے موسیٰ سے کہا تھا کہ تو اور تیرا رب دونوں جاؤ اور جنگ کرو، ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں بلکہ آپ چلیں ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

ایک روایت میں ان کے یہ الفاظ بھی ہیں:

نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ

---

[1] مسلم، الجهاد والسير، باب غزوة بدر: ۱۷۷۸؛ احمد: ۳/۲۵۷، ۱۳۷۱۱۔

[2] مسند احمد: ۳/۲۱۹، ۱۳۳۰۱؛ بخاری، التفسیر باب قوله...: ۴۶۰۹۔

''ہم آپ کے دائیں بائیں اور آگے پیچھے ہو کر لڑیں گے۔''

یہ سن کر اللہ کے رسول کا چہرہ مبارک چمک اٹھا۔ [1]

جنگ بدر کے لیے ابوجہل کی قیادت میں ایک ہزار مشرکین کا لشکر نکل آیا پھر راستے میں یہ خبر ملی کہ ابوسفیان کے قافلے نے راستہ بدل لیا ہے اور بچ کر مکہ میں جا رہا ہے اس پر بعض نے واپس جانے کی رائے دی لیکن ابوجہل نہ مانا اور کہنے لگا آج مسلمانوں کا قلع قمع کر کے ہی جاؤں گا...... مگر اللہ کے فیصلے کچھ اور تھے اور کایا پلٹ گئی۔

غزوہ بدر میں مسلمان تین سو تیرا جو ہر طرح کی کمزوری سے لیس تھے کسی کے پاس تلوار ہے تو ڈھال نہیں۔ تیر ہے تو کمان نہیں۔ کسی کے پاس تہبند ہے تو قمیص نہیں مگر ایمان کی دولت سے مالا مال میدان جہاد میں آ کھڑے ہوئے ادھر رسول اقدس ﷺ دربار الٰہی میں ہاتھ پھیلائے بیٹھے ہیں اور دعا گو ہیں:

((اَللّٰهُمَّ! اَنْجِزْلِيْ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ! آتِ مَا وَعَدْتَنِيْ اَللّٰهُمَّ! اِنَّكَ اِنْ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ اَهْلِ الْاَسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ))

''اے اللہ! مجھ سے تو نے جو وعدہ کیا ہے وہ پورا کر دے۔ اے اللہ! جس (فتح) کا تو نے مجھ سے وعدہ کیا وہ عطا فرما دے۔ اے اللہ! اگر آج اہل اسلام کی یہ جماعت ہلاک ہو گئی تو زمین پر تیری عبادت نہ کی جائے گی۔''

آپ ہاتھ پھیلائے، قبلہ کی جانب رخ کیے ہوئے لگاتار اپنے رب کو پکارتے رہے حتیٰ کہ آپ کی چادر آپ کے کندھوں سے گر گئی حضرت ابوبکر آئے آپ کی چادر کو اٹھایا۔ اسے آپ کے کندھوں پر ڈالا اور پھر آپ کے پیچھے سے آپ کو چمٹ کر کہنے لگے!

اے اللہ کے نبی! بس کیجئے! آپ کی اتنی دعا ہی کافی ہے اللہ تعالیٰ آپ سے کیا ہوا وعدہ ضرور پورا فرمائے گا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

﴿اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ اَنِّيْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ

---

[1] بخاری، المغازی:۳۹۵۲۔

الْمَلٰٓئِكَةِ مُرْدِفِيْنَ ۝ ﴾ ❶

''یاد کرو وہ وقت جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے اس نے تمہاری فریاد کو قبول کر لیا اور کہا میں تمہاری مدد کو پے در پے ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں۔'' ❷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آخر پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح رب کے حضور فریاد کناں تھے:

((اَللّٰهُمَّ! اِنَّهُمْ حُفَاةٌ فَاحْمِلْهُمْ اَللّٰهُمَّ! اِنَّهُمْ عُرَاةٌ فَاكْسُهُمْ، اَللّٰهُمَّ! اِنَّهُمْ جِيَاعٌ فَاشْبِعْهُمْ))

''اے اللہ! یہ پاؤں سے ننگے ہیں ان کو جوتے اور سواریاں عطا فرما۔ اے اللہ! یہ ننگے ہیں ان کو لباس عطا فرما، اے اللہ! یہ مجاہدین بھوکے ہیں ان کو سیر کر دے۔''

چنانچہ اللہ نے بدر کے دن فتح عطا فرمائی تو مجاہدین گھروں کو جب پلٹے تو ان میں سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کے پاس ایک یا دو سواریاں نہ ہوں اسی طرح انہیں پوشاکیں بھی ملیں اور خوراکیں بھی وافر ہو گئیں۔ ❸

معلوم ہوا کہ سب سے پہلا معرکۂ حق و باطل غزوہ بدر تھا جیسا کہ عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے متعلق عبدالملک کو جو خط لکھا تھا اس کے چند کلمات یہ ہیں:

... وَكَانَتْ تِلْكَ الْوَاقِعَةُ هَاجَتِ الْحَرْبُ بَيْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَبَيْنَ قُرَيْشٍ وَاَوَّلُ مَا اَصَابَ بِهِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا مِنَ الْحَرْبِ وَذَالِكَ قَبْلَ مَخْرَجِ اَبِيْ سُفْيَانَ وَاَصْحَابِهِ اِلَى الشَّامِ. ❹

''اسی واقعہ نے (یعنی غزوہ بدر کے اسباب نے) اور قریش میں جنگ برپا

---

❶ ۸/الانفال:۹۔ ❷ مسلم، الجہاد والسیر، باب الامداد بالملائکۃ...: ۱۷۶۳۔

❸ ابوداود، الجہاد والسیر، باب فی النفل للسریۃ...: ۲۷۴۷؛ مستدرک حاکم: ۲/۱۴۵، ۲۶۴۲، اسنادہ حسن لذاتہ۔

❹ طبری، ص: ۱۲۸۵؛ سیرۃ النبی شبلی نعمانی: ۱/۲۲۹۔

کر دی تھی اور یہی سب سے پہلا واقعہ تھا جس میں دونوں فریق نے ایک دوسرے کو صدمہ پہنچایا اور یہ لڑائی ابوسفیان کی روانگی شام سے پہلے وقوع میں آچکی تھی۔"

رب کے حضور سب سے پہلے اپنا مقدمہ پیش کرنے والا

حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

قیامت کے روز میں سب سے پہلے رب رحمان کے حضور دوزانو بیٹھ کر اپنا مقدمہ پیش کروں گا۔

قیس بن عباس کہتے ہیں کہ انہی لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

﴿هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ﴾ [1]

"یہ ہیں لڑنے جھگڑنے والے دو گروہ جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا۔"

(نہ جھگڑا کرنے والے) وہ لوگ ہیں جو بدر کے میدان میں مبارزت کے ساتھ سب سے پہلے میدان میں نکلے۔

1. حمزہ رضی اللہ عنہ ...... عتبہ بن ربیعہ کے مقابل۔
2. علی رضی اللہ عنہ ...... ولید بن عتبہ کے مقابلے میں۔
3. عبیدہ رضی اللہ عنہ ...... شیبہ بن ربیعہ کے لیے۔ [2]

سب سے پہلے اذان کہنے والا شخص

سب سے پہلے اذان کہنے والا شخص حضرت عبداللہ بن زید پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہما ہیں

حضرت عبداللہ بن زید اپنی روایت میں بتلاتے ہیں کہ جب اللہ کے رسول نے نماز کے لیے لوگوں کو جمع کرنے کی خاطر گھنٹی بجانے کا حکم دیا تو رات کو جب میں سویا ہوا تھا، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص گھنٹی اٹھائے گھوم رہا ہے۔ میں نے اسے کہا: اے اللہ کے بندے! کیا تو گھنٹی بیچے گا؟ اس نے کہا: تم اسے کیا کرو گے؟ میں نے کہا: ہم اس کے ذریعے

---

[1] ۲۲/الحج:۱۹۔ [2] بخاری، المغازی، باب قتل أبی جھل:۳۹۶۵۔

لوگوں کو نماز کی طرف بلائیں گے، اس نے کہا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو اس سے کہیں زیادہ بہتر ہے؟ میں نے کہا: کیوں نہیں بتلایئے! اس نے کہا پھر کہو:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے	اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ	اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ	حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ
نماز کی طرف آ ؤ	نماز کی طرف آ ؤ
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ	حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ
کامیابی کی طرف آ ؤ	کامیابی کی طرف آ ؤ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ	لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے	اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر وہ شخص تھوڑی دیر کے لیے مجھ سے پیچھے ہٹا اور مجھے کہنے لگا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہونے لگو تو (اقامت) یوں کہو:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ	اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ
نماز کی طرف آؤ	کامیابی کی طرف آؤ
قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ	قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ
نماز کھڑی ہوگئی	نماز کھڑی ہوگئی
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ	لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ
اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے	اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

پھر جب صبح ہوئی تو میں اللہ کے رسول کی خدمت میں حاضر ہوا اور رات جو کچھ خواب میں دیکھا وہ آپ کو بتایا آپ نے فرمایا:

''اللہ نے چاہا تو بلاشبہ یہ خواب سچا ہے تم بلال کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ تم نے خواب میں جو کچھ سنا اسے بتاتے جاؤ تا کہ وہ اذان کہے ایسا اس لیے کہہ رہا ہوں کہ تمہاری نسبت بلال کی آواز بلند ہے۔''

میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور اسے اذان کے الفاظ بتلائے تو اس نے اذان دی۔ جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر میں اذان سنی وہ سنتے ہی اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے دوڑے اور آ کر کہنے لگے اے اللہ کے رسول! قسم اس ذات کی، جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، میں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا جس طرح عبداللہ بن زید نے دیکھا ہے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ'' [1]

پہلی بیوی پہلا دلاسا

آپ کے گھر کے گلشن میں گیارہ ازواج مطہرات تشریف لائیں جن میں سب سے پہلے آپ کے گلشن کے آنگن میں تشریف لانے والی زوجہ محترمہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں جن کی

---

[1] احمد: ٤/٤٣، ١٦٤٨٤، اسناده حسن؛ ابوداود: ٤٩٩ حسن؛ ابن حبان: ١٦٧٩؛ اسناده حسن لذاته۔

عمر چالیس برس تھی اور میرے نبی مکرم ﷺ جوانی کے ایام سے گزر رہے تھے۔

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا وہی بیوی ہیں کہ جب تک زندہ رہیں میرے نبی نے کوئی دوسری شادی نہیں کی، نزول وحی کے بعد سب سے پہلے ایمان لانے والی اور ساتھ ساتھ دلاسا دینے والی یہی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتلاتی ہیں مجھے جس قدر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے معاملے میں غیرت آئی اس قدر رسول اللہ ﷺ کی کسی اور بیوی کے معاملہ میں نہیں آئی حالانکہ میں نے حضرت خدیجہ کو دیکھا تک نہیں تھا، اس کا سبب یہ تھا کہ اللہ کے رسول ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ بہت کثرت سے کیا کرتے تھے۔ جب کبھی بکری ذبح کرتے تو اس کے بڑے بڑے ٹکڑے کر دیتے اور پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو بھیج دیتے، اس پر میں نے ایک بار کہہ ہی دیا: یوں لگتا ہے جیسے دنیا میں خدیجہ کے سوا کوئی عورت تھی ہی نہیں۔ یہ سن کر آپ کہنے لگے: ''وہ ایسی (خوبیوں کی حامل تھی) ایسی تھی اور میری اس سے اولاد بھی تھی۔'' [1]

قارئین کرام! اللہ کے رسول ﷺ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بے حد محبت تھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اسی پیار و محبت کے پیش نظر اللہ کے رسول ﷺ کو باور کراتی ہیں کہ جب مجھ جیسی جوان، خوبصورت، ذہین و فطین بیوی موجود ہے تو پھر ایک بوڑھی اور فوت شدہ بیوی کو اس قدر کثرت سے یاد کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دل میں اس خیال کا پیدا ہونا ایک فطری تقاضا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ نے اس تقاضے کو بالکل نہیں جھٹلایا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ نہیں کہا لیکن اپنے جذبات کا اظہار ضرور کر دیا کہ وہ بے شک بوڑھی تھی مگر وہ وہی تھی:

1. جو مشکل ترین حالات میں مونس و غمخوار ثابت ہوئی۔
2. اس کا مال و دولت میرے قدموں میں ڈھیر ہوا۔
3. نبوت ملنے کے بعد پہلا دلاسا اسی نے دیا۔

---

[1] بخاری، مناقب الأنصار، باب تزویج النبي خدیجة... الخ: ۳۸۱۸؛ مسلم: ۲۴۳۵۔

④ زینب، کلثوم، رقیہ اور فاطمہ جیسی بیٹیاں اسی سے ملیں، بیٹے بھی اسی سے ملے، سوائے ابراہیم کے کہ وہ حضرت ماریہ قبطیہ مصریہ کے بطن سے تھے۔ محمد اپنی اس اولین بیوی کو کیسے بھول جائے، عائشہ تمہاری بات اپنی جگہ مگر محمد خدیجہ کے احسانات کو کیسے بھول سکتا ہے؟

سب سے پہلا وہ شخص جس سے اللہ نے سامنے بٹھا کر بات کی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پریشان دیکھا تو کہنے لگے: ''اے جابر! ادھر آ، میں تجھے ایک بات بتاؤں، اللہ تعالیٰ نے آج تک جس سے بھی بات کی پردے میں کی، لیکن اللہ تعالیٰ نے تیرے والد کو سامنے بٹھا کر بات چیت کی، اللہ تعالیٰ پوچھنے لگے اے میرے بندے! مجھ سے مانگ تجھے عطا کروں، اس پر تیرے والد نے عرض کی، میرے مولا! عرض یہی ہے کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تاکہ میں تیری خاطر دوسری بار قتل کیا جاؤں اس پر اللہ تعالیٰ نے عبداللہ سے کہا: یہ تو میرا فیصلہ ہو چکا کہ جو لوگ یہاں آ گئے وہ واپس دنیا میں نہیں جا سکتے۔ یہ سن کر عبداللہ کہنے لگے: میرے پروردگار! پھر میرے پیچھے دنیا میں جو میرے ساتھی ہیں انہیں (میری جنت کی خوشحال زندگی کے بارے میں) آگاہ کر دیجئے'' اسی پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ۭ بَلْ اَحْيَاۗءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۝﴾ ❶

''جو اللہ کے راستے میں شہید کر دیے گئے ان کے بارے میں مت خیال کرو کہ وہ مردہ ہیں بلکہ وہ تو زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیے جاتے ہیں۔'' ❷

اسلام کا سب سے پہلا سفیر

بیت عقبہ اولیٰ کے بعد یثرب کے باسیوں کے مطالبے پر بطور مبلغ و سفیر بنا کر بھیجے

---

❶ ۳/آل عمران: ۱۶۹۔

❷ ترمذی، تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ آل عمران: ۳۰۱۰، اسنادہ حسن؛ مستدرك حاكم: ۲۰۳/۳، ٤٩١٤؛ ابن ماجه: ۲۸۰۰ حديث حسن۔

جانے والے سب سے پہلے انسان حضرت مصعب بن عمیر ہیں جیسا کہ صحیح بخاری کتاب مناقب: ۳۹۲۵ میں موجود ہے۔

اب ہم مختصراس اسلام کے پہلے سفیر کی مدینہ آمد اور وہاں تبلیغی سرگرمیاں اور مختصر سوانح کا تذکرہ کرتے ہیں:

مصعب نام، ابومحمد کنیت، والد کا نام عمیر اور والدہ کا نام خناس بنت مالک تھا، پورا نام یہ ہے:

مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار بن قصی القریشی۔ [1]

ابتدائی حالات

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ مکہ کے ایک نہایت حسین وخوش رونوجوان تھے، ان کے والدین ان سے شدید محبت رکھتے تھے، خصوصاً ان کی والدہ خناس بنت مالک نے مالدار ہونے کی وجہ سے اپنے لخت جگر کو نہایت ناز ونعمت سے پالا تھا، چنانچہ وہ عمدہ سے عمدہ پوشاک اور لطیف سے لطیف خوشبو جو اس زمانہ میں آسکتی تھی استعمال فرماتے تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ان کا تذکرہ کرتے تو فرماتے: ''مکہ میں مصعب سے زیادہ کوئی خوش پوشاک اور پروردۂ نعمت نہیں ہے۔'' [2]

خدائے پاک نے حسن ظاہری، سلامت ذوق اور طبع لطیف کے ساتھ آئینہ دل کو شفاف بنایا تھا، صرف ایک عکس کی دیر تھی کہ توحید کے دلربا خدوخال نے شرک کو خیرآباد کہہ دیا اور آستانہ نبوت پر حاضر ہوکر اس کے شیدائیوں میں داخل ہوگئے، یہ وہ زمانہ تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارقم بن ابی ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں پناہ گزین تھے اور مسلمانوں پر مکہ کی سرزمین تنگ ہورہی تھی، اس بنا پر حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے ایک عرصہ تک اپنے اسلام کو پوشیدہ رکھا اور چھپ چھپ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے، لیکن ایک روز اتفاقاً عثمان بن طلحہ نے نماز پڑھتے دیکھ لیا اور ان کی ماں اور خاندان والوں کو خبر کر

---

[1] اسد الغابۃ تذکرۃ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ۔

[2] طبقات ابن سعد قسم اول جزء ثالث ص:۸۲۔

دی، انہوں نے سنا تو محبت نفرت سے مبدل ہوگئی اور مجرم توحید کے لیے شرک کی عدالت نے قید تنہائی کا فیصلہ سنا دیا۔ ❶

ہجرت حبشہ

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ ایک عرصہ تک قید کے مصائب برداشت کرتے رہے، لیکن زندان خانہ کی تلخ زندگی نے بالآخر ترکِ وطن پر مجبور کر دیا اور متلاشیانِ امن وسکون کے ساتھ سرزمین حبش کی راہ لی، اس ناز پروردہ نوجوان کو اب نہ تو نرم ونازک کپڑوں کی حاجت تھی، نہ نشاط افزا عطریات کا شوق اور نہ دنیاوی عیش وتنعم کی فکر تھی، صرف جلوۂ توحید کے ایک نظارہ نے تمام فانی ساز وسامان سے بے نیاز کر دیا، غرض ایک مدت کے بعد حبش سے پھر مکہ واپس آئے۔ ہجرت کے مصائب سے رنگ وروپ باقی نہ رہا تھا، تو خود ان کی ماں کو اپنے نورِ نظر کی پریشان حالی پر رحم آ گیا اور مظالم کے اعادہ سے باز آئی۔ ❷

تعلیم اور اشاعت اسلام

اس اثنا میں خورشید اسلام کی ضیاپاش شعاعیں کوہِ فاران کی چوٹیوں سے گزر کر وادیٔ یثرب تک پہنچ چکی تھیں اور مدینہ منورہ کے ایک معزز طبقہ نے اسلام قبول کر لیا تھا انہوں نے دربارِ نبوت میں درخواست بھیجی کہ ہماری تعلیم وتلقین پر کسی کو مامور فرمایا جائے، حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہِ جوہر شناس نے اس خدمت کے لیے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو منتخب کیا اور چند زریں نصائح کے بعد مدینہ منورہ کی طرف روانہ فرمایا۔ ❸

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ مدینہ پہنچ کر اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے مکان پر فروکش ہوئے اور گھر گھر پھر کر تعلیم قرآن واشاعت اسلام کی خدمت انجام دینے لگے، اس طرح رفتہ رفتہ جب کلمہ گویوں کی ایک جماعت پیدا ہوگئی تو نماز وتلاوتِ قرآن کے لیے کبھی حضرت اسعد رضی اللہ عنہ کے مکان پر اور کبھی بنی ظفر کے گھر پر سب کو جمع کیا کرتے تھے، ایک روز حضرت مصعب رضی اللہ عنہ حسب معمول بنی ظفر کے گھر میں چند مسلمانوں کو تعلیم دے رہے تھے

---

❶ اسد الغابة تذكرة مصعب بن عمير رضی اللہ عنہ

❷ طبقات ابن سعد، قسم اول، جزء ثالث، ص:۸۲۔ ❸ طبقات ابن سعد، ایضًا۔

کہ قبیلہ عبدالاشہل کے سردار (حضرت) سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) نے اپنے رفیق (حضرت) اُسید بن حضیر (رضی اللہ عنہ) سے کہا: اس داعی اسلام کو اپنے محلہ سے نکال دو، جو یہاں آ کر ہمارے ضعیف الاعتقاد اشخاص کو گمراہ کرتا ہے، اگر اسعد (میزبانِ حضرت مصعب) سے مجھ کو رشتہ داری کا تعلق نہ ہوتا تو میں تم کو اس کی تکلیف نہ دیتا۔ یہ سن کر حضرت اسید نے نیزہ اٹھایا حضرت مصعب و اسعد کے پاس آ کر خشم آلود لہجہ میں کہا: تمہیں یہاں کس نے بلایا ہے کہ ضعیف رائے والوں کو گمراہ کرو؟ اگر تم کو اپنی جانیں عزیز ہیں تو بہتر یہ ہے کہ ابھی یہاں سے چلے جاؤ۔ حضرت مصعب نے چند آیاتِ کریمہ تلاوت کر کے اس خوبی کے ساتھ عقائد و محاسن اسلام بیان فرمائے کہ تھوڑی ہی دیر میں (حضرت) اسید (رضی اللہ عنہ) کا دل نورِ ایمان سے چمک اٹھا اور بیتاب ہو کر بولے: کیسا اچھا مذہب ہے! کیسی بہتر ہدایت ہے! اس مذہب میں واخل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے نہا دھو کر پاک کپڑے پہنو، پھر صدقِ دل سے ''لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ'' کا اقرار کرو، انہوں نے فوراً اس ہدایت کی تعمیل کی اور کلمہ پڑھ کر کہا: میرے بعد ایک اور شخص ہے جس کو ایمان پر لانا ہوگا، اگر وہ اس دائرہ میں داخل ہو گیا تو تمام قبیلہ عبدالاشہل اس کی پیروی کرے گا، میں ابھی اس کو آپ کے پاس بھیجتا ہوں۔

حضرت اُسید رضی اللہ عنہ غیظ و غضب کے عوض عشق و محبت کا سودا خرید کر اپنے قبیلہ میں واپس آئے تو (حضرت) سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) نے دور ہی سے دیکھ کر فرمایا: خدا کی قسم اس شخص کی حالت میں ضرور کچھ انقلاب آ گیا ہے اور جب قریب آئے تو پوچھا: کہو کیا کر آئے؟ بولے خدا کی قسم! وہ دونوں ذرا بھی خوفزدہ نہ ہوئے میں نے ان کو منع کیا تو وہ بولے کہ ہم وہی کریں گے جو تم پسند کرو گے، لیکن مجھ سے بیان کیا گیا ہے کہ بنی حارثہ اس وجہ سے اسعد بن زرارہ کو قتل کرنے نکلے ہیں کہ وہ تمہارا خالہ زاد بھائی ہے تا کہ اس طرح تمہاری تذلیل ہو، چونکہ بنی حارثہ اور عبدالاشہل میں دیرینہ عداوت تھی، اس لیے حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا افسوں کارگر ہو گیا، (حضرت) سعد بن معاذ (رضی اللہ عنہ) جوش غضب سے اٹھ کھڑے ہوئے اور تخالف مذہبی کے باوجود اسعد رضی اللہ عنہ کی مدد کے لیے دوڑے، لیکن جب یہاں پہنچ

کر بالکل سکون واطمینان دیکھا تو سمجھ گئے کہ اسید نے ان دونوں سے بالمشافہ گفتگو کرنے کے لیے محض اشتعال دلایا ہے، غرض نسبی ترحم فوراً مذہبی تعصب سے مبدل ہو گیا اور کشم گین لہجہ میں بولے: ابوامامہ خدا کی قسم! اگر رشتہ داری کا پاس نہ ہوتا تو میں تمہارے ساتھ نہایت سختی کے ساتھ پیش آتا، تمہیں کیونکر ہمارے محلہ میں علانیہ ایسے عقائد پھیلانے کی ہمت ہوئی جس کو ہم سخت ناپسند کرتے ہیں، حضرت مصعب نے نرمی سے جواب دیا کہ پہلے ہماری باتیں سنو، اگر پسند آئیں تو قبول کرو ورنہ ہم خود تم سے کنارہ کش ہو جائیں گے، (حضرت) سعد نے اس کو منظور کر لیا، تو انہوں نے ان کے سامنے بھی اس خوبی سے اسلام کا نقشہ پیش کیا کہ (حضرت) سعد (رضی اللہ عنہ) کا چہرہ نورِ ایمان سے چمک اٹھا، اسی وقت مسلمان ہوئے اور جوش میں بھرے ہوئے اپنے قبیلہ والوں کے پاس آئے اور بآنگ بلند سوال کیا: اے بنی اشہل! بتاؤ میں تمہارا کون ہوں؟ انہوں نے کہا: تم ہمارے سردار اور ہم سب سے زیادہ عاقل اور عالی نسب ہو۔ بولے خدا کی قسم! تمہارے مردوں اور تمہاری عورتوں سے گفتگو کرنا مجھ پر حرام ہے جب تک تم خدا اور اس کے رسول پر ایمان نہ لاؤ۔

اس طرح بنی الاشہل کا تمام قبیلہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے اثر سے اسلام کا حلقہ بگوش ہو گیا۔

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ ایک عرصہ تک حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ کے مہمان رہے لیکن جب بنی نجار نے ان پر تشدد شروع کیا تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مکان پر اٹھ آئے اور یہیں سے اسلام کی روشنی پھیلاتے رہے، یہاں تک کہ حطمہ، وائل اور واقف کے چند مکانات کے سوا عوالی اور مدینہ کے تمام گھر روشن ہو گئے۔ [1]

مدینہ میں جمعہ قائم کرنا

مدینہ منورہ میں جب کلمہ گویوں کی ایک معتدبہ جماعت پیدا ہو گئی، تو حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے دربارِ نبوت سے اجازت حاصل کر کے حضرت سعد بن خیثمہ رضی اللہ عنہ کے مکان میں جماعت کے ساتھ نماز جمعہ کی بناء ڈالی، پہلے کھڑے ہو کر ایک نہایت مؤثر خطبہ

[1] سیرت ابن ھشام: ۱/ ۱۳۹۔

دیا، پھر خشوع خضوع کے ساتھ نماز پڑھائی اور بعد نماز حاضرین کی ضیافت کے لیے ایک بکری ذبح کی گئی، اس طرح وہ شعار اسلامی جو عبادت الٰہی کے علاوہ ہفتہ میں ایک دفعہ برادران اسلام کو باہم بغل گیر ہونے کا موقع دیتا ہے، خاص حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تحریک سے قائم کیا گیا۔

بیعت عقبہ ثانیہ

عقبہ کی پہلی بیعت میں صرف بارہ انصار شریک تھے لیکن حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے ایک ہی سال میں تمام اہل یثرب کو اسلام کا فدائی بنا دیا۔ چنانچہ دوسرے سال تہتر اکابر داعیان کی پر عظمت جماعت اپنی قوم کی طرف سے تجدید بیعت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں مدعو کرنے کے لیے روانہ ہوئی، ان کے معلم دین حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے انہوں نے مکہ پہنچتے ہی سب سے پہلے آستانہ نبوت پر حاضر ہو کر اپنی حیرت انگیز کامیابی کی مفصل داستان عرض کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت دلچسپی کے ساتھ تمام واقعات سنے اور ان کی محنت و جانفشانی سے بے حد محظوظ ہوئے۔ [1]

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی ماں نے بیٹے کے آنے کی خبر سنی تو کہلا بھیجا، اے نافرمان فرزند! کیا تو ایسے شہر میں آئے گا جس میں مَیں موجود ہوں اور تو پہلے مجھ سے ملنے نہ آئے؟ انہوں نے جواب دیا: میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی سے ملنے نہیں جاؤں گا، حضرت مصعب رضی اللہ عنہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے شرفِ ملاقات حاصل کر چکے تو اپنی ماں کے پاس آئے، اس نے کہا میں سمجھتی ہوں کہ تو اب تک ہمارے مذہب سے برگشتہ ہے۔ بولے: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین برحق اور اس اسلام کا پیرو ہوں جس کو خدا نے خود اپنے لیے اور اپنے رسول کے لیے پسند کیا ہے۔ ماں نے کہا: کیا تم اس مصیبت کو بھول گئے جو تم کو ایک دفعہ سرزمین حبش میں برداشت کرنا پڑی اور اب یثرب میں سہنا پڑتی ہے؟ افسوس دونوں دفعہ تم نے غم خواری کا کچھ شکریہ ادا نہ کیا۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ شاید پھر مجھ کو قید کرنے کی فکر میں ہے، چلا کر بولے کیا تو جبراً کسی کو اس کے مذہب سے پھیر سکتی ہے؟ اگر

[1] طبقات ابن سعد، قسم اول، جزء ثالث، ص: ۸۳۔

تیرا منشاء ہے کہ پھر مجھ کو قید کر دے تو پہلا شخص جو میری طرف بڑھے گا اس کو یقیناً قتل کر ڈالوں گا۔ ماں نے یہ تیور دیکھے تو کہا بس تو میرے سامنے سے چلا جا اور یہ کہہ کر رونے لگی، حضرت مصعب اس کیفیت سے متاثر ہوئے اور کہنے لگے: اے میری ماں! میں تجھے خیر خواہی ومحبت سے مشورہ دیتا ہوں کہ تو گواہی دے کہ خدا ایک ہے اور محمد اس کا بندہ اور رسول برحق ہے۔ اس نے کہا چمکتے ہوئے تاروں کی قسم! میں اس مذہب میں داخل ہو کر اپنے آپ کو احمق نہ بناؤں گی، جا میں تجھ سے اور تیری باتوں سے ہاتھ دھوتی ہوں اور اپنے مذہب سے وابستہ رہوں گی۔

ہجرتِ مدینہ

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے مکہ آنے کے بعد ذی الحجہ، محرم اور صفر کے مہینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خدمت میں بسر کیے اور پہلی ربیع الاول کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہ دن پہلے مستقل طور پر ہجرت کر کے مدینہ کی راہ لی۔ [1]

[1] طبقات ابن سعد، ایضاً۔

غزوات

۲ھ سے حق و باطل میں خونریز معرکوں کا سلسلہ شروع ہوا، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ میدانِ فصاحت کی طرح میدان جہاد میں بھی نمایاں رہے، غزوۂ بدر میں جماعت مہاجرین کا سب سے بڑا علم ان کے ہاتھ میں تھا، غزوہ اُحد میں بھی علمبرداری کا تمغائے شرف ان ہی کو ملا۔

شہادت

اس جنگ میں ایک اتفاقی غلطی نے جب فتح و شکست کا پانسہ پلٹ دیا اور فاتح مسلمان ناگہانی طور پر مغلوب ہو کر منتشر ہو گئے تو اس وقت بھی یہ علمبردارِ اسلام یکہ و تنہا مشرکین کے نرغہ میں ثابت قدم رہا، کیونکہ لوائے توحید کو پیچھے کی طرف جنبش دینا اس فدائی ملت کے لیے سخت عار تھا، غرض اسی حالت میں مشرکین کے شہسوار ابن قمۂ نے بڑھ کر تلوار کا وار کیا جس سے داہنا ہاتھ شہید ہو گیا، لیکن بائیں ہاتھ نے فوراً علم کو پکڑ لیا، اس وقت ان کی زبان پر یہ آیت جاری تھی:

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ ﴾ 1

"اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف رسول ہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔"

ابن قمۂ نے دوسرا وار کیا تو بایاں ہاتھ بھی قلم تھا، لیکن اس دفعہ دونوں بازوؤں نے حلقہ کر کے علم کو سینہ سے چمٹا لیا، اس نے جھنجھلا کر تلوار پھینک دی اور زور سے نیزہ تاک کر مارا کہ اس کی انی ٹوٹ کر سینہ میں رہ گئی اور اسلام کا سچا فدائی اس آیت کا اعادہ کرتے ہوئے فرشِ خاک پر دائمی راحت کی نیند سو رہا تھا، لیکن اسلامی پھریرا سرنگوں ہونے کے لیے نہیں آیا تھا، ان کے بھائی ابوالروم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بڑھ کر اس کو سنبھالا اور آخر وقت تک شجاعانہ مدافعت کرتے رہے۔ 2

---

1 ۳/آل عمران:۱٤٤۔ 2 طبقات ابن سعد، ایضًا، ص:۸۵۔

لڑائی کے خاتمہ پر آنحضرت ﷺ مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی لاش کے قریب کھڑے ہوئے اور یہ آیت تلاوت فرمائی:

﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ﴾ 1

''مومنین میں سے چند آدمی ایسے ہیں جنہوں نے خدا سے جو کچھ عہد کیا تھا اس کو سچا کر دکھایا۔''

پھر لاش سے مخاطب ہو کر فرمایا: ''میں نے تم کو مکہ میں دیکھا تھا جہاں تمہارے جیسا حسین وخوش پوشاک کوئی نہ تھا، لیکن آج دیکھتا ہوں کہ تمہارے بال اُلجھے ہوئے ہیں اور جسم پر صرف ایک چادر ہے۔'' پھر ارشاد ہوا: ''بیشک خدا کا رسول گواہی دیتا ہے کہ تم لوگ قیامت کے دن بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو گے۔'' اس کے بعد غازیانِ دین کو حکم ہوا کہ کشتگانِ راہِ خدا کی آخری زیارت کر کے سلام بھیجیں اور فرمایا: ''قسم ہے اُس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزِ قیامت تک جو کوئی ان پر سلام بھیجے گا وہ اس کا جواب دیں گے۔''

اس زمانہ میں غربت و افلاس کے باعث شہیدانِ ملت کو کفن تک نصیب نہ ہوا، حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی لاش پر صرف ایک چادر تھی کہ جس سے سر چھپایا جاتا تو پاؤں برہنہ ہو جاتے اور پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا، بالآخر چادر سے چہرہ چھپایا گیا، پاؤں پر اذخر گھاس ڈالی گئی۔ اور ان کے بھائی حضرت ابوالروم بن عمیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سویبط بن سعد رضی اللہ عنہ کی مدد سے سپردِ خاک کیا۔ انا اللّٰہ وانا الیہ راجعون۔ 2

فضل و کمال

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نہایت ذہین، طباع اور خوش بیان تھے، یثرب میں جس سرعت کے ساتھ اسلام پھیلا اس سے ان کے ان اوصاف کا اندازہ ہو سکتا ہے، قرآن

---

1 ۳۳/الاحزاب: ۲۲۔

2 طبقات ابن سعد: ۸۶/۳؛ بخاری، المغازی، باب غزوۃ احد۔

شریف جس قدر نازل ہو چکا تھا اس کے حافظ تھے، مدینہ میں نماز جمعہ کی ابتدا ان ہی کی تحریک سے ہوئی اور یہی سب سے پہلے امام مقرر ہوئے۔ [1]

اخلاق

اخلاقی پایہ نہایت بلند تھا، ظلم کے مکتب نے مزاج میں صرف متانت ہی پیدا نہ کی تھی بلکہ مصائب برداشت کرنے کا خوگر بنا دیا تھا، خصوصاً ملک حبش کی صحرانوردیوں نے جفاکشی، استقلال و استقامت کے نہایت زریں اسباق دیئے تھے اور اچھی طرح سکھا دیا تھا کہ دشمنوں میں رہ کر کس طرح اپنا مقصد حاصل کیا جا سکتا ہے، یہی وجہ ہے کہ رسولِ خدا ﷺ نے نومسلموں کی تعلیم و تربیت اور اشاعت اسلام جیسی اہم خدمات پر ان کو مامور فرمایا تھا۔

مزاج قدرۃً نہایت لطافت پسند تھا، اسلام قبول کرنے سے پہلے عمدہ سے عمدہ پوشاک اور بہتر سے بہتر عطریات استعمال فرماتے، حضرمی جوتا جو اس زمانہ میں صرف امراء کے لیے مخصوص تھا وہ ان کے روز مرہ کے کام میں آتا، غرض ان کے وقت کا اکثر حصہ آرائش زیبائش اور زلف مشکیں کے سنوارنے میں بسر ہوتا تھا، لیکن جب اسلام لائے تو شابِ توحید نے کچھ ایسا مست کر دیا کہ تمام تکلفات بھول گئے، ایک روز دربارِ نبوت میں اس شان سے حاضر ہوئے کہ جسم پر ستر پوشی کے لیے صرف ایک کھال کا ٹکڑا تھا جس میں جا بجا سے پیوند لگے ہوئے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو سب نے عبرت سے گردنیں جھکا لیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''الحمدللہ! اب دنیا اور تمام اہل دنیا کی حالت بدل جانا چاہیے، یہ وہ نوجوان ہے جس سے زیادہ مکہ میں کوئی ناز پروردہ نہ تھا لیکن نیکوکاری کی رغبت اور خدا اور رسول کی محبت نے اس کو تمام چیزوں سے بے نیاز کر دیا۔''

حلیہ

حلیہ یہ تھا، قد میانہ، چہرہ حسین، نرم و نازک اور زلفیں نہایت خوبصورت تھیں۔

---

[1] طبقات ابن سعد: ۳/۸۳۔

اہل و عیال

مصعب رضی اللہ عنہ کی بیوی کا نام حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا تھا جس سے زینب نام کی ایک لڑکی یادگار چھوڑی۔ [1]

سب سے پہلے ہجرت حبشہ کرنے والے

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے ان حضرات صحابہ کرام کے اسماء منقول ہیں جنہوں نے حضرت جعفر طیار اور ان کے رفقاء سے قبل پہلی مرتبہ حبشہ کی طرف ہجرت کی:

1. حضرت زبیر بن العوام
2. سہل بن بیضاء
3. عامر بن ربیعہ
4. عبداللہ بن مسعود
5. عبدالرحمن بن عوف
6. عثمان بن عفان
7. حضرت رقیہ بنت محمد
8. عثمان بن مظعون
9. مصعب بن عمیر
10. ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ
11. سہلہ بنت سہیل بن عمرو
12. ابو سبرہ بن ابی رہم
13. ام کلثوم بنت سہیل بن عمرو
14. ابو سلمہ بن عبدالاسد
15. ام سلمہ رضی اللہ عنہم [2]

سب سے پہلے جسے نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ يُعْطَى كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ أَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ۔

''سب سے پہلے جسے اس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ ابو سلمہ بن عبدالاسد ہوگا۔''

اور یہی وہ شخص ہے جو کہے گا ﴿هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝﴾ [3] ''یہ میرا نامہ اعمال

---

[1] طبقات ابن سعد: ۳/۸۱۔۸۲۔ [2] سیرت ابن ھشام: ۱/۲٤٤؛ الاستیعاب ابن عبدالبر، ص: ۵۰۰؛ تاریخ اسلام از شاہ معین الدین ندوی۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیں: ابن سید الناس فی عیون الاثر: ۱/۱۱۵۔ [3] ٦٩/الحاقة: ۱۹۔

ہے اسے پڑھو۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے:

كُلْ وَاشْرَبْ يَا أَبَا سَلَمَةَ بِمَا أَسْلَفْتَ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ.

''کھاؤ اور پیو اے ابوسلمہ بسبب اس کے جو تم زندگی میں کر کے آئے ہو (یعنی انہیں جنت میں یہ کلمات کہے جائیں گے)۔''

وَأَمَّا الَّذِي يُعْطَى كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ فَأَوَّلُ مَنْ يُعْطَاهُ فَأَخُوهُ سُفْيَانُ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ. [1]

''اور وہ شخص جسے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا پس سب سے پہلے جسے نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ ابوسلمہ کا بھائی سفیان بن عبدالاسد ہوگا۔''

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ)) [2]

''سب سے پہلے جنت کا دروازہ غلام کھٹکھٹائیں گے ایسے غلام جو اللہ اور اپنے مجازی مالکوں کا صحیح حق ادا کرتے ہوں گے۔''

نوٹ: اس سلسلہ میں پیچھے صحیح روایت گزر چکی ہے کہ رسول اللہ ہی سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے اور اپنی امت کو جنت میں داخل کروائیں گے۔ (واللہ اعلم)

---

[1] الأوائل للشيباني، ص:۸۲؛ والطبراني في الأوائل، ص:۸۲ اس روایت میں حبیب بن رزیق راوی کو ابو حاتم نے متروک الحدیث کہا ہے اور عبداللہ بن احمد نے کہا کہ یہ کبھی کبھار حدیث کے معاملہ میں کذب بیانی کرتا ہے۔ الجرح والتعديل: ۱۰۰/۳؛ الضعفاء للعقيلي: ۲٦٤/۱۔

[2] مسند احمد: ٤/۱؛ ابن عدی فی الكامل: ٤٥۲/۲؛ ابو نعيم فی صفة الجنة: ۱۳/ ب/۱٤؛ ابو بكر المروزي في مسند ابي بكر الصديق: ۹۸، اس روایت کی سند میں صدقہ بن موسیٰ راوی ضعیف ہے۔

سب سے پہلے بیت اللہ میں داخل ہونے والے.....!!

آپ کی عمر کا پینتیسواں (۳۵) سال تھا کہ قریش نے نئے سرے سے خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی۔ وجہ یہ تھی کہ کعبہ صرف قد سے کچھ اونچی چہار دیواری کی شکل میں تھا۔ حضرت اسماعیل کے زمانے ہی سے اس کی بلندی ۹ ہاتھ تھی اور اس پر چھت نہ تھی اس کیفیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ چوروں نے اس کے اندر رکھا ہوا خزانہ چرالیا۔ اس کے علاوہ اس کی تعمیر پر ایک طویل زمانہ گزر چکا تھا۔ عمارت خستگی کا شکار ہو چکی تھی اور دیواریں پھٹ گئی تھیں، ادھر اسی سال ایک زوردار سیلاب آیا۔ جس کے بہاؤ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف تھا اس کے نتیجے میں خانہ کعبہ کسی بھی لمحے گر سکتا تھا اس لیے قریش مجبور ہو گئے کہ اس کا مرتبہ و مقام برقرار رکھنے کے لیے اسے از سر نو تعمیر کریں۔

اس مرحلے پر قریش نے یہ متفقہ فیصلہ کیا کہ خانہ کعبہ کی تعمیر میں صرف حلال رقم ہی استعمال کریں گے اس میں رنڈی کی اجرت، سود کی دولت اور کسی کا ناحق لیا ہوا مال استعمال نہیں ہونے دیں گے۔

(نئی تعمیر کے لیے پرانی عمارت کو ڈھانا ضروری تھا) لیکن کسی کو ڈھانے کی جرأت نہیں ہوتی تھی بالآخر ولید بن مغیرہ مخزومی نے ابتدا کی جب لوگوں نے دیکھا کہ اس پر کوئی آفت نہیں ٹوٹی تو باقی لوگوں نے بھی ڈھانا شروع کیا اور جب قواعد ابراہیم تک ڈھا چکے تو تعمیر کا آغاز کیا۔ تعمیر کے لیے الگ الگ ہر قبیلے کا حصہ مقرر تھا۔ اور ہر قبیلے نے علیحدہ علیحدہ پتھر کے ڈھیر لگا رکھے تھے۔ تعمیر شروع ہوئی، باقوم نامی ایک آدمی معمار نگران تھا۔ جب عمارت حجر اسود تک بلند ہو چکی تو یہ جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا کہ حجر اسود کو اس نئی جگہ رکھنے کا شرف و امتیاز کسے حاصل ہو۔ یہ جھگڑا چار پانچ روز تک جاری رہا اور رفتہ رفتہ اس قدر شدت اختیار کر گیا کہ معلوم ہوتا تھا سرزمین حرم میں سخت خون خرابہ ہو جائے گا۔ لیکن ابو امیہ مخزومی نے یہ کہہ کر فیصلے کی ایک صورت پیدا کر دی کہ مسجد حرام کے دروازے سے دوسرے دن جو سب سے پہلے داخل ہو اسے اپنے جھگڑے کا حکم مان لیں۔ لوگوں نے یہ تجویز منظور کر لی۔ اللہ کی مشیت کہ اس کے بعد سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، لوگوں نے آپ کو

دیکھا تو پکار اٹھے کہ ''هَذَا الْأَمِيْنُ رَضِيْنَاهُ هَذَا مُحَمَّدٌ'' یہ امین ہیں ہم ان سے راضی ہیں یہ محمد ہیں۔ پھر جب آپ ان کے قریب پہنچے اور انہوں نے آپ کو معاملے کی تفصیل بتائی تو آپ نے ایک چادر طلب کی بیچ میں حجر اسود رکھا اور متنازعہ قبائل کے سرداروں سے کہا کہ آپ سب حضرات چادر کا کنارہ پکڑ کر اوپر اٹھائیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا جب چادر حجر اسود کے مقام تک پہنچ گئی تو آپ نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود کو اس کی مقررہ جگہ پر رکھ دیا۔ یہ بڑا معقول فیصلہ تھا اس پر ساری قوم راضی ہوگئی۔

ادھر قریش کے پاس مال حلال کی کمی پڑ گئی اس لیے انہوں نے شمال کی طرف سے کعبہ کی لمبائی تقریباً چھ ہاتھ کم کردی۔ یہی ٹکڑا حجر اور حطیم کہلاتا ہے......! [1]

غزوہ بدر میں سب سے پہلے اونگھ سے بیدار ہونے والے

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے بیان کرتے ہیں:

لَمَّا الْتَقَيْنَا يَوْمَ بَدْرٍ، كَانَ أَوَّلُ مَنِ اسْتَقِيْلَ مِنَ النَّعَسَةِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم. [2]

''جب جنگ بدر کا معرکہ ہوا، تو جو شخص سب سے پہلے اونگھ کے بعد بیدار ہوا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔''

نوٹ: یومِ بدر اللہ تعالیٰ نے سکونت وطمانیت کے لیے مسلمانوں پر اونگھ کو طاری کر دیا تھا جس کے بعد مسلمان سکون واطمینان اور راحت محسوس کرنے لگے اور جنگ چستی سے لڑنے لگے۔

سب سے پہلے پل صراط عبور کرنے والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا أَوَّلُ مَنْ يُجِيْزُ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [3]

---

[1] تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو ابن هشام: ۱/ ۱۹۲؛ تاریخ خضری: ۱/ ۷۵٦٤؛ فقه السیره، ص: ٦٢-٦٣؛ صحیح بخاری: ۱/ ۱۲۵۔

[2] الاوائل للطبرانی، رقم: ۷۲۔ [3] الاوائل للطبرانی: ٦۷۔

”میں سب سے پہلا شخص ہوں جو روز قیامت پل صراط سے گزروں گا۔“

حجۃ الوداع کے موقع پر سب سے پہلی بات

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكَانَ أَوَّلُ مَا تَفَوَّهَ بِهِ أَنْ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِأُمَّهَاتِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِآبَائِكُمْ إِنَّ اللّٰهَ يُوْصِيْكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَالْأَقْرَبُ)) [1]

نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ ارشاد فرمایا اور سب سے پہلی چیز جس سے آپ نے بات شروع کی وہ یہ تھی: ”یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کے بارے میں (حسنِ سلوک کی) وصیت کرتا ہے، بے شک اللہ تمہیں تمہارے باپوں کے بارے میں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہے۔ بے شک اللہ تمہیں قریبی رشتے داروں کے بارہ میں پھر قریبی رشتہ داروں کے بارہ میں (اچھے سلوک کی) وصیت کرتا ہے۔“

غزوہ بدر میں سب سے پہلے انصاری شہید

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَنَّ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيَّ كَانَ أَوَّلُ مَنْ أُصِيْبَ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. [2]

”حارثہ بن نعمان انصاری وہ صحابی ہیں کہ جو غزوہ بدر میں انصار میں سے سب سے پہلے شہید ہوئے۔“

---

[1] الاوائل للطبرانی، رقم الحدیث: ۷۱۔
[2] الاوائل للطبرانی، رقم الحدیث: ۷۱۔

اوّلیات محسن انسانیت ﷺ

☆ پہلا حکم بعثت:

مورخہ ۹ ربیع الاول ۴۱ سال میلاد۔

☆ اوّلین نزول قرآن:

سورۂ علق مورخہ ۱۸ رمضان ۱ سال بعثت کو نازل ہوئی۔

☆ راہِ حق میں حضور کا اوّلین حلقہ رفاقت:

(۱) خواتین میں سے حضرت خدیجہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کو مقام سبقت حاصل ہوا۔

(۲) پختہ شعور آزاد مردوں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اولیت کا شرف پایا۔

(۳) نوخیز جوانوں میں سے حضرت علی رضی اللہ عنہ پیش پیش رہے۔

(۴) زیرنگیں طبقے میں سے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ (حضور کے آزاد کردہ غلام) کو تقدم ملا۔

☆ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلی خاتون جو اسلامی تحریک کے دائرہ میں داخل ہوئی:

لُبَابہ بنت الحارث زوجہ حضرت عباس رضی اللہ عنہما۔

☆ دارِارقم کے دورِ دعوت مین اولین بیعت اسلام کرنے والے صحابی:

عاقل بن بکیر رضی اللہ عنہ۔

☆ اولین مرکز تحریک:

دارِارقم واقع بہ کوہ صفا۔

☆ سب سے پہلا خطاب عام:

کوہِ صفا پر (۳ سال بعثت)

☆ سب سے پہلی آیت جس پر کفار میں شدید برہمی پیدا ہوئی:

﴿ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ﴾ [1]

☆ حضور ﷺ کے بعد سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے صحابی:

حضرت خباب بن الارت تمیمی رضی اللہ عنہ۔

☆ سب سے پہلا اسلامی گھرانا:

خانہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

☆ سب سے پہلی خاتون جو مسلم والدین کے سائے میں بچپن ہی سے اسلام کی اٹھان اٹھیں:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

☆ اسلام کی حمیت کے تحت پہلا اتفاقی قتل:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ہوا۔ واقعہ یہ تھا کہ شہر سے باہر مسلم جماعت مصروف نماز تھی اور کفار نے شرارت کی۔ حضرت سعد نے ایک ہڈی اٹھا کر ان کی طرف پھینکی وہ ایک کافر کو جا کر لگی اور وہ ختم ہو گیا۔

☆ سب سے پہلا جوڑا جو (بالفاظ حضور ﷺ حضرت لوط وابراہیم علیہما السلام کے بعد) خدا کی راہ میں ہجرت کے لیے نکلا:

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وحضرت رقیہ رضی اللہ عنہا اسلام کی خاطر حبشہ روانہ ہوئے۔

☆ اسلامی تحریک میں اولین جھنڈا لہرایا گیا:

بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں، سفر ہجرت میں۔

☆ کعبۃ اللہ میں سب سے پہلے کلمۂ اسلام کو بآواز بلند پکار کر مار کھانے والے صحابی:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ۔

☆ وہ ہستی جس نے پہلی بار اپنے اسلام کا پرزور طریق سے اعلان کرایا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

☆ وہ ہستی جس کے قبول اسلام سے پہلی بار کعبۃ اللہ میں ادائے نماز کا آغاز ہوا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ۔

---

[1] ۲۱/الانبیاء: ۹۸۔

☆ وہ ہستی جس کے قبول اسلام پر کفر نے پہلی بار محسوس کیا کہ تحریک اسلامی زور پکڑ گئی ہے:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ۔

☆ سب سے پہلا مسلم انصاری سردار جس نے مکہ والوں کے ہاتھوں مار کھائی:

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

☆ اولین جان جو مسجد الحرام میں راہ حق میں قربان ہوگئی:

حارث بن ابی ہالہ۔

☆ اولین خاتون جو انتہائی مظلومانہ انداز سے اسلام پر قربان ہوئی:

حضرت سمیہ رضی اللہ عنہا (حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی والدہ)

☆ سب سے پہلا شخص جس نے بنو ہاشم کے مقابلے میں قریش کے معاہدہ مقاطعہ کو ختم کرانے کی تحریک کی:

ہشام بن عمرو بن ربیعہ۔

☆ اولین مرد مؤمن جس نے اپنی ایک آنکھ صداقت کے لیے قربان کردی:

عثمان بن مظعون (قریش کی مجلس میں انہوں نے لَبِید کے سامنے اس کے ایک مصرعہ سے اختلاف کیا۔ اس پر ان کی آنکھ پھوڑ دی گئی)

☆ سب سے پہلا مہاجر مدینہ:

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ۔

☆ اولین حادثہ ارتداد:

عبید بن جحش حبشہ میں ہجرت کر کے جانے کے بعد عیسائی ہوگیا۔

☆ اسلام کے لیے سب سے پہلا تیر چلانے والے:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے سریۂ عبد الحارث میں بمقام ثنیۃ المرہ دشمن پر تیر پھینکا، مگر دشمن بچ نکلا۔

☆ اسلام کی حمایت میں سب سے پہلے تلوار اٹھانے والے:

حضرت زبیر بن العوام۔

☆ ہجرت حبشہ ثانیہ میں اولین مہاجر:

حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ۔

☆ مدینہ کا پہلا نوجوان جو حضور کی دعوت سے متاثر ہوا:

سوید بن صامت رضی اللہ عنہ۔

☆ اولین انصاری صحابی جن کا مدینہ میں (ہجرت کے بعد) انتقال ہوا:

کلثوم بن الہدم جن کے مکان واقع قبا میں حضور نے ہجرت کے بعد چند روز قیام فرمایا تھا۔

☆ سب سے پہلے مہاجر جن کا مدینہ میں انتقال ہوا:

حضرت عثمان بن مظعون۔

☆ حمیتِ اسلام کے تحت پہلا شخصی قتل (عورت):

اسماء بنت مروان، خطمیہ قبیلہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بھڑکاتی تھی اور بدگوئی کرتی تھی۔ اس کے نومسلم بھائی حضرت عمیر بن عدی الخطمی نے کسی موقع پر جوش میں آ کر اس کا خاتمہ کر دیا۔ (رمضان ۲ ھ)

☆ مدینہ میں اولین معلم اسلام کی ماموریت:

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو (ابن ام مکتوم کی معیت میں) حضور نے وفد انصار کے ساتھ روانہ کیا (۱۴ سال بعثت)

☆ بیعت عقبہ ثانیہ میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے انصاری صحابی:

براء بن معرور رضی اللہ عنہ۔

☆ مدینہ میں پہلا اجتماعی درسِ قرآن:

مسجد بنی زُریق میں دیا گیا (غالباً یہ باقاعدہ مسجد نہ تھی بلکہ عبادت کے لیے ایک جگہ مقرر کر لی گئی تھی۔)

☆ سب سے پہلی باقاعدہ مسجد کی تعمیر:

مسجد قبا جو مؤرخہ ۸ تا ۱۱ ربیع الاول ۱۳ سال بعثت ۱ ھ میں تعمیر ہوئی۔

☆ اولین جمعہ جو حضور کی امامت میں ہوا:

مورخہ ۱۲ ربیع الاول ۱ھ کو بنی سالم کی آبادی میں پہلا جمعہ پڑھا گیا جس میں ایک صد علمبرداران اسلام شریک تھے۔

☆ مدینہ کا قبیلہ جو پورے کا پورا بیک دم اسلام میں داخل ہوا:

بنی عبدالاشہل (صرف ایک آدمی اس سعادت سے بعد میں ہمکنار ہوا)

☆ سب سے پہلا فوجی دستہ جو اسلامی ریاست کی طرف سے طلایہ گردی کے لیے نکلا:

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی کمان میں پہلا دستہ ہجرت کے ساتویں ماہ کے اوائل میں بھیجا گیا اور سیف البحر تک گیا۔

☆ نظام دفاع کے تحت پہلا فوجی علم اٹھانے والے صحابی:

ابی مرثد الغنوی رضی اللہ عنہ برائے سریہ سیف البحر (مذکورہ بالا)

☆ حضور ﷺ کی رکاب میں اولین شرف علمبرداری:

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ (بہ غزوۂ ودان)

☆ قریش کی طرف سے اسلامی ریاست پر پہلی بار دراز دستی:

کُرز بن جابر فہری کا فوجی ڈاکہ (ربیع الاول ۲ھ)

☆ پہلی سرحدی جھڑپ جس میں اسلامی فوجی دستے کے ہاتھوں ایک دشمن فرد ہلاک ہوا:

سریہ نخلہ وقوعہ ماہ رجب ۲ھ (واقد بن عبداللہ تمیمی کے تیر سے)

☆ پہلا موقع جب کہ مالِ غنیمت اور قیدی مدینہ میں لائے گئے:

سریۂ نخلہ (مذکورہ بالا)

☆ طریق اذان کا آغاز:

۲ھ۔

☆ کعبۃ اللہ میں سب سے پہلی اذان:

فتح مکہ (۸ھ) کے موقع پر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہی۔

☆ سب سے پہلا کذاب جس نے حضور ﷺ کے مقابلے میں جھوٹی نبوت کا علم بلند کیا:

مسیلمہ کذاب۔

☆ اولین تحریری امان نامہ جو حضور کی طرف سے جاری ہوا:

سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ کے لیے (سفر ہجرت میں)

☆ دنیا کا پہلا باقاعدہ تحریری وفاقی دستور:

اھ مدینہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں مرتب و نافذ ہوا۔

☆ مدینہ سے باہر اسلامی ریاست کا پہلا حلیفانہ معاہدہ:

بنی ضمرہ کے سردار عمرو بن مخشی ضمری سے......یا......قبیلہ بنی ضمرو بن بکر بن عبد مناف سے۔

☆ اولین صلیب جو قبولِ اسلام کے مقدس جرم میں دی گئی:

حضرت خبیب بن عدی و زید بن دشنہ رضی اللہ عنہما کو (بمقام تنعیم متصل بہ مکہ)

☆ مدینہ میں یہود کی پہلی باغیانہ و غدارانہ کارروائی:

بنو قینقاع نے ایک مسلم خاتون کو سر بازار برہنہ کر دیا اور بلوہ ہو گیا۔

☆ پہلا آزاد اسلامی کیمپ:

سیف البحر میں حضرت ابو بصیر و ابو جندل رضی اللہ عنہما نے قائم کیا۔

☆ فتح مکہ کے موقع پر اولین شخص جو اسلام میں داخل ہوا:

ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ۔

☆ پہلا غزوہ جس میں مہاجرین کے ساتھ انصار بھی شامل تھے:

غزوہ بدر۔

☆ میدان بدر میں اسلامی لشکر کے تین اولین مبارز:

حضرت علی، حضرت حمزہ، حضرت عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم۔

☆ معرکۂ بدر کا سب سے پہلا شخص مقتول:

اسود بن عبد الاسد (مبارزت سے قبل)

☆ معرکۂ بدر کا سب سے پہلا مسلم شہید:

مہجع رضی اللہ عنہ مولیٰ عمر بن الخطاب۔

☆ مدینہ میں فتح بدر کا مژدہ پہنچانے والا اولین قاصد:

زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ۔

☆ پہلی بار دوگانہ عید الفطر پڑھا گیا:

یکم شوال ۲ھ۔

☆ اسلامی ریاست کا پہلا سفیر جسے راستہ میں شہید کیا گیا:

حارث بن عمیر ازدی رضی اللہ عنہ کو موتہ کے شامی حاکم شرحبیل بن عمرو غسانی نے قتل کر دیا۔

☆ بہادری کا اولین خطاب جو حضور کی طرف سے ارزانی ہوا:

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کو "سیف اللہ" کا خطاب دیا گیا (جنگ موتہ جمادی الاولیٰ ۸ھ)

☆ سرکاری مکاتیب اور دستاویزوں پر مہر کے استعمال کی ابتدا:

یکم محرم ۷ھ۔

☆ اسلامی نظام کے تحت پہلا سیاسی واقعہ تحکیم:

اسلامی ریاست اور بنو قریظہ کے درمیان (۵ھ)

☆ اسلامی دور میں پہلے صحابی جو حکم بنائے گئے:

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ۔

☆ حضور کے لیے اولین شاہی ہدیہ:

شاہ نجاشی نے روانہ کیا۔

☆ مشرکین عرب میں سے اولین شخص جس کا ہدیہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمایا:

ابوسفیان رضی اللہ عنہ (بہ زمانہ صلح حدیبیہ)

☆ پہلا غزوہ جس میں بیت المال کا خمس نکالا:

غزوہ بنو قینقاع یا غزوۂ بنو قریظہ۔

☆ لا الٰہ الا اللہ پکارنے والے دشمن کے قتل کا اولین حادثہ:

سریہ جہینہ (رمضان ۷ھ) میں اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں نہیک بن مرداس کی

جان گئی۔

☆ پہلا موقع جب کہ جماعت کی بھاری اکثریت وقتی طور پر بے اطمینانی میں مبتلا ہوئی:
صلح حدیبیہ۔

☆ حضور کے ہاتھوں پہلا زخمی ومقتول:
حارث بن الضمہ (غزوہ احد)

☆ پہلا شہید جس نے نہ کوئی نماز پڑھی، نہ روزہ رکھا:
اصیرم رضی اللہ عنہ (بنی عبدالاشہل) غزوہ احد کے روز ایمان لا کر سیدھے شریک جہاد ہوئے اور شہادت پائی۔

☆ پہلا شہید راہ حق جس نے موت سے قبل نماز ادا کرنے کی سنت کا آغاز کیا:
حضرت خبیب رضی اللہ عنہ۔

☆ واقعہ بئر معونہ کے سب سے پہلے شہید:
حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ (حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ماموں)

☆ سب سے پہلی صلوٰۃِ خوف پڑھی گئی:
غزوہ عسفان ...... یا ...... غزوہ ذات الرقاع۔

☆ پہلا نمازی جس نے تین تیر کھائے مگر نماز نہیں توڑی:
عباد بن بشر (غزوہ ذات الرقاع)

☆ مدینہ میں ارتداد کا اولین حادثہ:
حارث بن سوید بن صامت اگرچہ معرکہ احد میں بہ حیثیت مسلم شریک ہوا مگر مجذر بن زیاد بلوی کو قتل کر کے مکہ بھاگ گیا۔ بعد میں آیا اور گرفتار ہو کر قتل ہوا۔

☆ پہلا مسلمان جو غلطی سے میدان جنگ میں مسلمان کے ہاتھ سے مارا گیا:
ہشام بن اصابہ رضی اللہ عنہ (عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں)

☆ پہلی بار دشمن کا جاسوس گرفتار کر کے قتل کیا گیا:
غزوہ بنی مصطلق میں۔

☆ پہلا نوجوان جس نے اپنے منافق باپ کو قتل کرنے کی پیش کش حضور ﷺ کے سامنے کی:

عبداللہ بن عبداللہ بن ابی۔

☆ حضرت عائشہ کو قصہ ٔ افک سے مطلع کرنے والا اولین ذریعہ

ام مسطح بن اُثاثہ رضی اللہ عنہ۔

☆ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی عصمت وعفت کی پہلی شہادت:

مردوں میں سے...... اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ۔

عورتوں میں سے...... بریرہ رضی اللہ عنہا۔

ازواج میں سے...... حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔

☆ قذف کی اولین حد جاری کی گئی:

حسان بن ثابت، مسطح بن اُثاثہ، حمنہ بنت جحش پر۔

☆ معرکہ جس میں پہلی بار متعدد نمازیں پے در پے قضا ہوئیں:

غزوہ خندق۔

☆ دشمن کا زور توڑنے کے لیے پہلی بار کامیاب سفارتی تدبیر:

نعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ذریعے غزوہ خندق میں زیر عمل آئی۔

☆ پہلا تیرانداز (جدید اصطلاح میں گوریلا یا کمانڈو) جس نے تن تنہا ڈاکوؤں کی جماعت کو بے بس کر دیا:

سلمہ بن الاکوع۔

☆ پہلا موقع جب کہ حضور کی زبان سے بے ساختہ رجز صادر ہوا:

غزوہ حنین میں لشکر میں سراسیمگی پھیلی اور حضور ﷺ تنہا رہ گئے تو سفید خچر کی پشت پر سے آپ نے پکارا:

"أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ ۔ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ"

☆ پہلی بار مستقل عاملین صدقہ کا تقرر:

محرم ۹ھ میں۔

☆ پہلی بار اسلامی فوج نے قلعہ شکنی کے لیے منجنیق کا استعمال کیا:
غزوہ طائف میں۔

☆ قیدیوں کا اولین تبادلہ جو اسلامی حکومت اور اہل مکہ کے درمیان ہوا:
سریہ نخلہ کے دو مشترک قیدیوں عثمان بن عبداللہ اور حکم بن کیسان کے بدلے میں سعد بن ابی وقاص اور عتبہ بن غزوان کو رہائی دلوائی گئی۔

☆ پہلا غزوہ جس میں گھوڑوں کے سہام مجاہدین کو دیئے گئے:
غزوۂ بنی قریظہ۔

☆ پہلی بار جزیہ لینے کا حکم نازل ہوا:
غزوہ تبوک سے کچھ قبل۔

☆ جزیہ کا اولین معاملہ طے پایا:
حاکم دومۃ الجندل سے (بہ سفر غزوہ تبوک)

☆ جزیہ کی پہلی بڑی مقدار طے پائی:
نجران کے عیسائیوں نے اسلامی حکومت کو دو ہزار حُلّہ سالانہ اور بوقت ضرورت جنگی سامان عاریۃً دینے کا معاملہ طے کیا۔

☆ اولین اور واحد ہستی جسے صلح حدیبیہ کے معاملہ میں پورا اطمینان حاصل رہا:
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

☆ اولین ہستی جس نے صلح حدیبیہ کے بعد نحر و حلق میں جماعت کے تامل کرنے پر حضور کی ہمت بندھائی:
ام المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا۔

☆ اولین موقع جب کہ بارگاہ رسالت سے شاعر نے انعام حاصل کیا:
فتح مکہ کے بعد کعب بن زہیر نے حاضر ہو کر عفو طلبی کے لیے قصیدہ بانت سعاد پڑھا اور حضور نے اپنی ردا عطیہ کے طور پر دی۔

☆ اولین موقع جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوتِ نازلہ پڑھی:

رجیع اور بئر معونہ کے حادثوں کے بعد جن میں تعلیمی وفود کے بیش قیمت افراد کو دشمن نے شہادت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ (۴ھ)

☆ پہلا موقع جب کہ مسلم خواتین میدان جنگ میں پہنچیں:

غزوہ احد ۳ھ۔

☆ پہلا حکمران جو حلقہ بگوش اسلام ہوا:

اصحمہ بن ابجر شاہ حبش۔

☆ پہلا شخص جو حضور ﷺ کی نگاہ میں سنی ہوئی تعریفوں سے بھی بلند تر نکلا:

قبیلہ طے کا ردار زید الخیر (سابق نام زید الخیل)

☆ پہلا غیر عرب نومسلم افسر جو اسلام لانے کی وجہ سے صلیب پر لٹکایا گیا:

فردہ بن عمرو الجذامی گورنر حکومت روم برائے شمالی عرب مامور بہ مقام معان۔ معرکہ احد کی مبارزت میں مسلمانوں کے اولین فاتح...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

☆ معرکہ احد میں مبارزت کا چیلنج قبول کرنے والا پہلا مجاہد:

حضرت علی رضی اللہ عنہ۔

☆ احد کا پہلا دشمن مقتول:

طلحہ بن ابی طلحہ۔

☆ پہلا اظہارِ فخر جو حضور ﷺ کی نگاہ میں مقبول ٹھہرا:

احد میں ابودجانہ کا حضور ﷺ کی تلوار لے کر اکڑ کر چلنا۔

☆ اسلام میں پہلا حج:

۹ھ بامارت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

☆ پہلی غیر ملکی جنگ۔

جنگ موتہ۔ جمادی الاخریٰ ۸ھ۔

☆ ثقیف میں سے اسلام کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اولین شخص جو مدینہ آیا۔

عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ۔

اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْ رَحْمَةً وَّاسِعَةً عَلٰى جَمِيْعِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَعَلَى الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ.

☆ حضور کی اسلامی تنظیم کا اولین حلقۂ رفاقت:

① حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ② حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ③ حضرت علی رضی اللہ عنہ

④ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مساعئ دعوت سے مرحلۂ اول میں قبول کرنے والے پانچ رفقاء:

① حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ ② حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

③ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ ④ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

⑤ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ۔

☆ دعوت کے ابتدائی سہ سالہ دور میں حلقۂ اسلامی میں داخل ہونے والے ۴۶ سابقون الاولون۔

(۱) خباب بن الارت تمیمی (۲) سعید بن زید ❶ (۳) فاطمہ بنت الخطاب (۴) لبابہ بنت الحارث ❷ زوجہ حضرت عباس (۵) عبداللہ بن مسعود ❸ (۶) عثمان بن مظعون ❹ (۷) ارقم بن ابی الارقم مخزومی ❺ (۸) ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی ❻ (۹) ابوعبیدہ بن عامر بن الجراح (۱۰) قدامہ بن مظعون (۱۱) عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب (۱۲) جعفر بن ابی طالب (۱۳) اسماء بنت عمیس (۱۴) عبداللہ بن جحش (۱۵) ابواحمد بن جحش (۱۶) سائب بن عثمان بن مظعون (۱۷) مطلب بن ازہر (۱۸) رملہ بنت ابی عوف اہلیہ مطلب بن ازہر (۱۹) حضرت عمیر بن ابی وقاص (سعد بن وقاص کے بھائی) (۲۰) اسماء بنت ابی

---

❶ دارارقم کے دور سے پہلے مسلمان ہوئے۔ ❷ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والی خاتون۔ ❸ قبول اسلام میں بعض روایات کے بموجب چھٹا نمبر تھا۔ ❹ قبول اسلام میں چودھواں نمبر تھا۔ ❺ قبول اسلام میں گیارہواں نمبر یا بارھواں نمبر مگر حاکم کی روایت کے لحاظ سے ساتواں نمبر۔
❻ درحقیقت یہ صحابی عثمان بن مظعون، عبیدہ بن الحارث، عبدالرحمن بن عوف اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ اکٹھے ہی دارارقم میں اسلام لائے تھے (بروایت ابن حجر)

بکر (۲۱) عائشہ بنت ابی بکر (۲۲) حضرت عیاش بن ابی ربیعہ (ابو جہل کے بھائی) (۲۳) اسماء اہلیہ عیاش (۲۴) سلیط بن عمرو 1 (۲۵) مسعود بن ربیعہ 2 (۲۶) خنیس بن حذیفہ (۲۷) عامر بن ربیعہ (۲۸) حاطب بن الحارث جمحی (۲۹) فاطمہ بنت محلل اہلیہ حاطب (۳۰) خطاب بن الحارث (۳۱) فکیہہ اہلیہ خطاب (۳۲) معمر بن حارث 3 (۳۳) نعیم بن عبداللہ اخو بنی عدی 4 (۳۴) خالد بن سعید ابن العاص 5 (۳۵) امینہ (یا ہمینہ) بنت خلف اہلیہ خالد بن سعید (۳۶) حاطب بن عمرو (۳۷) ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ 6 (۳۸) واقد بن عبداللہ حلیف بن عدی (۳۹) خالد بن حزام (حضرت خدیجہ کے بھتیجے) (۴۰) عامر بن مالک 7 (۴۱) عاقل بن بکیر 8 (۴۲) خالد بن بکیر (۴۳) عامر بن بکیر (۴۴) عمار بن یاسر 9 (۴۵) سمیہ والدہ عمار (۴۶) صہیب بن سنان رومی مولیٰ بن جدعان۔ رضی اللہ عنہم

☆ ہجرت حبشہ اولیٰ کے لیے مکہ سے جانے والوں کی تعداد:

۱۲ مرد اور ۴ خواتین، جملہ ۱۶ نفوس۔

☆ ہجرت حبشہ ثانیہ کے وقت کل تعداد مہاجرین:

۸۳ نفوس۔

اس وقت مکہ میں رہ جانے والوں کی تعداد کم سے کم مہاجرین حبش کے برابر ضرور ہو گی اس لیے مجموعی تعداد سوا سو ہو گی۔

☆ مدینہ میں دعوتِ حق کے اولین علمبرداروں کا حلقہ۔

---

1 حضرت ابوبکر کی روایت کے بموجب دارِ ارقم کے دور سے پہلے اسلام لائے۔

2 بروایت ابن اسحٰق دارِ ارقم کے دور سے قبل مسلمان ہوئے۔

3 حضرت عمر سے پہلے مسلمان ہوئے اور یہی ان کی ہمشیرہ کو قرآن پڑھاتے تھے۔ واقدی کی روایت کے بموجب دس آدمیوں کے بعد اور بروایت ابن خزیمہ ۳۸ افراد کے بعد ایمان سے بہرہ ور ہوئے۔

4 چوتھے یا پانچویں نمبر پر اسلام لائے مگر باپ کے ڈر سے ایمان کو مخفی رکھا۔

5 بروایت امام زہری اسلام لانے میں ۴۴واں نمبر۔

6 گیارہواں نمبر۔ 7 دارِ ارقم میں سب سے پہلی بیعت انہوں نے کی۔

8 ۳۵واں یا ۳۶واں نمبر۔ 9 انہوں نے اپنے والد یاسر کے ساتھ ہی بیعت کی۔

یہ کل ۸ افراد تھے جنہوں نے پہلے پہل حضور ﷺ سے بیعت کی (۱) براء بن معرور (۲) کعب بن مالک (۳) ابوالہیثم مالک بن تیہان (۴) اسعد بن زرارہ (۵) رافع بن مالک بن عجلان (۶) قطبہ بن عامر بن حدیدہ (۷) عقبہ بن عامر بن زید (۸) جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم۔

(عام روایت کے بموجب عقبہ کے مقام پر اولین بیعتِ اسلام ۶ افراد نے کی تھی۔ واقدی کی روایت ہے کہ اسعد بن زرارہ اور ذکوان بن عبدالقیس عقبہ اولیٰ سے قبل اسلام لا چکے تھے)۔

☆ دوسری بیعت عقبہ کے شرکاء:

کل ۱۲ افراد اس مبارک موقع پر فیض یاب ہوئے۔ بجز جابر بن عبداللہ کے مذکورہ بالا انصاری بھی دوبارہ آئے اور اپنے ساتھ مزید پانچ افراد کو لائے۔ نئے آنے والے یہ تھے۔(۱) معاذ بن حارث رضی اللہ عنہ (۲) عوف بن حارث رضی اللہ عنہ (۳) ذکوان بن عبدالقیس رضی اللہ عنہ (۴) یزید بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ (۵) عویمر بن مالک رضی اللہ عنہ۔

☆ تیسری بیعت عقبہ کے شرکاء:

اس موقع پر ۷۳ مرد و زن حضور ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کر کے اسلامی تحریک کے علمبردار بنے۔

☆ مکہ کے آخری دور (بہ زمانہ بیعت عقبہ ثالثہ) میں علمبرداران حق کی کل تعداد (تقریباً) مہاجرین حبشہ (۸۳) اور بیعت عقبہ کے انصاری شرکاء (۷۳) کے علاوہ مسلمانوں کی کچھ تعداد مکہ میں موجود تھی۔ اسی طرح مدینہ میں چند ایسے مسلمان بھی ہو سکتے ہیں جو ۱۳ سالہ بعثت میں حج میں شریک نہ ہو سکے ہوں۔ اس طرح اندازاً کل تعداد اڑھائی سو قرار پا سکتی ہے۔ اس میں اگر نجران اور قبیلۂ غفار (آدھا قبیلہ جلد ہی اسلام میں داخل ہوا) اور یمن کے نو مسلموں کی تعداد بھی شامل کر لی جائے تو سر زمین عرب میں اسلامی انقلاب کے داعی کسی طرح تین صد سے کم نہ ہوں گے۔ [1]

[1] محسن انسانیت از نعیم صدیقی۔

سب سے پہلے جہنم میں ڈالنے جانے والے تین شخص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ))

''قیامت کی دن پہلا آدمی جس کا فیصلہ کیا جائے گا وہ ایک شہید ہوگا۔''

اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتوں کا شمار کروائیں گے جن کا وہ اعتراف کرے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تو پھر تم نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا، میں تیری راہ میں لڑتا رہا حتیٰ کہ شہید ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جھوٹ کہتے ہو۔ تم تو اس لیے لڑتے رہے کہ لوگ تجھے بہادر کہیں اور وہ دنیا میں کہلوا چکے ہو، پھر اللہ فرشتوں کو حکم دے گا جو اسے گھسیٹے ہوئے جہنم میں جا پھینکیں گے پھر ایک اور شخص کو لایا جائے گا۔

((وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ))

''اور وہ شخص جس نے دین کا علم سیکھا اور لوگوں کو سکھایا اور قرآن پڑھتا تھا۔''

اسے لایا جائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جھوٹ کہتے ہو، تم نے تو علم اس لیے سیکھا تھا کہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھتا تھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں اور تجھے دنیا میں عالم اور قاری کہا جا چکا پھر اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا جو اسے گھسیٹے ہوئے دوزخ میں جا پھینکیں گے۔ (پھر تیسرے آدمی کو لایا جائے گا)۔

((وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ))

''وہ شخص جسے اللہ نے ہر قسم کے اموال سے نوازا تھا اور کشادگی عطا کی تھی۔''

اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں جتلائے گا جن کا وہ اعتراف کرے گا پھر اللہ اس سے پوچھے گا پھر تو نے کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا، میں نے ہر اس راہ میں مال خرچ کیا جس میں تو پسند کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جھوٹ کہتے ہو تم تو اس لیے خرچ کرتے تھے کہ لوگ تمہیں سخی

کہیں اور وہ تم کو دنیا میں کہا جا چکا پھر فرشتوں کو حکم ہو گا جو اسے گھسیٹتے ہوئے جہنم میں جا پھینکیں گے۔ ❶

اسلام کی راہ میں سب سے پہلے تلوار اٹھانے والے

یہ اعزاز حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے حصہ میں آیا، مکہ میں ایک دن یہ افواہ پھیل گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کر دیا گیا تو بارہ سالہ زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار سنبھال لی اور نہایت تیزی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان کی طرف روانہ ہوئے جب گھر میں داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو مسرت کی انتہا نہ رہی۔ آپ بھی انہیں دیکھ کر مسکرا دیے اور پوچھا: ''کیوں بھئی! تم اس وقت تلوار اٹھائے ہوئے ہو کیا بات ہے؟'' زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں نے سنا تھا کہ دشمنوں نے آپ کو گرفتار یا شہید کر دیا ہے اس لیے یہ تلوار سنبھالی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اگر واقعی ایسا ہو جاتا تو تم کیا کرتے؟'' عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میں اہل مکہ سے لڑ پڑتا یہ سن کر آپ نے زبیر اور اسکی تلوار کے لیے دعا کی۔ یہ پہلی تلوار تھی جو راہ حق میں بلند ہوئی تھی۔ ❷

تاریخ اسلام کا سب سے پہلا غزوہ

سب سے پہلا غزوہ غزوہ ابواء (یا ودّان) ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں تعلیقاً موجود ہے ابن اسحاق رحمہ اللہ کا قول ہے:

اَوَّلُ مَا غَزَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْاَبْوَاءَ ثُمَّ بُوَاطَ ثُمَّ الْعُشَيْرَةَ۔ ❸

''سب سے پہلا غزوہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ ابواء ہے پھر بواط اور پھر عشیرہ ہے۔''

اس کی تفصیل کچھ یوں ہے ابواء اور ودّان دونوں ایک دوسرے کے قریب قریب دو

---

❶ مسلم، الامارة، باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار: ٤٩٢٣۔

❷ الاوائل للطبرانی: ٢٦، ٥٤؛ مجمع الزوائد: ٩/ ١٥٠۔

❸ بخاری، المغازی، باب غزوة العشيرة... تعليقاً: ٣٩٤٩، قبل الحديث۔

الگ الگ جگہوں کے نام ہیں، یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ہیں، رابغ سے مدینہ جاتے ہوئے ۲۹ میل کے فاصلے پر پڑتا ہے یہ صفر ۲ھ بمطابق اگست ۶۲۳ء کو ہوا۔

اس مہم میں ستر مجاہدین کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ بہ نفسِ نفیس تشریف لے گئے تھے اور مدینے میں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو اپنا قائم مقام مقرر فرما دیا تھا۔ مہم کا مقصد قریش کے ایک قافلے کی راہ روکنا تھا۔ آپ ودّان تک پہنچے لیکن کوئی معاملہ پیش نہ آیا۔

اسی غزوہ میں آپ نے بنو ضمرہ کے سردارِ وقت، عمرو الضمری سے حلیفانہ معاہدہ کیا معاہدے کی عبارت یہ تھی:

''یہ بنو ضمرہ کے لیے محمد رسول اللہ کی تحریر ہے۔ یہ لوگ اپنے جان اور مال کے بارے میں مامون رہیں گے اور جوان پر یورش کرے گا اس کے خلاف ان کی مدد کی جائے گی۔ اِلَّا یہ کہ یہ خود اللہ کے دین کے خلاف جنگ کریں (یہ معاہدہ اس وقت تک کے لیے ہے) جب تک سمندر ان کو تر کرے (یعنی ہمیشہ کے لیے ہے) اور جب نبی کریم اپنی مدد کے لیے انہیں آواز دیں گے تو انہیں آنا ہوگا۔'' [1]

اس مہم کے سلسلہ میں آپ پندرہ دن مدینہ سے باہر رہے اس مہم کے پرچم کا رنگ سفید تھا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ علمبردار تھے۔ [2]

اسلام کا سب سے پہلا سریّۃ (سیف البحر)

یہ اسلام کی پہلی کارروائی ہے جو رمضان ۱ھ بمطابق مارچ ۶۲۳ء کو ہوئی۔

ابوجہل کفار مکہ کے دو یا تین سو کے لشکر کے ساتھ مکہ سے ملک شام کی طرف راستے کی دیکھ بھال کے لیے نکلا۔ مقصد یہ تھا کہ بحیرہ قلزم کے کنارے کنارے چلتا رہے اور دیکھے کہ مسلمان کتنے چوکنا ہیں اور اگر موقع ملے تو ان پر شبخون مارے، نبی اکرم ﷺ کو اطلاع ملی تو آپ نے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی امارت میں بیس یا پچاس مجاہدین کو مدینہ منورہ

---

[1] المواهب اللدنیه: ۱/ ۷۵، مع شرح زرقانی۔
[2] الرحیق المختوم، ص: ۱۷۱۔

سے حالات کا جائزہ لینے اور ابوجہل کی حرکت پر نظر رکھنے کے لیے بھیجا، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ ایک جگہ گھات لگا کر بیٹھ گئے، قریب تھا کہ آپس میں جھڑپ ہو جاتی کہ علاقہ کے سردار مجدیٰ بن عمرو کو پتہ چل گیا اور اس نے اپنے علاقہ کو میدان جنگ بننے سے پہلے ہی ابوجہل کو واپس مکہ جانے پر مجبور کر دیا، جس کے بعد حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی واپس مدینہ پلٹ آئے۔ اس کے بعد کفار مکہ کو مدینہ منورہ کے اتنا نزدیک آنے کی جرأت نہ ہوئی اور وہ سمجھ گئے کہ مسلمانوں کو چھیڑنا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ یہ اسلام کی پہلی مہم تھی اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پہلے امیر لشکر تھے جن کے ہاتھ میں آپ نے جھنڈا دیا تھا۔ جو مدینہ سے تقریباً پچاس میل دور گھات لگا کر بیٹھے تھے۔ یہ اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ مسلمان تھوڑے ہوں، کمزور اور اسلحہ سے تہی دامن ہوں تب بھی وہ اپنے سے کئی گنا دشمن کو واپس مڑنے پر مجبور کر سکتے ہیں۔ [1]

نوٹ: سریہ جو راہ اسلام میں جنگ ہو مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود اس میں شامل نہ ہوں۔

غزوہ: ایسی راہ اسلام کی جنگ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے ساتھ بذات خود شریک ہوں۔

سب سے پہلا اللہ کا گھر

سب سے پہلا اللہ کا گھر بیت اللہ ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝﴾ [2]

''اللہ تعالیٰ کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے جو تمام دنیا کے لیے باعث برکت وہدایت ہے۔''

اس دنیا میں بیت معمور کے عین نیچے سب سے پہلے اللہ کا گھر بیت اللہ تعمیر کیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ کعبہ کی تعمیر پانچ مرتبہ کی گئی ہے۔

① پہلی مرتبہ فرشتوں نے بنایا۔

② دوسری مرتبہ حضرت آدم علیہ السلام نے بنایا۔

---

[1] الرحیق المختوم، ص: ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ [2] ۳/آل عمران: ۹۶۔

③ تیسری مرتبہ ابراہیم علیہ السلام نے بنایا۔

④ چوتھی مرتبہ قریش نے دورِ جاہلیت میں بنایا اس موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اس وقت آپ کی عمر پچیس سال تھی۔

⑤ پانچویں مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بنایا۔

سب سے پہلے جنت کی سفارش کرنے والا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ يَشْفَعُ فِي الْجَنَّةِ وَأَنَا أَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا))

''میں سب سے پہلے جنت (کے بارے) میں سفارش کروں گا اور کسی نبی کے ماننے والے اتنے نہیں ہوں گے جتنے میرے ہوں گے۔'' [1]

سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے روز سب سے زیادہ امتی میرے ہوں گے ((وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يَقْرَعُ بَابَ الْجَنَّةِ)) ''اور میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا۔'' [2]

سب سے پہلے جس کے لیے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قیامت کے روز میں (سب سے پہلے) جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھلواؤں گا۔ جنت کا دربان (دروازہ کھٹکھٹانے پر) پوچھے گا کون ہے؟ ((فَأَقُولُ مُحَمَّدٌ! فَيَقُولُ بِكَ أُمِرْتُ لَا أَفْتَحُ لِأَحَدٍ قَبْلَكَ)) پس میں کہوں گا ''محمد'' خازن کہے گا: مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا تھا کہ (میں سب سے پہلے آپ کے لیے دروازہ کھولوں) آپ سے پہلے کسی کے لیے نہ کھولوں۔'' [1]

---

[1] صحیح مسلم، الایمان، باب في قول النبي ((انا اول الناس يشفع في الجنة وأنا اكثر الأنبياء تبعًا)): ١٩٦ أ۔ [2] مسلم، الایمان، ایضًا: ١٩٦۔

سب سے پہلے پل صراط عبور کرنے والے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے) کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھڑا تھا کہ اتنے میں یہودیوں کے علما میں سے ایک عالم آیا اور پوچھنے لگا۔ جس روز زمین و آسمان الٹ پلٹ کیے جائیں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ''پل صراط کے قریب اندھیرے میں کھڑے ہوں گے۔'' پھر یہودی عالم نے سوال کیا:

فَمَنْ اَوَّلُ النَّاسِ اِجَازَةً قَالَ: ((فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ))

پل صراط کو سب سے پہلے کون لوگ عبور کریں گے؟ آپ نے فرمایا: ''تنگدست مہاجرین (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے)۔'' ❷

جنتیوں کا سب سے پہلا کھانا اور مشروب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ثوبان کہتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: جنتی لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو سب سے پہلے ان کی خدمت میں کون سا تحفہ پیش کیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مچھلی کے جگر کا گوشت۔'' یہودی عالم نے پھر پوچھا: اس کے بعد ان کا کھانا کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنتیوں کے لیے جنت میں چرنے والا بیل ذبح کیا جائے گا۔ (جس کا گوشت انہیں کھلایا جائے گا)۔'' یہودی نے پوچھا: کھانے کے بعد پینے کے لیے جنتیوں کو کیا دیا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلسبیل چشمہ کا پانی'' یہودی عالم نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ❸

سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ

---

❶ مسلم، الایمان، ایضاً: ۱۹۷۔ ❷ مسلم، الحیض، باب بیان صفة منی الرجل والمرأة وأن الولد مخلوق من مائهما: ۳۱۵۔ ❸ مسلم، الحیض ایضاً: ۳۱۵۔

الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ)) ❶

''قیامت کے روز (مردوں اور عورتوں کا) سب سے پہلا گروہ جو جنت میں جائے گا ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہے ہوں گے۔ دوسرے گروہ کے چہرے آسمان میں چمکتے خوبصورت ستاروں کی طرح چمک رہے ہوں گے، دونوں گروہوں کے مردوں کو دو دو بیویاں عطا کی جائیں گی ہر عورت بہتر جوڑے پہنے ہوگی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔''

روزِ قیامت سب سے پہلے خون کے مقدمے کا فیصلہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي الدِّمَاءِ)) ❷

''روز قیامت لوگوں کے درمیان سب سے پہلے جن مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا وہ خون (قتل) کے مقدمات ہوں گے۔''

روزِ قیامت سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهِ فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ)) ❸

''بلاشبہ روز قیامت بندے سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے اگر نماز درست ہوئی تو وہ فلاح پا جائے گا اور کامیاب

---

❶ ترمذی، ابواب الجنة، باب ما جاء فی صفة: ۳۵۳۵، حدیث صحیح۔

❷ بخاری، الدیات، باب قول اللّٰه تعالیٰ: ﴿ومن یقتل مؤمنا متعمدا﴾: ٦٨٦٤؛ مسلم: ١٦٧٨۔ ❸ نسائی، الصلاة، باب المحاسبة علی الصلاة: ٤٦٦؛ صحیح نسائی: ٤٥١۔

ہوجائے گا اور اگر نماز خراب ہوئی تو وہ نامراد ہوجائے گا۔"

نوٹ: حقوق العباد میں قتل سب سے بڑا جرم ہے اسی لیے روز قیامت سب سے پہلے اس کا حساب ہوگا اور حقوق اللہ میں نماز بہت اہمیت کی حامل ہے اس لیے اس کا سب سے پہلے حساب ہوگا ان ہر دو احادیث میں کوئی تعارض نہیں ہے۔ [1]

سب سے پہلے جنت کی طرف بلائے جانے والے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ يُدْعَىٰ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يَحْمَدُونَ اللّٰهَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ)) [2]

"روزِ قیامت سب سے پہلے جنہیں جنت کی جانب بلایا جائے گا وہ ایسے لوگ ہوں گے جو خوشی اور غمی میں اللہ کی حمد وثنا کرتے رہتے ہیں۔"

سب سے پہلے مرتد ہونے والی جماعت

سب سے پہلے مرتد ہونے والی جماعت مسیلمہ کذاب اور اُس کے ساتھی ہیں۔

مسیلمہ جو یمنی قبیلہ بنو حنیفہ سے تھا اس قبیلہ کے مسیلمہ سمیت سترہ آدمی ۹ ھ کو مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا۔ مگر مسیلمہ جو اس وفد کا سردار تھا اپنے کبر ونخوت کی وجہ سے کچھ دور دور ہی رہا، وہ کہتا تھا کہ اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے بعد مجھے نبوت دینے کا وعدہ کریں تو میں ان کی پیروی کروں گا۔ آپ کو جب یہ بات معلوم ہوئی تو آپ ثابت بن قیس خطیب انصار کو ساتھ لے کر مسیلمہ کے سر پر کھڑے ہوئے۔ مسیلمہ نے اپنی بات کو دہراتے ہوئے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم حکومت کے معاملہ میں آپ کو آزاد چھوڑ دیں تو اپنے بعد اسے آپ ہمارے لیے طے فرما دیجئے۔ اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی آپ نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "اگر تم مجھ سے اس معاملہ میں یہ چھڑی بھی مانگو تو میں نہیں

---

[1] سبل السلام: ٤/ ٨۔ [2] حاکم: ١/ ٥٠٢؛ وقال صحیح علی شرط مسلم؛ البیهقی فی شعب الایمان: ٤/ ٩٠، ٤٣٧٤۔

دوں گا اور یاد رکھو تم اللہ کے فیصلے سے آگے نہیں جا سکتے اور تم نے پیٹھ پھیری تو اللہ تعالیٰ تمہیں توڑ کے رکھ دے گا اور اللہ کی قسم! میں تو تجھے وہی آدمی سمجھتا ہوں جو مجھے خواب میں دکھایا گیا ہے۔'' پھر سمجھانے کا معاملہ قیس بن ثابت کے سپرد کر کے خود واپس چلے آئے۔ [1]

واپس جا کر مسیلمہ اس معاملہ پر غور کرتا رہا بالآخر اس نے خود نبوت کا دعویٰ کر دیا اور کہا کہ مجھے معاملاتِ نبوت میں رسول اللہ کے ساتھ شریک کیا گیا ہے اس نے اپنی قوم کے لیے زنا اور شراب کو حلال کر دیا۔ تاہم آپ کی رسالت کی شہادت بھی دیتا رہا یعنی اس نے ظلی نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا ان مراعات سے تو قوم میں اس کی خوب قدر و منزلت ہوئی اور اسے یمامہ کا رحمان کہا جانے لگا، پھر رسول اللہ کو ایک خط لکھا کہ مجھے آپ کے ساتھ اس کام میں شریک کر دیا گیا ہے آدھی حکومت ہمارے لیے ہے اور آدھی قریش کے لیے۔ آپ نے اسے جواب لکھا کہ ''زمین اللہ کے لیے ہے جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور انجام متقین کے لیے ہے۔'' پھر مسیلمہ نے آپ کی طرف دو قاصد ابن نواحہ اور ابن اثال بھی بھیجے تھے۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا تھا: ''کیا تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ کا رسول ہوں'' وہ کہنے لگے: ہم گواہی دیتے ہیں کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہے۔ آپ نے فرمایا: ''میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا اگر قاصد کو قتل کرنا جائز ہوتا تو میں تم دونوں کو قتل کر دیتا۔'' [2]

یہی مسیلمہ اور اس کے ماننے والوں کی سب سے پہلی مرتدین کی جماعت تھی چنانچہ ربیع الاول ۱۱ھ کے آغاز میں ان لوگوں پر فوج کشی کی گئی۔ بنو حنیفہ بڑے جنگجو اور دلیر لوگ تھے وہ بڑی بے جگری سے لڑے اور بڑے گھمسان کا رن پڑا اگرچہ اس جنگ میں جو جنگ یمامہ کے نام سے مشہور ہوئی مسلمانوں کے بھی بہت سے قاری شہید ہوئے اور کافی جانی نقصان ہوا تاہم میدان مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ مسیلمہ کذاب خود وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا۔ یہ وہی وحشی بن حرب رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے جنگ احد میں آپ کے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو حربے سے شہید کیا تھا۔ اس جنگ میں اس نے کفارہ

---

[1] بخاري، المغازي، باب وفد بني حنيفة وحديث ثمامة بن اثال۔

[2] مسند احمد بحواله مشكوٰة: ۲/۳٤۷۔

کے طور پر اسی حربہ سے مسیلمہ کو قتل کیا۔ ❶

سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلانے والے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَغْزُوْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا لَنَا إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى إِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا يَضَعُ الْبَعِيْرُ أَوِ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ. ❷

''میں سب سے پہلا آدمی ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا، ہم رسول اللہ کے ساتھ مل کر جہاد کیا کرتے تھے اور ہمارے پاس درختوں کے پتوں کے علاوہ کوئی چیز (کھانے کی) نہیں ہوتی تھی اور ہمیں قضائے حاجت بھیڑ اور بکریوں کی طرح ہوتی تھی۔''

راہ اسلام میں سب سے پہلے شہادت پانے والی صحابیہ رضی اللہ عنہا

آغاز اسلام میں متعدد خواتین نے اپنے دین وایمان کی خاطر سخت سے سخت تکلیفیں اٹھائیں مگر راہ حق سے پیچھے نہ ہٹیں، سمیہ بنت خباط رضی اللہ عنہا جو حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ تھیں۔ ان کو ابوجہل نے اسلام لانے کے جرم میں ایسی برچھی ماری کہ وہ شہادت کے مرتبہ پر فائز ہو گئیں۔ ❸

تاریخ اسلام کے سب سے پہلے بحری جہاد میں شہادت پانے والی ام حرام رضی اللہ عنہا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے وہ آپ کو کھانا کھلاتیں اور ام حرام عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے

---

❶ بخاری، المغازی، باب غزوۃ احد۔

❷ بخاری، فضائل أصحاب النبی ﷺ، باب مناقب سعد بن ابی وقاص: ۳۷۲۸۔

❸ الاصابة: ٤/ ۳۳۵؛ اسد الغابة: ٥/ ٤٨١؛ اعلام النبلاء: ٢/ ٢٦٤۔

انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا پھر آپ کے سر سے جوئیں دیکھنے لگیں رسول اللہ ﷺ سو گئے پھر آپ مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے۔ ام حرام رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کیوں مسکرائے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ)) قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ۔

''میرے سامنے میری امت کے کچھ لوگ پیش کیے گئے وہ اس طرح دریا میں سوار تھے جیسے بادشاہ تختوں پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر۔'' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کر دے۔

آپ نے دعا فرمائی پھر سو گئے، مسکراتے ہوئے بیدار ہوئے میں نے پوچھا آپ کیوں ہنستے ہیں؟ فرمایا: ''میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جو جہاد کے لیے اس طرح جا رہے تھے۔'' اور آپ نے پہلے والی تفصیل بیان کی میں نے کہا اے اللہ کے رسول! دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان میں سے کر دے فرمایا: ''تو پہلے لوگوں میں سے ہے۔'' پھر ام حرام رضی اللہ عنہا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں دریا پر سوار ہوئیں اور جانور سے گر گئیں اور فوت ہو گئیں (شہید ہو گئیں)۔ [1]

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلَاثَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ شَهِيدٌ وَعَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ أَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيهِ)) [2]

''مجھ پر جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین آدمی پیش کیے

---

[1] بخاری، الجهاد والسير، باب الدعاء بالجهاد والشهادة للرجال والنساء: ۲۷۸۸۔

[2] ترمذی، فضائل الجهاد، باب ما جاء في ثواب الشهيد: ١٦٤٢ حديث حسن۔

گئے (وہ یہ ہیں) شہید، پاک دامن نرم مزاج اور ایسا غلام جو اپنے حقیقی مالک کی عبادت کرتا ہے اور اپنے مجازی مالکوں کے حقوق ادا کرتا ہے۔''

آپ کا سب سے پہلا سجدہ

یہ رسول اللہ ﷺ کے اس سجدے کا ذکر ہے جب آپ مکہ میں کمزوری اور بے بسی کی کیفیت میں تھے دشمن مضبوط، طاقت ور اور عددی اعتبار سے بہت زیادہ تھا جبکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو قلت کا سامنا تھا اور جو ایمان لا چکے تھے وہ بھی سخت کمزور اور حالات کے مقابلہ کی سکت نہیں رکھتے تھے اس صورت حال کی تفصیل سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے دوسری جانب ابوجہل اور اس کے کچھ ساتھی بیٹھے آپس میں باتیں کرتے ہوئے کہنے لگے کہ تم میں کون ہے جو جائے اور ذبح کیے گئے اونٹ کی اوجھڑی لائے اور جب (محمد) سجدہ کریں تو وہ اوجھان کی کمر پر ڈال دے! یہ سن کر ایک بدبخت ''عقبہ بن ابی معیط'' اٹھا اور وہ اوجھ اٹھا لایا، جونہی رسول اللہ ﷺ رب کے حضور سجدہ میں گئے، تو بدبخت عقبہ نے آپ کے کندھوں کے درمیان وہ اوجھ ڈال دیا۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ دیکھ تو رہا تھا مگر میرے اندر بچانے کی طاقت نہیں تھی۔ کاش! میرے اندر دفاعِ رسول کی طاقت ہوتی۔ دوسری طرف مشرکین یہ منظر دیکھ کر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے ایک دوسرے پر گر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ نے اپنا سر مبارک نہیں اٹھایا بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور حالت سجدہ ہی میں پڑے رہے یہاں تک کہ (آپ کے گھر جا کر اطلاع دی گئی اور تیزی سے) سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ کی پیٹھ سے اونٹ کا اوجھ ہٹا دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے سجدے سے اپنا سر اٹھایا اور اپنی زبان اقدس سے فرمایا: ((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)) اے اللہ!

(میں تو کمزور ہوں) تو خود ہی قریش کو پکڑ لے۔''

یہ الفاظ آپ نے تین مرتبہ دھرائے تو ان لوگوں کے چہروں کا رنگ اڑ گیا اور وہ سخت پریشان ہو گئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اس بددعا کا قبول ہونا یقینی ہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُقْبَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيْعَةَ وَالْوَلِيْدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُتْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ ....))

''اے اللہ! ابوجہل کو پکڑ لے، عقبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط ان سب کو پکڑ لے۔''

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے جنگ بدر کے دن اپنی آنکھوں سے دیکھا جن لوگوں کے نام لے کر رسول اللہ نے بددعا کی تھی وہ سب کے سب قتل کر دیئے گئے اور ایک بدبودار کنویں میں ان کی لاشیں پڑی تھیں۔ ❶

غسل کے بعد سب سے پہلے آپ نے تہبند دیا

حضرت لیلیٰ بنت قائف نے کہا کہ میں ان (عورتوں) میں سے تھی جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی بیٹی ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو ان کی وفات پر غسل دیا۔

فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْحَقْوُ. ❷

''تو سب سے پہلی جو چیز نبی کریم نے ہمیں دی وہ تہبند تھا۔''

سب سے پہلے آپ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر بیمار ہوئے

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

---

❶ صحیح بخاری، الوضوء، باب اذا القی علی ظهر المصلی قذر...: ۲۴۰۔

❷ مسند احمد: ٦/ ٣٨٠؛ ابوداود: ٣١٥٧؛ الطبرانی فی الکبیر: ٢٥/ ٢٩؛ البیهقی: ٤/ ٦ اس روایت میں نوح بن حکیم راوی مجہول ہے۔

أَوَّلُ مَا اشْتَكَى رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ۔ 1

''سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ میمونہ کے گھر بیمار ہوئے۔''

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہونے والی پہلی آیت

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ یہ آیت اس کے گھر میں نازل ہوئی:

﴿اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴾ 2

''بلاشبہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اے (نبی کے) گھر والو! وہ تم سے ناپاکی کو دور کردے اور انہیں اچھی طرح سے پاک صاف کردے۔'' 3

روزِ قیامت سب سے پہلے آپ ﷺ اپنی آل سے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملیں گے

محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان سے مروی ہے کہ اس کی ماں فاطمہ بنت حسین نے اسے بتایا کہ بے شک نبی کریم ﷺ کی بیوی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی تھی کہ بے شک فاطمہ نے فرمایا: مجھے نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اِنِّيْ أَوَّلَ اَهْلِهِ لُحُوْقًا بِهِ)) 4

''یقیناً میں آپ کے گھر والوں میں سے سب سے پہلے آپ سے ملوں گی۔''

سب سے پہلے قرآن کو جمع کرنے والے

مشہور و معروف ہے کہ جس نے سب سے پہلے قرآن مجید کو جمع کیا وہ ابوبکر صدیق

---

1 عبدالرزاق: ٥/٤٢٩_ ٤٢٩؛ احمد:٦/٤٣٨؛ الطبرانی فی الکبیر:٤/٤٠؛ ابن حبان: ٢١٥٤؛ الحاکم: ٤/٢٠٢؛ صححہ الحافظ فی الفتح: ٨/١٤٨_

2 ٣٣/الاحزاب:٣٣_ 3 ابوبکر الشافعی فی فوائدہ: ٣٧/ب؛ الطبرانی فی الکبیر:٣/٢٤٩ اس روایت کی سند میں عطیہ عوفی راوی کمزور ہے تاہم اس کی صحت کے لیے شواہد موجود ہیں جیسا کہ الزرکشی فی کتاب المعتبر، ص:١٠١_١٠٣_

4 المصنف في الآحاد والمثانی: ٢٢٣/ب_

ہیں مگر درست بات یہ ہے کہ قرآن مجید کو علی الاطلاق سب سے پہلے جمع کرنے والے نبی کریم ﷺ ہیں:

قرآن مجید کو تین مرتبہ جمع کیا گیا

(۱) نبی کریم ﷺ کے دورِ رسالت میں۔

(۲) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں۔

(۳) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں۔

لیکن ہر ایک کی نوعیت الگ الگ تھی۔

امام حاکم نے مستدرک حاکم میں لکھا ہے کہ قرآن مجید کو تین دفعہ جمع کیا گیا ہے: ایک دفعہ نبی کریم کی موجودگی میں پھر انہوں نے اپنی سند شرط الشیخین پر زید بن ثابت سے نقل کیا ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں مختلف چیزوں سے قرآن مجید کو جمع کیا کرتے تھے۔ [1]

عہد نبوی ﷺ میں کتابت قرآن اور قرآن کو جمع کرنے کی صورت یہ تھی کہ جب قرآن کریم کا کوئی حصہ نازل ہوتا تو آپ کاتب وحی کو یہ ہدایت فرماتے کہ اسے فلاں سورت میں فلاں فلاں آیت کے بعد لکھا جائے لیکن قرآن کریم کی یہ کتاب پتھر کی سلوں اور جانوروں کی ہڈیوں وغیرہ پر متفرق پارچوں کی شکل میں تھی جیسا کہ اس کی وضاحت گزشتہ صفحات میں گزر چکی ہے اگرچہ دورِ نبوی میں قرآن کریم کی حفاظت کا دارومدار حفظ پر تھا لیکن اس کے باوجود اسے تحریر میں لانا اس لیے ضروری سمجھا گیا کہ اس کے ایک ایک لفظ کی حفاظت میں کسی قسم کی کوئی کمی نہ رہ جائے نیز قرآن کریم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے ایک مقدس متاع کی حیثیت رکھتا تھا لہٰذا انہوں نے انفرادی حیثیت سے بھی بطور یادگار اسے ضبط تحریر میں لانے کا اہتمام کیا جیسا کہ عموماً نادر اور نایاب اشیاء کی حفاظت کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ اول جامع رسول اللہ ﷺ ہی ہیں۔ البتہ سب سے پہلے قرآن مجید کو مصحف واحد میں جمع کرنے والے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جیسا کہ صحیح بخاری میں زید

---

[1] مستدرک حاکم: ۱/ ۵۹۔

بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ۱۱ھ یمامہ کے مقابلہ کے موقع پر مجھے بلایا اور کہا کہ یہ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یمامہ میں بہت قراء شہید ہو گئے ہیں اگر ایسے رہا تو قرآن میں اختلاف ہو جائے گا اور قرآن کے کئی ٹکڑے ناپید ہو جائیں گے میری رائے ہے کہ قرآن کو جمع کر دیا جائے ابو بکر نے بار ہا انکار کیا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے الہام کر دیا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس کو تسلیم کر لیا تو زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ جوان ہیں باشعور اور با اعتماد ہیں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وحی لکھتے بھی رہے ہیں آپ یہ کام کریں۔

زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کو کہہ دیا جاتا وہ مجھ پر بھاری نہ ہوتا جتنا یہ کام مشکل مجھے لگا، میں بھی وہی بات کہتا جو ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی کہ تم اس کو کیسے کر سکتے ہو۔ جس کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا اور وہ آپ سے بہتر تھے...... حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا پس میں قرآن کو جمع کرتا تھا۔ پتھروں، ہڈیوں، پتوں اور لوگوں کے سینوں سے اور سورۃ توبہ کا آخری حصہ صرف ابو خزیمہ انصاری سے ملا۔ ﴿لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ﴾ حتیٰ کہ جمع کا کام مکمل ہو گیا تو یہ مصحف ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا پھر یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس رہا اور پھر یہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس رہا۔ [1]

قراءت واحد پر سب سے پہلے لوگوں کو جمع کرنے والے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سب سے پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے لوگوں کو قراءت واحد پر جمع کیا قرآن مجید پہلے سے لکھا ہوا تھا۔ سب سے پہلے انسان ہیں جنہوں نے قرآن کے متعدد نسخے بنائے اور مملکت اسلامی کے مرکزوں میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا۔

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری میں انس سے مروی ہے کہ حذیفہ بن یمان (جو کہ فتح آذر بائیجان میں شامل تھے) انہوں نے قراءت میں اختلاف دیکھا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو آکر تجویز پیش کی اس کا کوئی حل کریں ورنہ جس طرح یہود و نصاریٰ نے تورات و انجیل اختلاف کیا۔

---

[1] صحیح بخاری، التفسیر، باب جمع القرآن؛ الاتقان للسیوطی: ۱/ ۵۷۔

قرآن میں بھی ایسا نہ ہو، عثمان نے حفصہ سے مصحف منگوالیا اور اس سے پھر کئی نسخے تیار کروائے اور اصل حفصہ کو واپس کر دیا چنانچہ عثمان رضی اللہ عنہ نے زید بن ثابت، عبداللہ بن زبیر، سعید بن عاص، عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا کہ اس کے متعدد نسخے تیار کرو، انہوں نے پھر کئی نسخے تیار کیے اور ساتھ عثمان صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی کہ اگر تمہارا کسی قراءت میں اختلاف ہو جائے پھر اس کو قریش کی قراءت پر لکھنا (کیونکہ زید بن ثابت کے علاوہ باقی سب قریشی تھے اور قرآن قریش کی زبان پر نازل ہوا ہے) جب متعدد نسخے ہو گئے تو ہر مرکزی جگہ پر ایک نسخہ بھیج دیا اور حکم دیا کہ اس کے علاوہ تمام نسخے جلا دیں نیز زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ ہم ایک آیت ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ﴾ (۳۳/الاحزاب:۲۳) یہ آیت ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتے تھے لیکن ہمیں کسی سے نہ ملی پھر یہ خزیمہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے ملی تو ہم نے اس کو احزاب میں شامل کر دیا۔ [1]

دورِ عثمان میں اس تدوین قرآن کا مقصد امتِ مسلمہ میں وحدت و یگانگت پیدا کرنا اور فتنہ کی سرکوبی تھا جو مسلمانوں کی صفوں میں قراءت کے اختلاف کی وجہ سے سر اٹھا رہا تھا تاکہ مسلمانوں کو ان ثابت اور متواتر قراءات پر جمع کیا جا سکے، حضرت قاضی ابوبکر باقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

> ''حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا مقصد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرح صرف قرآن کریم کو دو گتوں کے درمیان جمع کرنا نہیں تھا۔ بلکہ مسلمانوں کو ان تمام قراءات پر جمع کرنا تھا جو رسول اللہ سے ثابت اور معروف تھیں اور مقصد ایسی تمام قراءات کو خارج کرنا تھا جو آپ سے ثابت اور معروف نہیں تھیں، ایک ایسا مصحف امت کے لیے پیش کرنا تھا جس میں کوئی کمی بیشی، نہ تقدیم و تاخیر اور نہ کوئی ایسی قراءت یا آیت شامل ہونے پائے جس کی تلاوت منسوخ ہو چکی تھی اور اس انداز سے لکھا جائے کہ اس کے رسم الخط میں تمام قراءات محفوظ ہو

---

[1] صحیح بخاری، التفسیر، باب جمع القرآن؛ الاتقان، للسیوطی: ۱/ ۵۹۔

جائیں۔ تاکہ بعد میں کسی خرابی یا شہادت کے راہ پانے کا امکان ختم ہو جائے۔'' [1]

مدینہ یونیورسٹی کی بنیاد سب سے پہلے.....!!

جامعہ اسلامیہ مدینہ یونیورسٹی سعودی عرب میں قائم ہونے والی یونیورسٹیوں میں ترتیب کے اعتبار سے دوسری یونیورسٹی ہے۔

مدینہ یونیورسٹی کی بنیاد ۱۳۸۱/ ۳/ ۲۵ ہجری بمطابق ۱۹۶۱ء میں پوری دنیا سے آنے والے دینی علوم کے طلبہ کے استقبال اور اسلامی دین کے ماہر اور مبلغین کو تیار کرنے کے لیے رکھی گئی۔

یونیورسٹی میں سعودی طلباء کی تعداد ۲۰ فیصد سے زیادہ نہیں ہے باقی تمام طلباء ۱۱۰ مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے ہیں:

(۱) دعوت اور اصول دین کا کالج۔

(۲) قرآن کریم اور اسلامی تعلیم کا کالج۔

(۳) حدیث شریف اور اسلامی تعلیم کا کالج۔

(۴) شریعت کالج۔

(۵) عربی زبان کا کالج۔

یہ کالج ۱۳ خصوصی اقسام پر مشتمل ہیں۔

اسی طرح بہت سے مدارس اور علمی ادارے یونیورسٹی کے تحت چلتے ہیں وہ یہ ہیں:

(۱) پرائمری انسٹیٹیوٹ (۲) سیکنڈری انسٹیٹیوٹ

(۳) مدینہ منورہ کا دارالحدیث (۴) مکہ مکرمہ کا دارالحدیث

(۵) عربی زبان کی تعلیم کا خصوصی شعبہ جو غیر عرب کے لیے ہے۔

عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے جو حدیث سنی؟

حضرت یزید بن ابی حبیب بیان کرتے ہیں انہوں نے عبداللہ بن حارث بن جزء

---

[1] الاتقان فی علوم القرآن للسیوطی: ۱/ ۷۹۔

سے سنا وہ کہہ رہے تھے:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: ((لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ)) وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ حَدَّثَ النَّاسَ بِهِ. ❶

میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی آپ فرما رہے تھے: "تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی جانب منہ کر کے پیشاب نہ کرے۔"

اور میں ہی سب سے پہلا شخص ہوں جس نے یہ حدیث لوگوں کو سنائی۔

مدینہ کے بعد سب سے پہلا جمعہ جو پڑھایا گیا بحرین میں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

سب سے پہلا جمعہ جو مدینۃ الرسول کے بعد ادا کیا گیا وہ بحرین میں عبد القیس کے جواثی نامی گاؤں میں تھا۔ ❷

سب سے پہلا صدقہ جس کی وجہ سے آپ بہت خوش ہوئے

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا جبکہ ان کے پاس میری قوم کے چند لوگ موجود تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا:

أَوَّلُ صَدَقَةٍ بَيَّضَتْ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَوُجُوْهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّءٍ جِئْتَ بِهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. ❸

"سب سے پہلا صدقہ جس کی وجہ سے آپ ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے چہرے خوشی سے چمک اٹھے وہ قبیلہ طیٔ کا صدقہ تھا جو میں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا۔"

---

❶ ابن ابي شيبة في المصنف: ١/ ١٥١؛ احمد: ٤/ ١٩٠؛ عبد بن حميد كما في المنتخب من مسنده: ٤٨٦؛ ابن ماجه: ٣١٧ واسناده صحيح وصححه البوصيري في مصباح الزجاجة: ١/ ٤٦۔ ❷ صحيح بخاري: ٢/ ٣٧٩؛ الاوائل للطبراني، ص: ١٤؛ الأوائل للشيباني، ص: ٧١۔

❸ صحيح مسلم: ٢٥٢٣؛ الأوائل للشيباني، ص: ٧٢۔

قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت

ترتیب تلاوت کے اعتبار سے قرآن مجید کی سب سے پہلی سورت سورۃ الفاتحہ ہے اس کے فضائل بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''سورۂ فاتحہ قرآن مجید کی سب سے عظیم سورت ہے۔'' 1

حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا کہ آپ کو دو ایسے نور عطا کیے گئے ہیں جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطا کیے گئے ایک سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورۂ بقرہ کی آخری (دو) آیات ہیں۔ 2

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے سورۂ فاتحہ جیسی سورت نہ تورات میں نازل کی گئی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں یہ سات آیتیں ہیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں اور یہی قرآن عظیم ہے جو مجھے دیا گیا ہے۔'' 3

سب سے پہلے جو قرآن کا حصہ نازل ہوا

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ أَيُّ الْقُرْآنِ أُنْزِلَ أَوَّلاً؟ فَقَالَ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾ فَقُلْتُ: أَوْ ﴿اِقْرَاْ﴾ فَقَالَ سَأُحَدِّثُكُمْ بِمَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: أَوَّلُ مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ ﴿ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝ قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ ﴾ 4

میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ قرآن کی کونسی سورت سب سے پہلے نازل ہوئی تو انہوں نے کہا: ﴿ يٰٓاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴾ میں نے

---

1 بخاری، التفسیر، باب وسميت ام الكتاب: ٤٤٧٤؛ ابوداود: ١٤٥٨۔

2 مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل الفاتحة وخواتيم سورة البقرة: ٨٠٦؛ ابن حبان: ٧٧٨۔ 3 ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء في فضل فاتحة الكتاب: ٢٣١١۔ 4 ٧٤/المدثر: ١-٤۔

کہا تو (جو کہا جاتا ہے کہ ﴿اِقْرَاْ﴾) انہوں نے فرمایا: میں تمہیں وہ حدیث بیان کرتا ہوں جو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بیان کی اور وہ یہ ہے آپ نے فرمایا: ''سب سے پہلے جو مجھ پر نازل ہوا وہ یہ ہے: اے کالی کملی والے اٹھو اور ڈراؤ اور اپنے رب کی تکبیر بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔'' [1]

نوٹ: امام نووی شرح مسلم: ۲/ ۲۰۷ میں فرماتے ہیں کہ یہ بات کہ سب سے پہلے ﴿يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝﴾ نازل ہوئی غلط ہے بلکہ درست یہ ہے کہ سب سے پہلے علی الاطلاق نازل ہونے والے کلمات ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ ہیں جیسا کہ بخاری: ۱/ ۲۲؛ مسلم: ۱/ ۱۳۹ میں اس کی صراحت موجود ہے۔

شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ درست یہی ہے کہ سب سے پہلے علی الاطلاق ﴿اِقْرَاْ﴾ نازل ہوئی اور فترۃ وحی کے بعد سب سے پہلے ﴿يَاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝﴾ نازل ہوئی ہے یہی جمہور اور سلف کا عقیدہ ہے۔

سب سے پہلے جس شخص کا ہاتھ کاٹا گیا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ قُطِعَ فِي الْإِسْلَامِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. [2]

''بلاشبہ سب سے پہلا شخص مسلمانوں میں سے جس کو اسلام میں کاٹا گیا وہ ایک انصار کا آدمی تھا۔''

سب سے پہلے قتل کرنے والے پر ہر قتل کا گناہ

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

---

[1] الأوائل الطبراني، ص: ۱۵؛ الأوائل للشيباني، ص: ٦٦؛ بخاری: ٨/ ٦٧٦؛ مسلم: ١/ ١٤٤۔

[2] عبدالرزاق فی المصنف: ٧/ ٣٧٠؛ احمد: ٣٧١١؛ الحميدي فی مسنده: ٨٩؛ ابویعلی: ٢٣٩؛ الطبراني في الكبير: ٩/ ١٤؛ في الاوائل، ص: ٣٣؛ الحاكم: ٤/ ٣٨٢؛ البيهقي: ٨/ ٣٢٦ اس روایت کی سند میں ابو ماجد مجہول اور ابو حارث یحییٰ بن عبداللہ لین الحدیث ہے۔

((لاَ تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلاَّ كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ فِيهَا لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ))

''نہیں قتل کیا جاتا کوئی نفس مگر اس کا گناہ ابن آدم کے پہلے بیٹے پر بھی ہوتا ہے کیونکہ اسی نے سب سے پہلے قتل کی رسم کو جاری کیا۔'' ❶

یعنی قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اور یہ سب سے پہلا انسانی قتل تھا مزید تفصیل کے لیے پڑھیں عنوان ''سب سے پہلا انسانی قتل''

سب سے پہلے جو جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

فِي أَوَّلِ مَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ فَأَرَاهُ الْوُضُوْءِ (أَوِ الصَّلاَةَ) فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَنَضَحَ بِهِ فَرْجَهُ۔ ❷

''سب سے پہلی چیز کے بارے میں جو جبرائیل علیہ السلام نے آپ کو سکھائی (یا دکھائی) وہ وضو تھا (یا نماز تھی) پس جب وہ وضو سے فارغ ہوئے تو ایک چلو پانی لیا اور اپنی شرمگاہ پر چھینٹے مارے۔''

مغازی و سیرت پر لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب

کشف الظنون کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغازی اور سیرت پر سب سے پہلی کتاب عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی تھی۔ ❸

لیکن امام سہیلی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان کے مطابق اس فن پر پہلی تصنیف امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے کہ جس نے اس فن کو سب سے زیادہ ترقی دی وہ محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ ہیں انہوں نے اگرچہ بنی عباس کے ابتدائی دور ۱۵۱ھ میں وفات پائی لیکن

---

❶ صحیح بخاری: ۳۳۳۵؛ مسلم: ۴۳۷۹؛ المصنف فی الدیات، ص: ۳۳۔

❷ مسند احمد: ۱۶۱/۴؛ ابن ماجہ: ۴۶۲؛ الطبراني في الكبير: ۸۵/۵؛ في الأوائل، ص: ۱۸ الدارقطني في سننه: ۱۱۱/۱۔ اس روایت میں ابن لھیعۃ راوی ضعیف ہے البتہ شواہد کی بنا پر یہ روایت قوی ہے؛ احمد: ۲۰۳/۵۔ ❸ کشف الظنون: ۴۷۰/۳۔

ان کی نشوونما اموی دور میں ہوئی۔

خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ انہوں نے اس فن کو اتنی ترقی دی کہ پھر اس پر کوئی اضافہ نہ کر سکا۔ انہوں نے سلاطین اور امراء کی توجہ لایعنی قصوں اور حکایتوں سے ہٹا کر تاریخ کی جانب پھیر دی۔ اگر اس فضیلت کے علاوہ ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی اور فضیلت نہ ہوتی کہ انہوں نے سلاطین کا مزاج بدل دیا اور ان کی توجہ بے نتیجہ کتابوں سے ہٹا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مغازی اور آپ کی سیرت اور آغاز عالمگیری تاریخ کی جانب پھیر دی۔ تو تنہا یہی کارنامہ اور اولیت کا یہ فخر ان کی فضیلت کے لیے کافی تھا۔ ان کے بعد بہت سے لوگوں نے اس فن پر کتابیں لکھیں لیکن کوئی ان کے درجہ کو نہ پہنچ سکا۔ [1]

انہوں نے تاریخ وسیرت اور مغازی پر کتاب السیرۃ والمبتداء والمغازی اور کتاب الخلفاء لکھیں (فہرست ابن ندیم، ص: ۱۳۶) لیکن یہ سب کتابیں ناپید ہو گئیں البتہ سیرت میں ابن ہشام کی سیرت کی شکل میں جو زیادہ تر ابن اسحاق ہی کی روایات پر مشتمل ہے اب تک موجود ہے اور چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور سیرت کا نہایت معتبر اور قدیم ماخذ ہے اسی دور کے ایک اور عالم معمر بن راشد رحمۃ اللہ علیہ المتوفی ۱۵۳ھ نے کتاب المغازی لکھی (فہرست ابن ندیم، ص: ۱۳۸) اس کے بعد اس سلسلہ میں بہت سے سیرنگاروں نے قلم اٹھایا اور تاریخ کی خدمت کی۔

قرآن مجید پر سب سے پہلے اعراب لگوانے والے

عربی خط ابتدا میں مصری تھا اس میں نقطے اور اعراب نہ تھے مگر اہل زبان عرب آسانی کے ساتھ ان کو پڑھ لیتے تھے لیکن جب عجمی قومیں مسلمان ہوئیں تو پڑھنے میں غلطی کرتی تھیں اسی لیے حجاج بن یوسف نے سب سے پہلے قرآن مجید پر اعراب اور نقطے لگوائے۔ [2]

سب سے پہلے نحو کے قوانین لکھنے والے

اس ضمن میں مشہور قول ہے کہ حضرت ابوالاسود دؤلی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا دیکھا کہ آپ متفکر بیٹھے ہیں میں نے

---

[1] تاریخ خطیب: ۱/۲۱۹۔ [2] تاریخ اسلام از معین الدین ندوی: ۱/۶۶۸۔

فکرمندی کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں نے غور کیا عجم وعرب کے اختلاط کی وجہ سے لغت عرب میں فساد آرہا ہے میں نے کچھ اصول ضبط کرنے کا ارادہ کیا تا کہ ان پر عمل کر کے فساد سے تحفظ ہو سکے۔ تین دن بعد پھر میں حاضر ہوا تو مجھے ایک قطعہ دیا اس قطعہ میں یہ مضمون تھا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْکَلَامُ کُلُّهٗ ثَلٰثَةٌ اِسْمٌ وَفِعْلٌ وَحَرْفٌ فَالْاِسْمُ مَا اَنْبَأَ عَنِ الْمُسَمّٰی وَالْفِعْلُ مَا اَنْبَأَ عَنِ الْفَاعِلِ وَالْحَرْفُ مَا أَنْبَأَ عَنْ مَعْنًی لَیْسَ بِاِسْمٍ وَلَا فِعْلٍ.

"اللہ کے نام کے ساتھ جو مہربان نہایت رحم والا ہے، کلام کی کل تین اقسام ہیں: اسم، فعل اور حرف، پس اسم وہ جو کسی مسمیٰ کی خبر دے اور فعل وہ ہے جو کسی فاعل کے متعلق بتائے اور حرف وہ ہے جو اسم اور نہ فعل کی طرح ہو۔"

پھر فرمایا آپ اس میں کچھ اضافہ کریں پھر ابوالاسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے مزید کچھ قواعد جمع کیے عطف، لغت، تعجب، استفہام، باب اِنَّ وغیرہ کو جمع کر کے مسودہ پیش کیا حروف مشبہ بالفعل میں میں نے لکنّ کو ذکر نہیں کیا تو فرمایا: اس کو بھی شامل کرلو۔

اچھا خاصہ ایک مجموعہ قواعد نحویہ کا مرتب ہو گیا آپ نے اس مجموعہ کو دیکھ کر فرمایا: "مَا اَحْسَنَ هٰذَا النَّحْوُ الَّذِيْ قَدْ نَحَوْتَ" "کیا خوب ہے یہ قصد جو آپ نے کیا ہے۔" اس وجہ سے اس علم کا نام نحو رکھا گیا۔

اس قول کے مطابق حضرت علی رضی اللہ عنہ موجد نحو ہیں اور ابوالاسود دؤلی رحمۃ اللہ علیہ اس کے پہلے مرتب کرنے والے ہیں۔

نیز ایک دوسرا قول یہ بھی ہے کہ عہد فاروقی میں ایک اعرابی نے لوگوں سے درخواست کی کہ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل شدہ قرآن کلام الٰہی پڑھایا جائے ایک عجمی قاری نے اس کو پڑھانا شروع کر دیا۔ جب سورۂ براءت کی اس آیت پر پہنچے ﴿اَنَّ اللّٰهَ بَرِیْٓءٌ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۙ۬ وَ رَسُوْلُهٗ ؕ﴾ "یقیناً اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہیں۔" تو عجمی قاری نے وَرَسُوْلُهٗ کو لام کے زبر کے ساتھ پڑھا جس سے آیت کا معنی غلط ہو گیا (کہ یقیناً اللہ تعالیٰ مشرکین سے بھی بیزار ہے اور اپنے رسول سے بھی بیزار ہے) تو اعرابی نے کہا:

''أَبَرِئٌ اللّٰهُ مِنْ رَسُوْلِهِ'' کیا اللہ اپنے رسول سے بری ہے؟ پھر کہا: إِنْ كَانَ اللّٰهُ بَرِئٌ مِنْ رَسُوْلِهِ فَأَنَا بَرِيْءٌ مِنْهُ ''اگر اللہ تعالیٰ اپنے رسول سے بری ہے تو میں بھی اس رسول سے بری ہوں۔'' نعوذ باللہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع ملی تو بے حد غمگین ہوئے فکر ہوئی کہ چند قوانین وضع کرنے چاہییں جن سے عجمی لوگ غلطیوں سے محفوظ ہو جائیں تو انہوں نے حضرت ابوالاسود دؤلی کو قوانین وضع کرنے کا حکم دیا آپ کے حکم سے انہوں نے قواعد وضع کیے اس قول کے مطابق بحیثیت آمر حضرت عمر واضع علم نحو ہیں۔ [1]

اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول بلا سند مشہور ہے:

تَعَلَّمُوْا النَّحْوَ كَمَا تَعَلَّمُوْنَ السُّنَنَ وَالْفَرَائِضَ.

''علم نحو سیکھو جیسا کہ تم سنن و فرائض کو سیکھتے ہو۔''

حدیث کے معاملہ میں تحقیق و تفتیش کا سب سے پہلے جس شخص نے کام لیا

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ احْتَاطَ فِيْ قُبُوْلِ الْأَخْبَارِ. [2]

''وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے احادیث کو قبول کرنے میں احتیاط سے کام لیا۔''

اس بات کی دلیل اور مثال وہ حدیث ہے جسے قبیصہ بن ذویب نے بیان کیا ہے:

''ایک جدہ (کسی شخص کی نانی یا دادی) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی وراثت کے متعلق سوال کرنے آئی تو انہوں نے فرمایا: کتاب اللہ میں آپ کے لیے کوئی حصہ مذکور نہیں ہے اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے مجھے کوئی حکم معلوم ہے آپ فی الحال واپس چلی جائیں میں اصحاب سے دریافت کروں گا چنانچہ آپ نے اس کے متعلق صحابہ سے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ نے

[1] تفسیر جمل: ۲۶۵/۲۔ [2] تذکرۃ الحفاظ: ۹/۱۔

دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہارے علاوہ کسی اور کو بھی یہ حدیث معلوم ہے؟ چنانچہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی ویسے ہی کہا جیسے مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا تھا پس سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادی کے لیے اسی حکم کو نافذ کر دیا۔'' [1]

سب سے پہلے باسند حدیث بیان کرنے والے

سب سے پہلے باسند حدیث کو بیان کرنے کا اہتمام کرنے والے امام ابن شہاب الزہری رحمہ اللہ ہیں (متوفی ۱۲۵ھ) یہ سند کی تحقیق میں انتہائی سخت اور محتاط تھے جیسا کہ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ أَسْنَدَ الْحَدِيثَ ابْنُ شِهَابٍ. [2]

''امام زہری رحمہ اللہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے حدیث کو باسند بیان کرنا شروع کیا۔''

سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

ایک دن امام زہری رحمہ اللہ نے ایک حدیث بیان کی، میں نے کہا:

هَاتِهِ بِلَا إِسْنَادٍ قَالَ أَتَرْقَى السَّطْحَ بِلَا سُلَّمٍ؟ [3]

''اسے بغیر سند کے بیان کیجئے امام صاحب نے فرمایا: کیا تو چھت پر بغیر سیڑھی کے چڑھنا چاہتا ہے۔''

عتبہ بن حکیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اسحاق بن ابی فروہ رحمہ اللہ کے پاس موجود تھے اور امام زہری رحمہ اللہ بھی وہاں موجود تھے ابن ابی فروہ نے کہنا شروع کیا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم تو امام زہری رحمہ اللہ نے کہا:

قَاتَلَكَ اللهُ يَا ابْنَ أَبِي فَرْوَةَ! مَا أَجْرَأَكَ عَلَى اللهِ أَلَا تُسْنِدَ

---

[1] سنن ابی داود: ۲۵۰۷؛ ترمذی: ۲۰۲٦؛ ارواء الغلیل: ۱٦۸۰۔
[2] مقدمۃ الجرح والتعدیل، ص: ۲۰۔
[3] شرح علل الترمذی: ۱/۳٦۱؛ سیر اعلام النبلاء: ۵/۳٤۷۔

حَدِيْثَكَ تُحَدِّثُنَا بِأَحَادِيْثَ لَيْسَ لَهَا خُطُمٌ وَلَا أَزِمَّةٌ. ❶

''اے ابن ابی فروہ! اللہ تجھے تباہ کرے تیری کس قدر بے باکی اور جسارت ہے کہ تو اپنی حدیث کی سند بیان نہیں کرتا؟ تو ہمیں ایسی احادیث بیان کر رہا ہے جن کی نہ باگ ولگام ہے اور نہ ہی کوئی نکیل۔''

سب سے پہلے فن صرف کو لکھنے والے

قول مشہور ہے کہ فن صرف کے مدونِ اول ابو عثمان بکر المازنی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۲۴۸ھ یا ۲۴۹ھ ہیں) اور ان سے پہلے یہ ایک فن کی حیثیت سے مدون نہیں تھا بلکہ نحو ہی میں اس کے مسائل بھی ذکر کر دیئے جاتے تھے۔

ابو عثمان المازنی رحمۃ اللہ علیہ علوم عربیہ کے ائمہ میں سے ہیں۔ اخفش کے شاگرد ہیں مگر علوم میں پختگی کا یہ عالم تھا کہ استاذ سے مناظرہ کیا کرتے تھے حتیٰ کہ کئی مسائل میں استاذ کو لاجواب کر دیا۔ ان کے بارے میں مبرد کا قول ہے کہ سیبویہ کے بعد ابو عثمان سے زیادہ نحو کا کوئی بڑا عالم نہیں، ان کی مندرجہ ذیل تصانیف مشہور ہیں۔

(۱) کتاب القرآن (۲) علل النحو (۳) تفاسیر کتاب سیبویہ

(۴) مایلحن فیہ العامۃ (۵) التصریف (۶) الالف واللام،

(۷) العروض (۸) القوافی (۹) الدیباج فی کتاب سیبویہ ❷

نیز بعض نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی فن صرف کے مدون اول ہونے کا کہا ہے۔ (واللہ اعلم)

سب سے پہلے مصحف پر نقطے لگانے والا

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی اوائل میں نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ نَقَطَ الْمُصْحَفَ أَبُوالْأَسْوَدِ الدُّوَلِيَّ بِأَمْرِ عَبْدِالْمَلِكِ

---

❶ معرفة علوم الحديث، ص:٦؛ الجرح والتعديل: ٩/ ٦٣۔ ❷ از كشف الظنون: ١/ ٢٨٨ مطبعة العالم ١٣١٠ھ؛ مفتاح السعادة: ١/ ١١٣۔ ١١٤۔

بْنَ مَرْوَانَ. ❶

''سب سے پہلے مصحف (قرآن مجید) پر ابو اسود دؤلی نے نقطے لگائے عبدالملک بن مروان کے حکم سے۔''

سب سے پہلے جس نے مصحف میں ہمزہ، تشدید وغیرہ کی پہچان کی

امام سیوطی رحمہ اللہ اپنی اوائل میں نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ وَضَعَ الْهَمْزَةَ وَالتَّشْدِيْدَ وَالرَّوْمَ وَالْاَشْمَامَ الْخَلِيْلُ بْنُ أَحْمَدَ. ❷

''سب سے پہلے جس شخص نے ہمزہ، تشدید، روم اور اشمام کو وضع کیا وہ خلیل بن احمد ہیں۔''

سب سے پہلے جس نے تمام قراءات کو جمع کیا

امام سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقِرَاءَاتِ وَأَلَّفَهَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الدَّوْرِيُّ.

''سب سے پہلے جس شخص نے تمام قراءات کو جمع کیا اور اس پر تالیف کی وہ حفص بن عمر الدوری ہیں (جو قراءت کے امام ہیں)۔'' ❸

سب سے پہلے تفسیر لکھنے والے

امام سیوطی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ تَفْسِيْرَ الْقُرْآنِ الْإِمَامُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ بِالْاَسَانِيْدِ. ❹

---

❶ الاوائل: ٢ / ١٣٠؛ صبح الاعشى: ١ / ٤٢٠؛ السكتواری: ٣٥۔

❷ السكتواری: ٣٥؛ الاتقان للسيوطی: ٧٦۔

❸ معرفة القراء الكبار: ١٥٧؛ السكتواری: ٦٦؛ الاوائل للسيوطی۔

❹ الاوائل للسيوطی؛ السكتواری: ٦٦۔

''سب سے پہلے قرآن مجید کی تفسیر بالاسانید لکھنے کی سعادت امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے کی۔''

سب سے پہلے جس نے غریب القرآن لکھی

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ غَرِيْبَ الْقُرْآنِ اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنّٰى. [1]

''سب سے پہلے جس شخص نے غریب القرآن پر کتاب لکھی وہ ابوعبیدہ معمر بن مثنیٰ ہیں۔''

سب سے پہلے احکام القرآن لکھنے والے

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ أَحْكَامَ الْقُرْآنِ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ. [2]

''سب سے پہلے جس شخص نے احکام القرآن پر کتاب لکھی وہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔''

سب سے پہلے بطور دروس تفسیر بیان کرنے والے

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ اَلْقَى التَّفْسِيْرَ دُرُوْسًا بِمِصْرَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ عِزُّالدِّيْنِ بْنُ عَبْدِالسَّلَامِ. [3]

''سب سے پہلے جس شخص نے قرآن مجید کی تفسیر کو بطریق درس مصر میں بیان کیا وہ شیخ الاسلام عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔''

سب سے پہلے مدوّن حدیث

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

---

[1] الاوائل: ٢ /١٤٧؛ نزهة الاولياء: ١٠٤؛ اخبار النحويين: ٦٧؛ صبح الاعشى: ١ /٤٢٠؛ الاوائل للسيوطی۔ [2] الاوائل للسيوطی؛ السكتواری: ٦٦۔

[3] الاوائل للسيوطی؛ السكتواری: ٦٦۔

أَوَّلُ مَنْ دَوَّنَ الْحَدِيْثَ ابْنُ الشِّهَابِ الزُّهْرِيُّ. 1

''سب سے پہلے جس شخص نے حدیث کو مدون کیا وہ ابن شہاب زہری ہیں۔''

سب سے پہلے اسماء الرجال پر کلام کرنے والے

امام سیوطی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الرِّجَالِ شُعْبَةُ. 2

''سب سے پہلے امام شعبہ رحمہ اللہ نے اسماء الرجال پر بات کی۔''

سب سے پہلے جس نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ باندھا

حضرت شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ كَذَبَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَبَا. 3

''سب سے پہلے جس شخص نے رسول اللہ پر جھوٹ تراشا وہ عبداللہ بن سبا (یہودی) ہے۔''

سب سے پہلے جس نے غریب الحدیث پر تالیف کی

حضرت شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ فِي غَرِيْبِ الْحَدِيْثِ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَقِيْلَ أَبُوْ عُبَيْدَةَ مَعْمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى. 4

''سب سے پہلے جس نے غریب الحدیث کے متعلق تصنیف کی وہ نضر بن شمیل ہیں بعض نے کہا کہ ابوعبیدہ معمر بن مثنی ہیں۔''

سب سے پہلے جس نے مختلف ' یث پر تالیف کی

امام سیوطی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

---

1 الاوائل للسیوطی؛ السکتواری: ٦٧؛ فتح الباری فی المقدمۃ۔
2 الاوائل للسیوطی؛ السکتواری: ٦٧۔ 3 الاوائل للسیوطی؛ السکتواری: ٦٧۔
4 السکتواری: ٦٧؛ الاوائل للسیوطی۔

أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ مُخْتَلِفِ الْحَدِيْثِ وَصَنَّفَ فِيْهِ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ. 1

''سب سے پہلے جس شخص نے مختلف الحدیث کے متعلق بات کی اور تصنیف کی وہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔''

سب سے پہلے علوم الحدیث پر تصنیف کرنے والا

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ فِيْ عُلُوْمِ الْحَدِيْثِ الرَّامَهُرْمُزِيُّ.

''سب سے پہلے جس شخص نے علوم حدیث پر تصنیف کی وہ رامھر مزی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔''

اور پھر اس کی مختلف انواع پر کام کرنے والے سب سے پہلے شخص ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ 2

سب سے پہلے اربعین لکھنے والے

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ خَرَّجَ الْأَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا عَلَى الْبُلْدَانِ الْحَافِظُ أَبُوْ طَاهِرِ السِّلَفِيُّ. 3

''سب سے پہلے جس شخص نے اربعین نبوی بلدان میں تخریج کی وہ حافظ ابو طاہر سلفی ہیں۔''

سب سے پہلے مغازی پر لکھنے والے

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے:

أَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ فِي الْمَغَازِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ. 4

''سب سے پہلے سیر و مغازی پر لکھنے والے عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔''

---

1 الاوائل للسیوطی؛ السکتواری:٦٧۔ 2 الاوائل للسیوطی؛ السکتواری:٦٧۔
3 الاوائل للسیوطی؛ السکتواری:٦٨۔ 4 الاوائل للسیوطی؛ السکتواری:٦٨۔

سب سے پہلے اصول فقہ پر لکھنے والے

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ فِيْ أُصُوْلِ الْفِقْهِ الْإِمَامُ الشَّافِعِيُّ. ❶

''سب سے پہلے جس شخص نے اصول فقہ پر تصنیف کی وہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔''

سب سے پہلے جس نے عربی قواعد وضع کیے

حضرت مبرد سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ وَضَعَ الْعَرَبِيَّةَ أَبُو الْأَسْوَدِ. ❷

''سب سے پہلے جس شخص نے عربی قواعد واضع کیے وہ ابواسود الدؤلی ہیں۔''

سب سے پہلے جس نے صرف کو وضع کیا

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ وَضَعَ التَّعْرِيْفَ مَعَاذُ بْنُ مُسْلِمِ الْهَرَّاءُ. ❸

''سب سے پہلے علم صرف وضع کرنے والے معاذ بن مسلم هراء ہیں۔''

سب سے پہلے لغت کے واضع

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ وَضَعَ اللُّغَةَ عَلَى الْحُرُوْفِ الْخَلِيْلُ بْنُ أَحْمَدَ. ❹

''سب سے پہلے جس شخص نے لغت کو کوئی حروف پر وضع کیا وہ خلیل بن احمد ہیں۔''

---

❶ صبح الاعشی: ۱ / ۴۲۰؛ السکتواری: ۶۸؛ الاوائل للسیوطي۔

❷ الاملي: ۲ / ۱۲۰؛ الاوائل للسیوطي۔

❸ نزهة الأولياء: ۴۵ الفهرست: ۷۹؛ الاوائل للسیوطي۔

❹ الاوائل: ۲ / ۱۳۹؛ نزهة الأولياء: ۴۵ السكتواري: ۷۹؛ الاوائل للسیوطي۔

سب سے پہلے جس نے مثلث کو وضع کیا

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ وَضَعَ الْمُثَلَّثَ: قُطْرُبُ. [1]

''سب سے پہلے جس شخص نے مثلث کو وضع کیا وہ قطرب ہیں۔''

سب سے پہلے علم عروض لکھنے والے

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ وَضَعَ بِعِلْمِ الْعُرُوْضِ الْخَلِيْلُ. [2]

''سب سے پہلے جس شخص نے علم عروض (علم اشعار) وضع کیا وہ خلیل رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔''

نوٹ: علم عروض کی اصطلاحات کا مطالعہ کرنے کی لیے محیط الدائرہ یا ہماری کتاب ''اصطلاحات فی العلوم والفنون'' پڑھیں۔

سب سے پہلے شعر کہنے والے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ نَطَقَ بِالشِّعْرِ آدَمُ علیہ السلام. [3]

''سب سے پہلے جس شخص نے شعر سے کلام کیا وہ آدم ہیں۔''

سب سے پہلے قصیدہ لکھنے والے

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ:

أَوَّلُ مَنْ قَصَدَ الْقَصَائِدَ أُمْرُءُ الْقَيْسِ بْنِ حَجْرٍ. [4]

''سب سے پہلے قصیدے کہنے والا شخص اُمرءالقیس بن حجر ہیں۔''

---

[1] الاوائل للسيوطي؛ السكتواري:٧٩۔

[2] الاوائل:٢ /١٣٩؛ نزهة الاولياء:٤٥ الفهرست:٦٩؛ الاوائل للسيوطي۔

[3] تفسير الطبري:٦ /١٢٢؛ السكتواري:٢٩۔

[4] الاوائل للسيوطي؛ صبح الاعشى:١ /٤٣٣؛ السكتواري:٣٠۔

سب سے پہلے محدث شاعر

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ شُعَرَاءِ الْمُحَدِّثِيْنَ بَشَّارُ بْنُ بَرْدٍ. [1]

''سب سے پہلے محدثین شعراء میں سے بشار بن برد ہیں۔''

سب سے پہلے فارسی کے شاعر

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ نَظَمَ الشِّعْرَ الْفَارِسِي أَبُوالْعَبَّاسِ بْنِ جَرْدٍ الْمِرْوَزِلِيُّ. [2]

''سب سے پہلے جس نے فارسی میں شعر مرتب کیے وہ ابو عباس بن جرد مروزلی ہیں۔''

سب سے پہلی زبان کون سی ہے؟

سب سے پہلی زبان عربی ہے البتہ اس بارے میں علما وفقہا کی مختلف رائے بھی ہیں جیسا کہ اس بات پر سب متفق ہیں کہ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو جو زبان سب سے پہلے جنت میں بصورتِ تعلیم اسماء سکھائی گئی تھی وہ عربی زبان تھی اس کی ساتھ دوسری زبانوں کی تعلیم بھی دی گئی تھی یا نہیں اس میں اختلاف ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک روایت میں ہے کہ جنت میں آدم کی زبان عربی ہی تھی پر ان سے شجر ممنوعہ کے کھانے میں لغزش ہوئی تو یہ زبان سلب کر لی گئی، سریانی زبان بولنے لگے پھر توبہ قبول ہونے کے بعد واپس کر دی گئی اور یہی عربی زبان وہ دنیا میں بولتے تھے۔

الغرض انسان کی پیدائش سے پہلے زمین پر جنات شیاطین میں کوئی دوسری زبان ضرور رائج ہوگی لیکن اس بات میں شبہ نہیں کہ انسان کی سب سے پہلی زبان عربی زبان ہے اور اس کا تمام اہل جنت کی زبان ہونا معتبر احادیث سے ثابت ہے۔

مستدرک حاکم، بیہقی اور طبرانی وغیرہ میں روایت ہے کہ عربی زبان سے تین چیزوں کی وجہ سے محبت کیا کرو:

---

[1] الاوائل للسیوطی؛ السکتواری: ۳۱۔ [2] الاوائل للسیوطی؛ السکتواری: ۳۱۔

(۱) عربی زبان قرآن کی زبان ہے۔

(۲) عربی زبان محمد رسول ﷺ کی زبان ہے۔

(۳) عربی زبان اہل جنت کی زبان ہے۔

نیز فرشتوں کی زبان بھی عربی ہے جیسا کہ قبر میں سوالات کرنے سے پتہ چلتا ہے۔

اس عربی لغت کی تدوین وتصنیف ہر دور میں کی گئی ہے تا کہ عربی لغت کو ترویج دی جا سکے، اس سلسلے میں سب سے پہلی جو تصنیف کی گئی وہ ''کتاب العین''، خلیل بن احمد نحوی کی ہے۔

بیت اللہ کی جانب منہ کرکے پڑھی جانے والی سب سے پہلی نماز

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ (جب ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنے ننھیال میں جو انصار سے تھے ان کے ہاں رہائش اختیار کی اور آپ نے (مدینہ آنے کے بعد) سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی مگر آپ کو یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا قبلہ کعبہ ہو جائے (جب قبلہ تبدیل ہو گیا) سب سے پہلی نماز جو آپ نے (کعبہ کی طرف منہ کر کے) پڑھی وہ عصر کی نماز تھی۔ اور آپ کے ساتھ کچھ لوگ نماز میں شریک تھے۔ ان میں سے ایک شخص چلا گیا اور کسی مسجد کے قریب سے گزرا تو دیکھا کہ وہ لوگ (بیت المقدس کی طرف منہ کر کے) نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے کہا:

أَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ قِبَلَ مَكَّةَ.

میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ کے ساتھ مکہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی ہے۔

(یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے اسی حالت میں کعبہ کی طرف پھر گئے اور جب آپ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے تو یہود اور جملہ اہل کتاب بہت خوش ہوتے تھے مگر جب آپ نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا تو یہ انہیں بہت ناگوار گزرا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کے دور میں وفات پائی یا کچھ لوگ اس دوران شہید ہو گئے تو صحابہ نے قبلہ تبدیل ہونے کے بعد کہا کہ ان لوگوں کا کیا بنے گا جو بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہوئے وفات پا گئے تو اللہ پاک نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ﴾ ❶

''اللہ تمہارے ایمان (یعنی نماز) کو ضائع نہیں کرے گا۔'' ❷

سب سے پہلے پانچ نمازیں امت محمدیہ پر فرض ہوئیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلٰى هٰذِهِ الْأُمَّةِ الصَّلَوَاتُ (الْخَمْسِ) وَأَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنْ أَعْمَالِهِمُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ. ❸

''سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اسی امت محمدیہ پر پانچ نمازیں فرض کیں اور سب سے پہلے ان کے اعمال میں سے نماز ہی کو اٹھایا جائے گا۔''

سب سے پہلے آسمان پر اذان دینے والے

حضرت کثیر بن مرۃ حضرمی سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي السَّمَاءِ جِبْرِيْلُ عليه السلام. ❹

''سب سے پہلے آسمان پر جبرائیل علیہ السلام نے اذان دی۔''

اسلام میں سب سے پہلے اذان دینے والے

حضرت قاسم بن عبدالرحمن رحمہ اللہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْإِسْلَامِ بِلَالٌ. ❺

---

❶ ٢/البقرة:١٤٣۔ ❷ صحيح بخاری، الايمان، باب الصلاة من الايمان:٤٠۔

❸ ابو يعلى في مسنده وحلية الاولياء:٥/ ٢٣٣۔

❹ الأوائل للسيوطي، ص:٢٠؛ السكتواري:٩٥۔

❺ مصنف ابن أبي شيبة:١٤/ ٧٩؛ الطبقات:٣/١/ ١٦٧۔

"سب سے پہلے اسلام میں جس نے اذان دی وہ بلال رضی اللہ عنہ ہیں۔"

سب سے پہلے اذان میں تثویب کہنے والے

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ ثَوَّبَ فِي الْفَجْرِ بِلَالٌ. [1]

"سب سے پہلے بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان میں تثویب کی۔"

نوٹ: تثویب سے مراد اذانِ فجر میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا ہے۔

سب سے پہلے میں نے یہ حدیث سنی

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَنَا أَوَّلُ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ: ((يَقُولُ لَا يَبُوْلَنَّ أَحَدُكُمْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ)) [2]

میں سب سے پہلا شخص ہوں جس نے نبی کریم ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے: "تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی جانب منہ کر کے بول وبراز نہ کرے۔"

نوٹ: یہ حکم فضا میں ہے یعنی کھلے میدان میں آدمی قبلہ کی جانب منہ یا پشت کر کے پیشاب یا پاخانہ نہیں کر سکتا اگر عمارت میں ایسا کر لیتا ہے تو ممانعت نہیں جیسا کہ مروان اصغر بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا انہوں نے قبلے کی جانب اپنی سواری بٹھائی پھر اس کی طرف پیشاب کرنے لگے تو میں نے کہا اے ابوعبدالرحمن! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو انہوں نے کہا کیوں نہیں، اس عمل سے صرف فضاء میں منع کیا گیا ہے اور جب تمہارے اور قبلے کے درمیان کوئی اوٹ حائل ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ [3]

---

[1] مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ١٣٠؛ مصنف عبدالرزاق: ١/ ٤٧٤؛ السكتواري: ٩٥۔

[2] ابن ماجه: ١/ ١١٥؛ المسند: ٤/ ١٩٠؛ كنز العمال: ٦/ ٢٨٨؛ السكتواري: ٩٢۔

[3] صحيح أبي داود، الطهارة، باب الرخصة في ذالك: ١؛ أبو داود: ١١۔

سب سے پہلے جس نماز میں رکوع کیا گیا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ صَلَاةٍ رَكَعَ فِيهَا (صَلَاةُ) الْعَصْرِ. [1]

''سب سے پہلے جس نماز میں رکوع کیا گیا وہ نماز عصر تھی۔''

سب سے پہلے جس نے جمعہ کی دو اذانیں شروع کیں

زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ زَادَ الْأَذَانَ فِي الْجُمُعَةِ عُثْمَانَ. [2]

''سب سے پہلے جس نے جمعہ میں دو اذانیں شروع کیں وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔''

نوٹ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کی پہلی اذان اس وقت دی جاتی تھی جب امام خطبے کے لیے منبر پر بیٹھتا لیکن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہو گئی تو وہ مقام زوراء (جو مدینہ کا بازار ہے) سے ایک (تیسری یعنی اذان اور اقامت کے علاوہ) اذان دلوانے لگے۔ [3]

معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں جمعہ کے لیے صرف ایک ہی اذان دی جاتی تھی لیکن پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی کثرت کے باعث بازار میں ایک اونچے مقام (زوراء) پر ایک اذان کا اضافہ محض اس لیے کیا تاکہ لوگوں کو بہ آسانی خبردار کیا جا سکے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پھر اسی کو اختیار کر لیا۔ یقیناً اگر آج بھی ایسی صورت ہو تو یہ عمل مباح ہوگا لیکن اگر ایسا نہ ہو جیسا کہ عصر حاضر میں تقریباً

---

[1] الاوائل للسیوطی، ص: ۲۰؛ السکتواری: ۹۲۔ [2] مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۴/ ۱۳۰؛ السکتواری: ۹۵؛ تلقیح الفھوم اھل الاثر: ۶۶۴۔

[3] بخاری، الجمعۃ، باب الاذان یوم الجمعۃ: ۹۱۲؛ ابو داود: ۱۰۸۷؛ الترمذی: ۵۱۶؛ النسائی: ۳/ ۱۰۰؛ البیھقی: ۳/ ۲۰۵۔

ہر مسجد میں لاؤڈ سپیکر موجود ہوتا ہے۔جس کے ذریعے دور دراز علاقوں تک اذان کی آواز پہنچانا کوئی مسئلہ نہیں رہا اس لیے ایسی کسی اذان کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اس صورت میں پہلی اذان کا جواز نکالنا قطعی طور پر درست نہیں۔

علاوہ ازیں صرف مسجد میں ہی دونوں اذانیں کہنا (جیسا کہ ہمارے ہاں اکثر یہی رواج ہے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بھی سنت نہیں ہے اس لیے اگر یہ لوگ سنت عثمانی پر ضرور ہی عمل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ بازار میں جا کر کسی اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر پہلی اذان دیں۔ نیز بعض صحابہ کرام اور تابعین نے پہلی اذان کو بدعت بھی کہا ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا فتویٰ موجود ہے کہ ''جمعہ کے دن پہلی اذان کہنا بدعت ہے۔'' [1]

عیدین میں اذان کہنے والا پہلا شخص

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الْأَذَانَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى بَنُوْ مَرْوَانَ. [2]

''سب سے پہلے عیدین یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں بنی مروان نے اذان دلوائی۔''

سب سے پہلے جس نے عیدین کے خطبے کے لیے منبر رکھا

حضرت حصین سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ أَخْرَجَ الْمِنْبَرَ فِي الْعِيْدَيْنِ بِشْرُ بْنُ مَرْوَان وَأَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي الْعِيْدَيْنِ زِيَادٌ. [3]

''سب سے پہلے جس نے عیدین میں منبر رکھا وہ بشر بن مروان ہے اور سب سے پہلے جس نے عیدین میں اذان کہی وہ زیاد ہیں۔''

---

[1] تحفۃ الأحوذی: ۳/ ۶۹؛ ابن ابی شیبۃ فی المصنف: ۵۴۳۷۔

[2] مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۴/ ۱۳۰؛ السکتواری: ۹۵۔

[3] مصنف ابن ابی شیبۃ: ۱۴/ ۶۸، ۲/ ۱۶۹، ۱۷۸۳۔

سب سے پہلے اذان کے وقت ایک کان میں ہاتھ رکھنے والا شخص

ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ وَضَعَ إِحْدَى يَدَيْهِ عِنْدَ أُذُنِهِ فِي الْأَذَانِ ابْنُ الْأَصَمِّ، مُؤَذِّنُ الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ. ❶

''سب سے پہلے جس شخص نے اذان کے وقت اپنے کانوں میں ایک کان پر ہاتھ رکھا وہ حجاج بن یوسف کا مؤذن ابن الاصم تھا۔''

نوٹ: اذان دیتے وقت دونوں کانوں میں دونوں انگلیاں ڈالنا سنت صحیحہ ہے جیسا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیا کرتے تھے۔ ❷

سب سے پہلے جس شخص نے بیت المقدس میں اذان کہی

حضرت نافع بن محمود بن ربیع انصاری سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ أَذَّنَ فِي بَيْتِ الْمَقْدَسِ أَبُو لُقَيْمٍ وَقِيْلَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ. ❸

''سب سے پہلے جس شخص نے بیت المقدس میں اذان دی وہ ابولقیم ہیں بعض کا کہنا ہے کہ وہ عبادہ بن صامت ہیں۔''

سب سے پہلے مسجد نبوی کا فرش لگانے والا

حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ فَرَشَ الْمَسْجِدَ النَّبَوِيَّ بِالْحَصْبَاءِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ❹

''سب سے پہلے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مسجد نبوی کا فرش کھجور کی صفوں

---

❶ مصنف ابن ابی شیبة: ١٤/ ٧٧، ١/ ٢١١؛ السكتواری: ٩٦۔

❷ بخاری، الاذان، باب هل يتبع المؤذن فاه ههنا وههنا...: ٦٣٤۔

❸ الدار قطنی فی سننه؛ الاوائل للسیوطی؛ السكتواری: ٩٦۔٩٧۔

❹ الاوائل للسیوطی؛ السكتواری: ٩٣۔

سے بنایا۔“

سب سے پہلے جس نے مسجد میں دیا روشن کیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ أَسْرَجَ فِي الْمَسْجِدِ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ فِيْ أَيَّامِ عُمَرَ. ❶

”سب سے پہلے تمیم داری رضی اللہ عنہ نے خلافت عمر میں مسجد میں چراغ روشن کیا۔“

سب سے پہلے جس شخص نے نماز میں بسم اللہ سری پڑھنا شروع کی

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ أَسَرَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ بِالْمَدِيْنَةِ. ❷

”سب سے پہلے جس شخص نے نماز میں سری بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی وہ مدینہ کے باسی عمرو بن سعید ہیں۔“

سب سے پہلے جس شخص نے نماز میں قنوت ترک کی

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ تَرَكَ الْقُنُوْتَ فِي الصُّبْحِ مُعَاوِيَةُ. ❸

”سب سے پہلے جس نے نماز فجر میں قنوت کو ممنوع قرار دیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔“

سب سے پہلے جس نے نماز عشاء کا نام تبدیل کیا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

---

❶ الطبرانی فی الأوائل: ١/ ٢٣٦؛ السکتواری: ٩٣؛ الاوائل للسیوطی۔

❷ الاوائل للسیوطی؛ البیھقی فی سننہ؛ السکتواری: ٩٣۔

❸ الاوائل للسیوطی؛ السکتواری: ٩٣۔

أَوَّلُ مَنْ سَمَّى الْعِشَاءَ الْعَتَمَةَ الشَّيْطَانُ. ❶

''سب سے پہلے جس نے عشاء کا نام عتمہ رکھا وہ شیطان ہے۔''

سب سے پہلے جس نے ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى'' پڑھا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ قَالَ ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى'' إِسْرَافِيلُ. ❷

''سب سے پہلے جس نے ''سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى'' کہا وہ اسرافیل علیہ السلام ہیں۔''

سب سے پہلے جس نے جوتوں میں نماز پڑھی

حضرت یعقوب بن مجمع سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ صَلَّى فِيْ نَعْلَيْهِ عُوَيْمُ بْنُ سَاعِدَةَ. ❸

''سب سے پہلے عویم بن ساعدۃ نے جوتوں میں نماز پڑھی۔''

سب سے پہلے جمعۃ المبارک نام رکھنے والے

حضرت زبیر بن بکار رحمہ اللہ ذکر کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ سَمَّى يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْجُمُعَةَ وَكَانَ يُسَمَّى يَوْمَ الْعُرُوْبَةِ كَعْبُ بْنِ لُؤَيٍّ. ❹

''سب سے پہلے جس شخص نے جمعہ کے دن کا نام جمعہ رکھا (جبکہ اس سے پہلے اس دن کو یوم عروبہ کہا جاتا تھا) کعب بن لوی ہیں۔''

سب سے پہلے مدینہ میں اسلام پر جمع ہونے والے

امام ابن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے:

---

❶ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤/ ٨٩، ١٤/ ٩٢؛ السكتواري: ٩٤ الاوائل للسيوطي۔

❷ الفردوس؛ السكتواري: ٩٤؛ لاوائل للسيوطي۔

❸ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤/ ٨٨؛ السكتواري: ٩٤۔

❹ شرح المواهب اللدنية: ١/ ٧٤؛ الاوائل: ١/ ٤٧۔

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِهَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قَبْلَ مَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِي اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا. ❶

''سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی آمد سے قبل مدینہ میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے بارہ آدمیوں کو اسلام پر جمع کیا۔''

سب سے پہلے بیٹھ کر خطبہ دینے والے

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ خَطَبَ جَالِسًا مَعَاوِيَةُ حِيْنَ كَبُرَ وَكَثُرَ شَحْمُهُ وَعَظُمَ بَطْنُهُ. ❷

''سب سے پہلے جس نے بیٹھ کر خطبہ (جمعہ) دیا وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں جس وقت وہ بوڑھے ہوئے اوران پر چربی چڑھ گئی اور پیٹ بڑا ہو گیا۔''

سب سے پہلے عراق میں جمعہ پڑھانے والے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

سب سے پہلے عراق میں جمعۃ المبارک کی نماز صفر (۱۶) سولہ ہجری میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما نے پڑھائی۔'' ❸

سب سے پہلے خطبہ میں إِنَّ اللّٰهَ... پڑھنے والے

ابن صلاح سے ''فوائد رحلته'' میں منقول ہے:

أَوَّلُ مَنْ قَرَأَ فِي الْخُطْبَةِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ... الآية﴾ المَهْدِيُ الْعَبَّاس. ❹

''سب سے پہلے جس شخص نے خطبہ جمعۃ المبارک میں یہ آیت مبارکہ پڑھی

---

❶ لطائف المعارف:٥٥٧؛ تلقيح الفهوم اهل الاثر:٤٦٤؛ السكتوارى:٩٤؛ الاوائل للسيوطي۔ ❷ مصنف ابن ابی شيبة: ١/ ١١٣، ١٤/ ٧٩؛ السيوطي في الدر:٦/ ٢٢٢؛ تاريخ الخلفاء، ص:٧٧۔ ❸ الاوائل للسيوطى؛ السكتوارى: ٩٤۔
❹ الأوائل للسيوطى؛ السكتوارى:٩٥۔

﴿إِنَّ اللهَ وَمَلَٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ ...﴾ [1] ''بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رسول اللہ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی اپنے رسول پر درود و سلام بھیجو۔'' وہ مہدی عباس ہیں۔

سب سے پہلے جس نے نماز عید سے قبل خطبہ دیا

امام ابن شہاب رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ بَدَأَ بِالْخُطْبَةِ يَوْمَ الْعِيدِ قَبْلَ الصَّلَاةِ مَرْوَانُ. [2]

''سب سے پہلے جس شخص نے نماز سے قبل خطبہ دیا وہ مروان ہیں۔''

سب سے پہلے عیدین میں اذان کہنے والا

حضرت ابی قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ أَحْدَثَ الْأَذَانَ فِي الْعِيدَيْنِ اِبْنُ الزُّبَيْرِ. [3]

''سب سے پہلے جس شخص نے عیدین میں اذان دینے کا رواج قائم کیا وہ ابن زبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔''

سب سے پہلے جس نے نماز چاشت پڑھی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ذُو الزَّوَائِدِ. [4]

''سب سے پہلے جس شخص نے نماز چاشت پڑھی وہ ذوزوائد ہیں۔''

سب سے پہلے فوت ہونے والے

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

---

[1] ٣٣/الاحزاب: ٥٦۔ [2] تاريخ الخلفاء للسيوطى، ص:٧٧؛ مصنف عبدالرزاق:٣ /٢٨٥؛ مصنف ابن ابى شيبة:٤ /٧٣، ١٧٦٠٢۔

[3] مصنف عبدالرزاق:٣ /٢٧٨؛ مصنف ابن ابى شيبة:١٤ /٧٣، ١٧٦٠٥۔

[4] مصنف ابن ابى شيبة:١٤ /٧٣؛ الاصابة:٢ /٤٨٦؛ السكتوارى:٩٥۔

أَوَّلُ مَنْ مَاتَ آدَمُ عليه السلام. ❶

"سب سے پہلے جو شخص فوت ہوا وہ آدم علیہ السلام تھے۔"

سب سے پہلے جس نے موت کی تمنا کی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ تَمَنَّى الْمَوْتَ يُوسُفُ عليه السلام. ❷

"سب سے پہلے جنہوں نے موت کی آرزو کی وہ یوسف علیہ السلام ہیں۔"

سب سے پہلے جس نے چار تکبیرات پر جمع کیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ فِيْ صَلَاةِ الْجَنَائِزِ عَلَى أَرْبَعِ تَكْبِيْرَاتٍ عُمَرُ رضی اللہ عنہ. ❸

"سب سے پہلے جس شخص نے مسلمانوں کو نماز جنازہ میں چار تکبیرات پر جمع کیا وہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔"

رسول اللہ کی اولاد میں سب سے پہلے فوت ہونے والے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ مَاتَ مِنْ وُلْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْقَاسِمُ. ❹

"سب سے پہلے رسول اللہ کی اولاد میں سے (بیٹوں میں سے) فوت ہونے والے (آپ کے سب سے بڑے بیٹے) قاسم ہیں (انہی کے نام پر آپ نے اپنی کنیت ابوالقاسم رکھی تھی)۔"

---

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٧٤؛ الدر: ١/ ٦١؛ السكتواري: ١٠٠۔

❷ ابن جرير في تفسيره؛ الأوائل للسيوطي؛ السكتواري: ١٠٠۔

❸ الاوائل: ١/٢٤٠؛ السكتواري: ١٠٠۔

❹ طبقات ابن سعد: ١/ ١/ ٨٥؛ السكتواري: ١٠٠؛ الاوائل للسيوطي۔

سب سے پہلے جسے اس کے گھر میں دفن کیا گیا

حضرت اصمعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ دُفِنَ فِي جَوْفِ دَارِهِ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ. ❶

''سب سے پہلے جس شخص کو اس کے گھر میں ہی دفن کیا گیا وہ اشعث بن قیس ہیں۔''

سب سے پہلے جسے ایک قبر سے دوسری قبر میں منتقل کیا گیا

امام اصمعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ نَقَلَ مِنْ قَبْرٍ إِلَى قَبْرٍ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. ❷

''سب سے پہلے جس شخص کی قبر کو منتقل کیا گیا وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔''

سب سے پہلے جن کے لیے چاہ زمزم جاری ہوا

حضرت کعب سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ أُخْرِجَتْ لَهُ زَمْزَمُ إِسْمَاعِيلُ علیہ السلام. ❸

''سب سے پہلے جس شخص کے لیے چاہ زمزم جاری ہوا وہ اسماعیل ہیں۔''

سب سے پہلے کشتی بنانے والے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ صَنَعَ الْفُلْكَ نُوحٌ علیہ السلام. ❹

''سب سے پہلے جس شخص نے کشتی بنائی وہ نوح علیہ السلام ہیں۔''

سب سے پہلے جس نے سوار ہو کر ری کی

حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

---

❶ لطائف المعارف:١٧؛ الاوائل للسيوطي۔

❷ السكتواري:١٠٢؛ الاوائل للسيوطي۔

❸ اخبار مكة:٢٩٢؛ الاوائل للسيوطي۔

❹ مصنف ابن ابی شيبة:١٤/ ٨٤؛ الاوائل للسيوطي۔

أَوَّلُ مَنْ رَكِبَ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ النَّاسُ يَمْشُوْنَ. ❶

"سب سے پہلے جس شخص نے سوار ہو کر رمی الجمار کی اور لوگ پیدل چل کر رمی کر رہے تھے وہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔"

سب سے پہلے جس نے بیت اللہ کی بنیاد ڈالی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ اَسَّسَ الْبَيْتَ آدَمُ علیہ السلام. ❷

"سب سے پہلے جس شخص نے بیت اللہ کی بنیاد رکھی وہ آدم علیہ السلام ہیں۔"

سب سے پہلے زکوۃ ادا کرنے والے

حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ حَيٍّ أَدُّوا الصَّدَقَةَ مِنْ قِبَلِ اَنْفُسِهِمْ بَنُو عُذْرَةَ. ❸

"سب سے پہلے جس قبیلے نے زکوۃ ادا کی اس کا نام بنی عذرہ ہے۔"

سب سے پہلے جس شخص نے زکوۃ کے لیے حاکم مقرر کیے

حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ فَوَّضَ لِلنَّاسِ اِخْرَاجَ زَكَاتِهِمْ عُثْمَانُ. ❹

"سب سے پہلے حضرت عثمان نے زکوۃ کے لینے کے لیے عامل مقرر کیے۔"

سب سے پہلے جس نے دو مد گندم فطرانہ کے طور پر دی

حضرت جعفر اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ مُدَّيْنِ حِنْطَةً فِيْ زَكٰوةِ الْفِطْرِ عَدْلَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ عُثْمَانُ. ❺

---

❶ السكتواري:٤٦؛ الاوائل للسيوطي؛ البيهقي۔ ❷ اخبار مكه:١٠؛الاوائل للسيوطي۔ ❸ مصنف ابن ابي شيبة:١٤/ ٧٩؛ الاوائل للسيوطي۔

❹ الاوائل:١/ ٢٦٥؛ تاريخ الخلفاء:١٦٥؛ السكتواري:٩٧۔

❺ مصنف ابن ابى شيبة:١٤/ ١٢٧۔

''سب سے پہلے جس شخص نے گندم کے دو مد کو زکوٰۃ فطر میں ایک صاع کھجور کے بدلے دیا وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔''

سب سے پہلے جس نے مہمان خانے بنوائے

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنِ اتَّخَذَ دَارَ الْأَضْيَافِ فِي الْإِسْلَامِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رضي الله عنه. ❶

''سب سے پہلے جس شخص نے اسلام میں مہمان خانے بنوائے وہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔''

سب سے پہلے رمی الجمار کرنے والے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا حَدَثَ رَمْيِ الْجِمَارِ حِيْنَ عُرِضَ الشَّيْطَانُ لِإِبْرَاهِيْمَ عليه السلام فَرَمَاهُ لَهَا)) ❷

''سب سے پہلے رمی الجمار کرنے والے جس وقت شیطان ان کے سامنے آیا تھا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے انہوں نے اسے پتھروں سے مارا۔''

سب سے پہلے روزہ رکھنے والا انسان

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ صَامَ آدَمُ عليه السلام صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ)) ❸

''سب سے پہلے جس شخص نے روزہ رکھا وہ آدم علیہ السلام تھے اور وہ ہر مہینے میں تین روزے رکھا کرتے تھے۔''

رات کے آخری پہر میں قنوت کرنے والا پہلا شخص

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

---

❶ المستدرك:١ /٤٦٦؛ صبح الاعشى:١ /٤١٣؛ لطائف المعارف:٧۔

❷ المستدرك:١ /٤٦٦؛ صبح الاعشى:١ /٤١٣؛ لطائف المعارف:٧؛ الاوائل للسيوطی۔ ❸ اخرجه الخطيب فی الأماليه؛ ابن عساكر؛ الاوائل للسيوطی۔

أَوَّلُ مَنْ قَنَتَ فِي النِّصْفِ الْآخِيرِ مِنْ رَمَضَانِ عُمَرُ. ❶

''سب سے پہلے جس شخص نے رمضان المبارک کے مہینے میں نصف اخیر میں قنوت کی وہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہیں۔''

سب سے پہلے لوگوں کو باجماعت تراویح پر جمع کرنے والے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى صَلٰوةٍ فِيْ رَمَضَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ❷

''سب سے پہلے جس شخص نے لوگوں کو نماز تراویح باجماعت پر جمع کیا وہ عمر بن خطاب ہیں۔''

سب سے پہلے ابراہیم کے اعلان پر حج کرنے والے

حضرت ابوزہر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ أَجَابَ اِبْرَاهِيْمُ حِيْنَ أَذَّنَ بِالْحَجِّ اَهْلُ الْيَمَنِ.

''سب سے پہلے جب ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج کیا تو ان کا جواب دینے والے اہل یمن تھے۔'' ❸

سب سے پہلے جس نے بیت اللہ میں قربانی کی

حضرت ابوزہر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ اَهْدَى الْبَدَنَ اِلَى الْبَيْتِ اَلْيَاسُ بْنُ مُضَرَ. ❹

''سب سے پہلے جس شخص نے بیت اللہ کی طرف قربانی بھیجی وہ الیاس بن مضر تھے۔''

---

❶ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤ /١٢٨؛ السكتواري:٩٨۔

❷ مصنف ابن لبي شيبة: ٢ /٣٩٤؛ الاوائل: ١ /٢٢٥؛ الطبقات ابن سعد: ٣ /٢٨١۔

❸ اخبار مكه:٣٧؛ السكتواري: ٤٠؛ الاوائل للسيوطي۔

❹ الاوائل: ١ /٧٤؛ السكتواري: ٤٠۔

سب سے پہلے جوتے اتار کر بیت اللہ میں داخل ہونے والا

ازرقی بیان کرتے ہیں واقدی کی سند سے وہ اپنے شیوخ سے بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ خَلَعَ الْخُفَّ وَالنَّعْلَ لِدُخُوْلِ الْكَعْبَةِ إِعْظَامًا لَهَا الْوَلِيْدُ بْنُ مُغِيْرَةَ فَجَرٰى ذٰلِكَ سُنَّةً. 1

"سب سے پہلے جس شخص نے بیت اللہ میں داخل ہوتے وقت جوتے اس کی تعظیم کی وجہ سے اتارے وہ ولید بن مغیرہ ہیں پس اس کے بعد یہ طریقہ رائج ہوگیا۔"

سب سے پہلے جس نے بیت اللہ کا غلاف چڑھایا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ اسْعَدُ الْحِمْيَرِيُّ)) 2

"سب سے پہلے اسعد حمیری نے بیت اللہ کو غلاف پہنایا۔"

سب سے پہلے لَبَّيْك کہنے والے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ لَبَّى الْمَلَائِكَةُ)) 3

"سب سے پہلے تلبیہ یعنی لبیک اللّٰھم لبیک فرشتوں نے کہا۔"

سب سے پہلے طواف کرنے والے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

وَهُمْ أَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ. 4

"فرشتوں نے ہی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا۔"

---

1 الاوائل: ۱/ ۵۷؛ المعارف: ۵۵۱؛ صبح الاعشى: ۱/ ۴۲۷؛ الاوائل للسيوطي۔

2 اخبار مكه: ۱۱۸؛ لطائف المعارف: ۱۱؛ الاوائل: ۱/ ۷۶۔

3 اخرجه ابن ابي الدنيا في كتاب التوبة؛ الاوائل للسيوطي۔

4 مصنف ابن ابي شيبة: ۱۴/ ۱۰۸؛ السكتواري: ۴۰۔

سب سے پہلے حج کرنے والے

حضرت محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

وَأَوَّلُ مَنْ حَجَّ. ❶

''(فرشتوں نے ہی) سب سے پہلے بیت اللہ کا حج کیا۔''

سب سے پہلے صفا مروہ کا طواف کرنے والا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ. ❷

''سب سے پہلے صفا مروہ کی سعی کرنے والی خاتون حضرت اسماعیل کی والدہ محترمہ (ہاجرہ) تھیں۔''

سب سے پہلے کمر بند باندھنے والی خاتون

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

''سب سے پہلے عرب سے جس نے اپنی کمر پر کمر بند (پٹکا) باندھا وہ ام اسماعیل ہیں یہ اس وقت انہوں نے باندھا جب حضرت سارہ ان کے پیچھے لگی ہوئی تھیں اور انہوں نے اپنے قدموں کے نشان مٹانے کے لیے اپنی کمر پر پٹکا باندھا۔'' ❸

سب سے پہلے نبی کریم کی وفات کے بعد وفات پانے والی زوجہ

حضرت عبدالرحمن بن اَبزی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی نماز جنازہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پڑھی۔

---

❶ مصنف ابن ابی شیبة: ١٤/ ١٢٢؛ الاوائل للسیوطی؛ الشافعی فی الام۔

❷ مصنف ابن ابی شیبة: ١٤/ ٧٥۔

❸ مصنف ابن ابی شیبة: ١٤/٧٥؛ طبقات ابن سعد: ١/١/ ٢٤۔

وَكَانَتْ أَوَّلُ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ مَاتَتْ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

''اور یہ سب سے پہلی نبی ﷺ کی بیوی تھیں جو آپ کی وفات کے بعد فوت ہوئیں۔''

سب سے پہلے زیادہ حق مہر رکھنے والے

حضرت مغیرہ بن حکیم سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الصِّدَاقَ أَرْبَعَ مِائَةِ دِينَارٍ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ رحمہ اللہ. ❷

''سب سے پہلے جس نے چار سو دینار حق مہر مقرر کیا وہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ ہیں۔''

جنت میں پہلے پہل ابوبکر جائیں گے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوبَكْرٍ)) ❸

''سب سے پہلے میری اس امت سے جنت میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوں گے۔''

اغنیاء میں سے سب سے پہلے جنت میں جانے والے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ)) ❹

''سب سے پہلے امیروں میں سے جنت میں داخل ہونے والے عبدالرحمن بن عوف ہیں۔''

---

❶ مصنف ابن ابی شیبة:١٤/ ٧٥، ١٧٦١٣۔ ❷ مصنف ابن ابی شیبة:١٤/ ٧٢، ١٧٥٩٧، وفی النكاح:٤/ ١٩٠۔ ❸ ابوداود:٤/ ٢١٢؛ المستدرك:٣/ ٧٣؛ فردوس الاخبار:١/ ٥٦؛ الاوائل للسيوطي۔

❹ السكتواري:١٤٧؛ الاوائل للسيوطي۔

پہلے پہل جنت کی طرف بلائے جانے والے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى إِلَى الْجَنَّةِ الْحَامِدُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ)) 1

''سب سے پہلے جنت کی طرف بلائے جانے والے تنگی اور خوشحالی میں اللہ کی حمد وثنا کرنے والے ہوں گے۔''

نیز ایک روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ)) 2

''سب سے پہلے سچے تاجر جنت میں داخل ہوں گے۔''

سب سے پہلے جس نے مرحبا واھلا کہا

امام سیوطی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ قَالَ مَرْحَبًا وَأَهْلًا سَيْفُ بْنُ ذِي يَزَنَ. 3

''سب سے پہلے جس شخص نے اھلا سہلا مرحبا کہا وہ سیف بن ذی یزن ہیں۔''

سب سے پہلے أَيَّدَكَ اللهُ کہنے والے

امام سیوطی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ قَالَ أَيَّدَكَ اللهُ وَأَطَالَ بَقَاءَكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. 4

''سب سے پہلے جس شخص نے ''أَيَّدَكَ اللهُ'' ''اللہ آپ کی مدد فرمائے۔'' اور ''أَطَالَ بَقَاءَكَ'' ''اور آپ کی عمر دراز فرمائے'' کہا وہ عمر

---

1 مصنف ابن ابی شیبة: ١٤/ ١٣٤؛ كنز العمال: ٢/ ١٥٢؛ حلية الاولياء: ٥/ ٦٩۔

2 مصنف ابن ابی شیبة: ١٤/ ١٤٤؛ السكتواري: ١٤٧؛ الاوائل للسيوطي۔

3 الادب للجواليقي: ١٥٧؛ اللسان: ١/ ٣٩٩؛ البداية والنهاية: ٢/ ٣٢٨؛ الاوائل: ١/ ١١٧۔ 4 الاوائل: ٢/ ٢٢٢؛ صبح الاعشى: ١/ ٤٣٣؛ السكتواري: ١١٣؛ الاوائل للسيوطي۔

بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔"

سب سے پہلی مثال

امام سیوطی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَثَلٍ جَرَى لِلْعَرَبِ قَوْلُهُمُ الْمَرْأَةُ مِنَ الْمَرْءِ وَكُلُّ أُدْمَاءُ مِنْ آدَمَ. ❶

"سب سے پہلے جو مثال عرب میں عام ہوئی وہ یہ تھی کہ عورت آدمی سے ہے اور تمام آدمی آدم سے ہیں۔"

سب سے پہلے مغنیات کے مراتب مرتب کرنے والے

امام سیوطی رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ لِلْمُغَنِّيِنَ مَرَاتِبَ وَطَبَقَاتٍ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ. ❷

"سب سے پہلے جس شخص نے مغنیات (گانا گانے والیاں) کے مراتب و طبقات مرتب کیے وہ ہارون الرشید ہیں۔"

سب سے پہلے حیا اٹھ جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُرْفَعُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْحَيَاءُ وَالْأَمَانَةُ)) ❸

"سب سے پہلے (یعنی قرب قیامت) میری امت سے حیا اور امانت اٹھ جائے گی۔"

سب سے پہلے میزان میں اچھا اخلاق رکھا جائے گا

حضرت ام الدرداء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ مجمع الامثال: ۲/ ۳۵۷؛ الاوائل للسيوطي۔

❷ الأغانی: ٦/ ٦٢؛ الاوائل للسيوطي۔

❸ حلية الاولياء: ٦/ ١٧٤؛ ابن ماجه: ٢/ ٢٣٣؛ فردوس الاخبار: ١/ ٤٩۔

((أَوَّلُ مَا يُوضَعُ فِي الْمِيزَانِ الْخُلُقُ الْحَسَنُ)) [1]
''سب سے پہلے روز قیامت میزان میں اچھا اخلاق رکھا جائے گا۔''

سب سے پہلے اہل پر خرچ کیے ہوئے کا حساب ہوگا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
((أَوَّلُ مَا يُوضَعُ فِيْ مِيزَانِ الْعَبْدِ نَفَقَتُهُ عَلَى أَهْلِهِ)) [2]
''سب سے پہلے بندے کے میزان میں اس کا وہ خرچہ رکھا جائے گا جو اس نے اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا ہوگا۔''

سب سے پہلے وحی کی ابتدا سچے خواب سے ہوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں:
أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّادِقَةُ. [3]
''سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کی ابتدا سچے خواب سے شروع ہوئی۔''
اماں عائشہ ہی کی ایک دوسری روایت میں ہے:
''سب سے پہلے رسول اللہ پر وحی کی ابتدا سچے خواب سے ہوئی اور وہ صبح کے پھوٹنے کی مانند ہوتی تھی (یعنی دن کو وہی ہوتا تھا جو رات خواب میں دیکھتے تھے)۔'' [4]

سب سے پہلے جہاد و قتال کے متعلق نازل ہونے والی آیت

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ اسے حبشہ کی سرزمین میں عرصہ دراز ٹھہرنے کی وجہ سے عار دلاتے تھے تو اسماء نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ سے کیا تو آپ نے فرمایا: ''اے اسماء تم ایسی نہیں ہو۔''

---

[1] السکتواری: ۱٤٦؛ الاوائل للسیوطی۔
[2] فردوس الاخبار: ۱/ ٥۱؛ تسدید القوس: ۱۳۰؛ الاوائل للسیوطی۔
[3] بخاری: ۳؛ مسلم: ٤۰٥؛ کتاب الاوائل لابن ابی عاصم الشیبانی، ص: ۸۷، رقم: ۱۰۰، اسنادہ حسن عندالالبانی۔ [4] حوالہ مذکورہ۔

اور فرمایا:

((أَوَّلُ آيَةٍ نُزِلَتْ فِي الْقِتَالِ ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ﴾)) ❶

''سب سے پہلے جہاد و قتال کی بابت آیت: ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ﴾ نازل ہوئی۔'' ❷

سورۃ اقراء کے بعد سب سے پہلی نازل ہونے والی سورت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں:

كَانَ أَوَّلُ مَا نُزِلَ عَلَيْهِ بَعْدُ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ ❸ وَ ﴿نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۙ﴿١﴾ مَآ أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۚ﴿٢﴾﴾ ❹ وَ ﴿يَٰٓأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿١﴾ قُمْ فَأَنْذِرْ ۙ﴿٢﴾﴾ ❺

''﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ کے بعد سب سے پہلے ﴿نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۙ﴿١﴾ مَآ أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ۚ﴿٢﴾﴾ اور ﴿يَٰٓأَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۙ﴿١﴾ قُمْ فَأَنْذِرْ ۙ﴿٢﴾﴾ نازل ہوئی۔'' ❻

اس روایت کی سند میں ابن راشد الجزاری (نعمان) راوی کو بعض نے ضعیف اور بعض نے مضطرب الحدیث کہا ہے ❼

باغ میں داخل ہونے والا پہلا شخص جنتی ہے

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی بیوی ام خارجہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک باغ میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب بھی آپ کے پاس تھے تو آپ نے اس وقت فرمایا:

((أَوَّلُ رَجُلٍ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عَلِيٌّ)) ❽

---

❶ ٢٢/الحج:٣٩۔ ❷ عبدالرزاق فی المصنف: ٥ /٣٩٧؛ وقال الالبانی واسنادہ صحیح۔ ❸ ٩٦/العلق:١۔ ❹ ٦٨/القلم:١۔٢۔ ❺ ٧٤/المدثر:١۔٢۔
❻ الاوائل للشیبانی، ص:٨٨۔ ❼ انظر التھذیب:١٠ /٤٥٢۔
❽ المصنف فی الاحاد والمثانی:(٢٨١/أ) وابو نعیم فی معرفة الصحابة: (٢٧٧ /٢/ب) وابن الأثیر فی اسد الغابة:٧ /٣٢٤۔

''سب سے پہلے جو آدمی تمہارے پاس آئے گا وہ جنتی ہے پس سب سے پہلے علی رضی اللہ عنہ داخل ہوئے۔''

انصار کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الْعَرَبِ بَعْدَ الْأَنْصَارِ وَعَبْدِالْقَيْسِ أَهْلِ الْبَحْرِيْنِ)) 1

''عرب میں انصار کے بعد سب سے پہلے یمن والے اور بحرین والوں میں قبیلہ عبدالقیس والے اسلام لائے۔''

سب سے پہلا عربی تیر چلانے والا

حضرت سعد ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ.

''بلاشبہ عرب میں سب سے پہلے میں نے اللہ کے راستے میں تیر چلایا۔''

اور یقینا میں ان ساتوں میں سے ساتواں شخص تھا جو جنگ احد میں رسول اللہ کے ساتھ باقی رہے تھے۔ 2

سب سے پہلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں تلوار اٹھانے والا شخص

حضرت ہشام بن عروہ اپنے باپ عروہ سے بیان کرتے ہیں:

اِنَّ أَوَّلَ رَجُلٍ سَلَّ سَيْفًا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ.

''کہ اللہ کے راستے میں سب سے پہلے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے تلوار اٹھائی۔''

دراصل واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ اچانک مکہ میں یہ افواہ پھیل گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ زبیر رضی اللہ عنہ ابھی بچے تھے انہوں نے تلوار کو نکالا اور مکہ کی گلیوں میں

1 الطبرانی فی الاوائل: ٦٠؛ الشیبانی: ٨٩۔ شیخ البانی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن شبیب کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔ 2 أخرجه البخاری: ٣٧٢٨؛ مسلم: ٧٤٣٣ مطولا۔

آپ کو تلاش کرتے کرتے جب مکہ کی ایک بلند جگہ پر پہنچے تو نبی کریم ﷺ کو وہاں پایا۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا۔ اے زبیر! تجھے کیا ہوا ہے؟ تو زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول مجھے خبر ملی تھی کہ آپ کو گرفتار کرلیا گیا ہے (میں اس لیے تلوار اٹھا کر دشمن کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا)

قَالَ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَ دَعَالَهُ وَلِسَيْفِهِ۔ [1]

''راوی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اس وقت (زبیر رضی اللہ عنہ) کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور اس کی تلوار کے لیے بھی دعا کی۔''

سب سے پہلی مسجد بنانے والا شخص

حضرت قاسم بن عبدالرحمن سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا فَصَلَّى فِيهِ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ . [2]

''سب سے پہلے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے مسجد بنائی اور پھر اس میں نماز پڑھی۔''

گھر آنے کے بعد آپ ﷺ سب سے پہلے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر پر روانگی فرماتے تو سب سے آخر میں اپنے اہل بیت میں سے آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملتے اور جب آپ واپس تشریف لاتے تو سب سے پہلے آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کرتے۔ [3]

---

[1] ابن ابی شیبة فی المصنف:۱۲ /۹۲؛ الزبیر بن بکار کما فی الإستیعاب: ۱/۵۸۱؛ عبدالرزاق فی المصنف:۱۱ /۲٤۱؛ احمد فی فضائل الصحابة:۱۲٦٦؛ الطبرانی فی الکبیر: ۱ /۷۸؛ فی الاوائل:۲٦؛ ابو نعیم فی الحلیة:۱/۸۹؛ الحاکم فی المستدرك: ۳ /۳٦۰، شیخ البانی فرماتے ہیں إسناده صحیح الی عروة بن الزبیر لکنه مرسل۔

[2] ابن ابی شیبة فی المصنف:۱۲ /۱۲۱؛ ابن سعد فی الطبقات:۳ /۲۵۰؛ الطبرانی فی الکبیر:۹ /٤۲۰؛ فی الاوائل:۸۰؛ الحاکم:۳ /۳۸۵، اسناده صحیح۔

[3] مسند احمد:۵ /۲۷۵؛ ابوداود، الترجل، باب فی الانتفاع:٤۲۱۳؛ ابن ماجه فی التفسیر کما فی تهذیب الکمال: ۱ /۳٤۱؛ الطبرانی فی الکبیر: ۲ /۱۰۱ اس حدیث کی سند میں حمید شامی راوی کی وجہ سے ضعف ہے کیونکہ یہ مجہول ہے التقریب والتهذیب: ۳ /۵۳۔

سب سے پہلے آگ کا لباس پہننے والا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى حُلَّةً مِنَ النَّارِ إِبْلِيْسُ)) ❶

''سب سے پہلے آگ کا حُلّہ (لباس) ابلیس (شیطان) کو پہنایا جائے گا۔''

لوط علیہ السلام کے بعد سب سے پہلے اہل و عیال کے ساتھ ہجرت کرنے والا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ عُثْمَانَ أَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ إِلَى اللّٰهِ بِأَهْلِهِ بَعْدَ لُوْطٍ)) ❷

''بلاشبہ جناب لوط علیہ السلام کے بعد حضرت عثمان پہلے وہ شخص ہیں جنہوں نے اپنے اہل خانہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی خاطر ہجرت کی۔''

سب سے پہلے پل صراط عبور کرنے والی امت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَأَكُوْنُ أَنَا وَأُمَّتِيْ أَوَّلَ مَنْ يُجِيْزُ عَلَى الصِّرَاطِ)) ❸

''میں اور میری امت سب سے پہلے پل صراط عبور کریں گے۔''

---

❶ ابن ابی شیبة فی المصنف: ١٣/ ١٦٨؛ احمد: ٣/ ١٥٢؛ ابن جرير في تفسيره: ١٨/ ١٤١؛ الخطيب فی تاریخ بغداد: ١١/ ٢٥٣؛ ابو نعیم فی الحلیة: ٦/ ٢٥٦۔ اس روایت کی سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔ ❷ الطبرانی فی الکبیر: ١/ ٤٧؛ المصنف فی السنة: ١٣١١؛ فی الاحاد والمثانی: ١١/ب؛ مجمع الزوائد: ٩/ ٨١ اس روایت کی سند میں بشار بن موسیٰ ہے جس کو محدثین نے ''لیس بثقة'' کہا ہے المیزان: ١/ ٣١١۔

❸ صحیح بخاری: ١٣/ ٤١٩؛ مسلم: ١/ ١٦٤ مطولاً۔

سب سے پہلے صور کی آواز سننے والا شخص

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صور میں پھونکا جائے گا تو اسے صرف وہی سنے گا جس کے کان کا رخ اس کی طرف ہوگا اور سب سے پہلے اسے وہ شخص سنے گا جو اپنے حوض کو مٹی لگا رہا ہوگا پھر وہ بے ہوشی سے گر جائے گا۔'' ❶

سب سے پہلے انسان کی شرمگاہ پیدا کی گئی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَا يَخْلُقُ اللّٰهُ عَنِ الْإِنْسَانِ فَرْجَهُ. ❷

''اللہ تعالیٰ نے انسان کی سب سے پہلے اس کی شرمگاہ کو پیدا کیا۔''

سب سے پہلے روح آدم کے سر میں پھونکی گئی

حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَا نُفِخَ الرُّوحُ فِيْ آدَمَ نُفِخَ فِيْ رَأْسِهِ. ❸

''سب سے پہلے آدم کے سر میں روح پھونکی گئی۔''

سب سے پہلے آدم علیہ السلام کو اسرافیل نے سجدہ کیا

حضرت ضمرہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ سَجَدَ حِيْنَ أُمِرَ الْمَلَائِكَةُ بِالسُّجُوْدِ لِآدَمَ إِسْرَافِيْلُ. ❹

''سب سے پہلے جب فرشتوں کو آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو اسرافیل نے سجدہ کیا۔''

---

❶ صحیح مسلم: ۷/ ۲۲۵۸۔ ۲۲۵۹، ۲۲۰۶۔ ❷ ابن ابي الدنيافي كتاب الورع وفی فردوس الاخبار: ۱/ ۴۷؛ الطبرانی فی اوائله: ۲۴؛ السكتواری: ۱۳۔

❸ مصنف ابن ابی شیبة: ۱۴/ ۱۱۱؛ الدرالمنثور: ۴/ ۱۶۴۔

❹ السكتواری: ۱۳؛ السلفی فی الطیوریات؛ السیوطی فی الاوائل، ص: ۱۰۔

بنی اسرائیل کے پہلے نبی.....!

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ أَنْبِيَاءِ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُوسَى. ❶

''بنی اسرائیل کے سب سے پہلے نبی موسیٰ علیہ السلام ہیں۔''

نوٹ: اسرائیل یعقوب علیہ السلام کا لقب ہے۔

قبر میں سب سے پہلے جس بارے میں سوال ہوگا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِتَّقُوا الْبَوْلَ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ فِي الْقَبْرِ)) ❷

''پیشاب سے بچو کیونکہ قبر میں عبادت کے بعد سب سے پہلے اسی کا حساب ہوگا۔''

سب سے پہلے نور اور ظلمت کو پیدا کیا گیا

مؤرخ ابن اسحاق کی روایت ہے:

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللهُ النُّوْرَ وَالظُّلْمَةَ. ❸

''اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے روشنی اور اندھیرے کو پیدا کیا۔''

سب سے پہلا پہاڑ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَوَّلُ جَبَلٍ وُضِعَ عَلَى الْأَرْضِ أَبُوْ قُبَيْسٍ. ❹

---

❶ الجامع الصغير: ١ /١١٣؛ احمد في مسنده؛ السيوطي في الاوائل۔

❷ الطبراني في الكبير: ٨ /١٥٧؛ جامع التحصيل، ص: ٣٥٢؛ الاوائل للشيباني، ص: ٨٥ اس روایت میں مکحول کا سماع ابو امامہ سے ثابت نہیں ہے۔

❸ ابن جرير في تفسيره؛ الطبري؛ والأوائل للسيوطي، ص: ٧۔

❹ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤ /٩١؛ السيوطي في الدر: ٢ /٥٢؛ المستدرك: ٢ /٥١٢۔

''سب سے پہلا پہاڑ ابوقبیس ہے جو زمین پر رکھا گیا۔''

سب سے پہلے جس نے کلالہ کو وارث بنایا

حضرت صعصعۃ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَوَرَّثَ الْكَلَالَةَ أَبُوْ بَكْرٍ. ❶

''سب سے پہلے جس شخص نے قرآن کو جمع کیا اور کلالہ کو وارث بنایا وہ ابوبکر ہیں (کلالہ جس کی ماں ہو نہ باپ، بیوی ہو نہ اولاد)۔''

سب سے پہلا فرمانِ الٰہی

حضرت عروہ بن رویم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا نَهَانِيْ رَبِّيْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَعَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ)) ❷

''سب سے پہلے میرے رب نے مجھے بتوں کی پوجا سے منع فرمایا اور پھر شراب کے پینے سے۔''

سب سے پہلے جس پر نوحہ کیا گیا

حضرت علی بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ نِيْحَ عَلَيْهِ بِالْكُوْفَةِ قُرْظَةُ بْنُ كَعْبٍ. ❸

''سب سے پہلے جس شخص پر نوحہ کیا گیا وہ کوفہ کے باسی قرظہ بن کعب ہیں۔''

مدینہ میں نازل ہونے والی پہلی سورت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

كَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنَ الْأَوَائِلِ مِمَّا أُنْزِلَ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةٌ مِنْ آخِرِ مَا أُنْزِلَ مِنَ الْقُرْآنِ. ❹

---

❶ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤/ ١٠٠، ١٧٧١٥، ١٠٢٨٠۔

❷ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤/ ١٠٣، ١٧٧٣٠؛ السيوطي في جمع الجوامع: ١/ ٣٤٣ سنده صحيح۔ ❸ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤/ ١١٩، ١٧٧٩٥۔

❹ السيوطي في الدر: ٣/ ٢٠٨ ومصنف ابن ابي شيبة: ١٤/ ١٢٠، ١٧٨٠٢۔

"مدینہ میں پہلے پہل نازل کی گئی سورتوں میں سے انفال ہے اور سورت توبہ آخر میں نازل ہونے والی سورتوں سے ہے۔"

سب سے پہلے بقیع قبرستان میں دفن ہونے والے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ دُفِنَ بِالْبَقِيْعِ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ ثُمَّ اتَّبَعَهُ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ. ❶

"سب سے پہلے بقیع قبرستان مین عثمان بن مظعون کو دفن کیا گیا پھر ان کی پیروی کرتے ہوئے نبی کریم ﷺ کے بیٹے ابراہیم کو دفن کیا گیا۔"

سب سے پہلے جس نے بسم اللہ لکھی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ كَتَبَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سُلَيْمَانُ علیہ السلام. ❷

"سب سے پہلے سلیمان بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نے لکھی۔"

سب سے پہلا قبیلہ جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ملا

امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے:

إِنَّ أَوَّلَ حَيٍّ أَلْفَوْا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جُهَيْنَةُ. ❸

"بلاشبہ سب سے پہلے جو قبیلہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ملا وہ جہینہ تھا۔"

عشور کو مقرر کرنے والے پہلے شخص

حضرت عاصم جناب عامر سے روایت کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ جَعَلَ الْعُشُوْرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. ❹

---

❶ الهندي في الكنز: ٧/ ١٥٥؛ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤/ ١٣٧، ١٧٨٧٢۔

❷ الاوائل للطبراني: ٤١۔

❸ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤/ ٨٣، ١٧٦٤٦؛ الهندي في الكنز: ٧/ ١٤٣۔

❹ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤/ ٨٤، ١٧٦٤٩؛ ابو عبيد في الأموال، ص: ٥٣٤۔

"سب سے پہلے جس شخص نے عشور مقرر کیا وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔"

سب سے پہلے امہات الاولاد کو آزاد کرنے والے

حضرت عوف کہتے ہیں کہ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا

مَنْ أَوَّلَ مَنْ أَعْتَقَ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ؟ قَالَ: عُمَرُ. [1]

"سب سے پہلے کون ہے جس نے امہات الاولاد کو آزاد کرنا شروع کیا؟ تو انہوں نے کہا: جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ۔"

سب سے پہلے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کہنے والے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

أَوَّلُ كَلِمَةٍ قَالَهَا إِبْرَاهِيمُ علیہ السلام حِيْنَ طُرِحَ فِي النَّارِ "حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ". [2]

جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو انہوں نے سب سے پہلا کلمہ یہ کہا "مجھے اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہتر کارساز ہے۔"

سب سے پہلے بیعت رضوان میں بیعت کرنے والا

امام شعبی رحمہ اللہ سے منقول ہے:

أَوَّلُ مَنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ أَبُو سِنَانٍ الْأَسَدِيُّ. [3]

"سب سے پہلے جس شخص نے بیعت رضوان میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی وہ ابوسنان اسدی ہیں۔"

سب سے پہلی جَدَّہ وارث بننے والی

ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے:

---

[1] مصنف ابن ابی شیبۃ: ١٤/ ٨٤، ١٧٦٥١۔

[2] مصنف ابن ابی شیبۃ: ١٤/ ٩١، ١٧٦٧٦، ١١٨٧٩۔

[3] طبقات ابن سعد: ٣/١/ ٦٥؛ مصنف ابن ابی شیبۃ: ١٤/ ٧٦، ١٧٦١٨ و ١٢٥٥٤۔

نبی کریم ﷺ نے دادی کا اس کی پوتی کے ساتھ سدس مقرر فرمایا:

وَكَانَتْ أَوَّلُ جَدَّةٍ وُرِثَتْ فِي الْإِسْلَامِ. [1]

''اور یہ پہلی جدّہ تھیں جسے اسلام میں وراثت کا مستحق ٹھہرایا گیا۔''

سب سے پہلے جس نے قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ کیا

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ قسم اور ایک گواہ سے فیصلہ بدعت ہے:

وَأَوَّلُ مَنْ قَضَى بِهَا مُعَاوِيَةُ. [2]

''سب سے پہلے اس کی ساتھ فیصلہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کیا تھا۔''

سب سے پہلے فی سبیل اللہ گھوڑا تیار کرنے والے

حضرت قاسم بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

أَوَّلُ مَنْ عَدَا بِهِ فَرَسُهُ فِي سَبِيلِ اللهِ الْمِقْدَادُ. [3]

''سب سے پہلے اللہ کے راستے میں گھوڑا تیار کرنے والے مقداد رضی اللہ عنہ ہیں۔''

سب سے پہلے شخص جنہوں نے قاتل سے دو رکعت نماز کی رخصت چاہی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جاسوسی کے لیے ایک قافلہ بھیجا جس کا امیر عاصم بن ثابت کو بنایا (دشمنوں نے ان کو پکڑ لیا اور قتل کر دیا لیکن خبیب رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا مجھے چھوڑ دو تا کہ میں دو رکعات نماز ادا کرلوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْقَتْلِ. [4]

---

[1] مصنف ابن ابي شيبة: ١٤ /٧٧، ١٧٦٢١، مزید تفصیل فرائض میں دیکھیں مصنف ابن ابي شيبة في الفرائض: ١١٣٥٠۔ [2] مصنف ابن ابي شيبة: ١٤ /٧٧، ١٧٦٢٢، ٣٢٢٧۔

[3] طبقات ابن سعد: ٣/١/١١٤؛ مصنف ابن ابي شيبة: ١٤ /٨٠، ١٧٦٣٢۔

[4] بخاري: ٧/٣٠٨، ٧/٣٠٩_ ٣٧٩؛ في الجهاد: ٣٠٤٩ و٣٩٨٩، ٤٠٨٦۔

''سب سے پہلے قتل ہونے کے وقت اس (خبیب رضی اللہ عنہ) نے دو رکعت نماز پڑھنے کا طریقہ جاری کیا۔''

میں سب سے پہلا شخص نہیں بنوں گا جو.....!!

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:
میں ایسا پہلا شخص نہیں بنوں گا جس کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت میں خون بہایا جائے۔ پھر ابوسلمہ راوی نے کہا کہ عثمان نے فرمایا: ''بے شک یہ پہلا ہاتھ ہے جو کلائی سے کاٹا گیا۔'' [1]

سب سے پہلے آگ میں داخل ہونے والے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ النَّارَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ السَّوَّاطُونَ. [2]

''اس امت کے سب سے پہلے وہ لوگ جہنم میں داخل ہوں گے جو کوڑوں کے ساتھ دوسروں پر تشدد کرنے والے ہیں۔''

سب سے پہلے بازار میں مت داخل ہو

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَكُنْ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوْقَ.)) [3]

''تم سب سے پہلے شخص بازار میں داخل ہونے والے مت بنو۔''

سب سے پہلے صلیب حبشہ کے آدمی نے بنائی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم صلیب نہیں دیکھتے تھے یا

---

[1] المصنف في الاحاد والمثاني: (۱۲/أ) بنفس السند والمتن اس روایت کی سند میں المسیب بن واضح راوی ضعیف ہے۔ [2] ابن عدي في الكامل: ۷/ ۲۷۲۱؛ الطبراني في الاوائل: ۳٦۔ اس روایت کی سند میں ابوالمہزم متروک الحدیث ہونے کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔

[3] الطبراني في الكبير: ٦/ ۳۰۹؛ ابن حبان في المجروحين: ۳/ ۱۰۱؛ والهيثمي في المجمع: ٤/۷۷۔ اس روایت کی سند میں یزید بن سفیان راوی ضعیف ہے۔

صلیب کسی بھی چیز میں نہیں دیکھتے تھے مگر اسے ختم کر دیتے۔

وَأَوَّلُ مَنْ صَنَعَهَا رَجُلٌ بِالْحَبْشَةِ.

"اور سب سے پہلے حبشہ میں اسے (یعنی صلیب کو) کسی آدمی نے بنایا تھا۔" ❶

نوٹ: صلیب عیسائیوں کا مذہبی نشان ہے جس سے وہ عقیدۂ تثلیث کو ظاہر کرتے ہیں۔

نیز صحیح بخاری: ۱۰/ ۳۸۵ میں ان الفاظ سے روایت موجود ہے:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَتْرُكُ فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فِيهِ تَصَالِيبَ إِلَّا نَقَضَهُ.

"نبی کریم ﷺ گھر میں اگر کسی چیز میں صلیب کو دیکھتے تو اسے توڑ ڈالتے تھے۔"

نبی کریم ﷺ کا سب سے پہلا خط

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں آپ سے احادیث سنتا ہوں تو آپ مجھے اجازت مرحمت فرما دیجئے تاکہ میں انہیں لکھ لیا کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں لکھ لیا کرو۔" تو سب سے پہلی کتاب (خط پیغام) جو اس (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) نے لکھا وہ نبی کریم ﷺ کا مکہ والوں کی طرف پیغام تھا۔ ❷

عید الاضحیٰ کے دن سب سے پہلا کام

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عید الاضحیٰ کے دن نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا نُصَلِّي)) ❸

"آج کے دن ہمارا سب سے پہلا کام نماز (عید) پڑھنا ہے۔"

اللہ کے حکم کو زندہ کرنے والا پہلا شخص

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ایک آدمی کو

❶ مسند احمد: ٦/ ١٤٠؛ النسائی فی الکبریٰ کما فی تحفة الاشراف: ١٢/ ٣٩٠۔

❷ اخرجه الخطیب فی تقیید العلم، ص:٨١؛ الاوائل ابن ابی عاصم الشیبانی، ص: ٩٨۔ ❸ صحیح بخاری: ٥٥٤٥۔

یہودی کا لا منہ کیے لے جارہے تھے اسے کوڑے بھی مارے جارہے تھے تو آپ نے انہیں بلا کر فرمایا: ''کیا تم (تورات) میں اسی طرح زانی کی حد پاتے ہو؟'' ان یہودیوں کے ایک آدمی نے جواب دیا کہ ہم اس کی حد رجم (سنگسار کرنا) نہیں پاتے، آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَوَّلُ مَنْ أَحْيَا أَمْرَكَ إِذَا مَاتُوْهُ)) [1]

''اے اللہ! میں پہلا شخص ہوں جس نے تیرے اس حکم کو زندہ کیا جسے ان (یہودیوں) نے فوت کر دیا تھا۔'' پھر آپ نے اس زانی کے سنگسار کرنے کا حکم صادر فرمایا پس اسے رجم کر دیا گیا۔

مصائب کے پہلے پہل ہی صبر معتبر ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُوْلٰى)) [2]

''بلاشبہ صبر تو صدمے کے پہلے پہل ہی ہوتا ہے۔''

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

((إِنَّ الصَّبْرَ عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ)) [3]

''بلاشبہ صبر تو ابتدا صدمے کے وقت (سے ہی معتبر) ہوتا ہے۔''

سب سے پہلے نیزے سے شہید ہونے والے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (قبیلہ) قیس کے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے انہوں نے گزارش کی کہ آپ ان کے ساتھ کچھ لوگ بھیج دیں جو انہیں قرآن مجید کی تعلیم دیں آپ نے ان کے ساتھ ستر آدمی بھیج دیئے جن میں حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ بھی تھے انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان لوگوں نے ان (ستر آدمیوں) کو

---

[1] الاوائل للشیبانی، ص:۹۹؛ مسلم: ۳/ ۱۳۲ بمثل اسناده ومتنه۔

[2] مسند احمد:۳/ ۱۳۰؛ البخاری: ۳/ ۱۷۱؛ مسلم: ۲/ ۶۳۷؛ الترمذی:۸۸۸۔

[3] مسند احمد: ۳/ ۱۴۳؛ البخاری: ۱۳/ ۱۳۲؛ مسلم: ۲/ ۶۳۸؛ البخاری: ۳/ ۱۴۸۔

دھوکے سے قتل کر دیا اور حرام رضی اللہ عنہ پہلے شخص تھے جنہیں نیزے سے مارا گیا۔ ❶

اس روایت میں محمد اسد بن المثنیٰ کے بارے میں محدثین نے صدوق کثیر الغلط کہا ہے، البتہ امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں یہ روایت مختلف الفاظ سے نقل کی ہے۔ (۳۸۶/۷)

آپ کو سب سے پہلے جنت میں ملنے والی عورت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

((إِنَّ أَوَّلَ لُحُوقٍ بِي الْجَنَّةَ اِمْرَأَةٌ مِنْ أَحْمَسِ)) ❷

''بلاشبہ جنت میں سب سے پہلی مجھے احمس قبیلے کی عورت ملے گی۔''

سب سے پہلے جس کے لیے حمام تیار کیا گیا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ صُنِعَتْ لَهُ الْحَمَامَاتُ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ)) ❸

''سب سے پہلے حضرت سلیمان بن داوٗد علیہ السلام کے لیے حمام تیار کیا گیا۔''

سب سے پہلی بات جو اللہ تعالیٰ ایمانداروں سے کہیں گے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

❶ الطبراني في الاوائل، ص:۷۳؛ الشيباني، ص:۱۰۰۔ ❷ مسند احمد: ۱/ ۴۰۳؛ ابو يعلى في المجمع: ۵/ ۲۹٦؛ الخطيب كمافي الاصابة: ٤/ ۳۲۲ اس روایت کی سند میں اَبان بن عبداللہ کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے اور کہا ہے کہ صدوق فيه لين (الجرح والتعديل: ۷/ ۱۷۵؛ البخاري في التاريخ الكبير: ۷/۲٤٤۔

❸ البخاري في التاريخ الكبير: ۱/ ۲٦۲؛ ابن السني في عمل اليوم والليلة:۳۱٦؛ العقيلي في الضعفاء: ۱/ ٦۵۔۸۵؛ ابن عدي في الكامل: ۱/ ۲۸۳؛ الطبراني في الكبير: ۸/ ۲۰۸؛ الاوسط:٤٦٤؛ الأوائل:۱۲۔ شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں اسماعیل بن عبدالرحمن الأودی کمزور راوی ہے۔

((اِنْ شِئْتُمْ اَنْبَأْتُكُمْ اَوَّلُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَاَوَّلُ مَا يَقُوْلُوْنَ لَهٗ))

''اگر تم چاہو تو میں تمہیں سب سے پہلی وہ بات بتاؤں جو اللہ تعالیٰ ایمان داروں سے فرمائے گا اور پھر ایماندار اللہ تعالیٰ سے کہیں گے؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا کیوں نہیں ''ضرور'' اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا:

''بے شک اللہ تعالیٰ ایمانداروں کو قیامت کے دن فرمائے گا: کیا تم میری ملاقات کو پسند کرتے تھے؟ تو ایمان دار جواب دیں گے ہاں، اے ہمارے رب! تو پھر وہ فرمائے گا: کیوں؟ تو ایمان دار جواب دیں گے تیری مغفرت اور معافی کی امید کرتے ہوئے تو وہ یعنی اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے لیے میری مغفرت و بخشش ضروری ہو گئی۔'' [1]

سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہنے والا

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ اَوَّلُ مَنْ حَيَّاهُ (يَعْنِي بِذٰلِكَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم) بِتَحِيَّةِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ: ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ)) [2]

''میں سب سے پہلا وہ شخص ہوں کہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آپ کو ''السلام علیکم'' کہا پس آپ نے جواب میں ''وعلیک ورحمة الله'' (کہ تجھ پر بھی سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت) کہا۔''

نبیوں کے بعد جنہیں سب سے پہلے لباس پہنایا جائے گا

حضرت عبداللہ اپنے باپ بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] مسند احمد: ٥/ ٢٣٨؛ الطبراني في الكبير: ٢٠/ ١٢٥؛ ابو نعيم في الحلية: ٨/ ١٧٩۔ اس روایت کی سند میں عبیداللہ بن زحر ضعیف راوی ہے نیز خالد بن معدان کا معاذ سے سماع بھی ثابت نہیں ہے۔ [2] صحيح مسلم: ٤/ ١٩١٩، ١٩٢٢؛ المصنف في الآحاد والمثاني: (١٠٣/ب/ ١٠٤/أ)، مطولا بهذا الإسناد والمتن۔

((فَأَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ وَالشُّهَدَاءِ بِلَالُ وَصَالِحِي الْمُؤَذِّنِيْنَ)) [1]

''نبیوں اور شہداء کے بعد سب سے پہلے بلال اور اذان دینے والے لوگوں میں سے نیک مؤذنوں کو لباس پہنایا جائے گا۔''

سب سے پہلے اٹھائی جانے والی چیز (علم میراث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهُ وَهُوَ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسٰى وَأَوَّلُ مَا يُنْزَعُ مِنْ أُمَّتِي)) [2]

''فرائض یعنی وراثت کا علم حاصل کرو اور دوسروں کو بھی اس کا علم سیکھاؤ اور یہ آدھا علم ہے اور یہ بھلا دیا جائے گا اور سب سے پہلے یہ علم میری امت سے اٹھالیا جائے گا۔''

دین ابراہیمی کو تبدیل کرنے والا پہلا شخص

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مجھے جہنم دکھائی گئی میں نے اس میں بنی عمر کے بھائی عمرو بن لحی کو دیکھا جو اپنی انتڑیاں جہنم میں کھینچ رہا ہے۔

((وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ غَيَّرَ عَهْدَ إِبْرَاهِيْمَ وَسَيَّبَ السُّيَّبُ)) [3]

---

[1] ابن عساكر في تاريخه: (٣ /٢٣٢/أ)؛ ابونعيم في أخبار أصبهان: ٢ /١٩٨۔ اس روایت کی سند میں محمد بن الفضل بن عطیۃ الخراسانی راوی کذاب الحدیث ہے یعنی یہ روایت موضوع ہے عند الالبانی۔ [2] الدارقطنی: ٤ /٦٧؛ ابن عدي في الكامل: ٢ /٧٩١؛ الحاكم: ٤ /٣٣٢؛ البيهقي: ٦ /٢٠٩؛ ابن ماجه:٢٧١٩؛ الخطيب في تاريخ بغداد: ١٢ /٩٠ اس روایت میں حفص بن عمر متروک راوی ہے التلخيص الحبير: ٣ /٧٩۔

[3] احمد كمافي الاصابة: ١ /٦١؛ الحاكم: ٤ /٦٠٥؛ ابن عبدالبر في الاستيعاب: ١ /١٢٠۔ اسناده حسن عند الالبانی۔

"یہ سب سے پہلا شخص ہے جس نے دین ابراہیمی میں تبدیلی کی اور غیر اللہ کے نام پر جانور چھوڑے۔"

امانت کو سب سے پہلے اٹھا لیا جائے گا

صحابی رسول سلم بن عمیر ثمالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْاَمَانَةُ أَوَّلُ شَيْءٍ يُرْفَعُ)) ❶

"امانت پہلی چیز ہے جو اٹھائی جائے گی۔"

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو سب سے پہلی وصیت

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ سخت ضرورت مند ہوئے لیکن ہمیں کوئی بھی چیز نہ ملی تو مجھے میری بیوی نے کہا: اگر تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ (اور ان سے کچھ مانگ لو) تو میں نے آپ سے سوال کیا تو سب سے پہلی چیز جس کی طرف آپ نے مجھے متوجہ کیا وہ یہ تھی کہ جو (رسول سے) بچاؤ طلب کرے گا اللہ تعالیٰ اسے بچا لیں گے۔ ❷

سب سے پہلے جس نے موزے پہنے

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ رَأَيْتُ عَلَيْهِ خُفَّيْنِ فِي الْإِسْلَامِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَأَتَانَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ خُفَّانِ۔ ❸

"سب سے پہلے جس شخص پر میں نے موزے دیکھے وہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ

---

❶ مسند الشهاب: ٢١٦ـ٢١٧؛ الاوائل للشيباني في ص: ١٠٦ وبقي بن مخلد في مسند كما في الميزان: ٤/ ٢٠٢۔ اس روایت کی سند میں بقیۃ بن الولید راوی مدلس ہے اور اس میں تحدیث کی صراحت موجود بھی نہیں ہے نیز اس سند میں مزید بھی کلام ہے۔ لیکن شیخ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث شواہد کی بنا پر قوی ہے۔ ❷ مسند احمد: ٣/ ٤٤۔ اس کی سند کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے صحیح نہیں کہا البتہ بخاری: ١١/ ٣٠٣ اور مسلم: ٢/ ٧٢٩ میں ابو سعید کا ایک دوسرا واقعہ موجود ہے۔ ❸ الأوائل للشيباني، ص: ١٠٩۔ اس روایت میں ایک راوی سہل بن حسام بن اعصک ہے جس کے بارے میں جرح اور نہ تعدیل مذکور ہے۔ ذکرہ ابن ابي حاتم في الجرح والتعديل: ٤/ ١٩٧۔

تھے ہم اللہ کے رسول کے پاس آئے تو ان (مغیرہ) پر موزے تھے۔"

سب سے پہلے جن کی سفارش ہو گی

حضرت عبداللہ بن حماد بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلَ الْمَدِينَةِ وَأَهْلَ مَكَّةَ وَأَهْلَ الطَّائِفِ)) ❶

"میں سب سے پہلے اپنی امت میں سے مکہ، مدینہ اور طائف کے لوگوں کی سفارش کروں گا۔"

سب سے پہلے قسامہ کرنے والے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

أَوَّلُ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِينَا بَنِي هَاشِمٍ. ❷

"جاہلیت میں سب سے پہلا قسامہ (خون بہا) ہم بنی ہاشم میں ہوا۔"

"قسامہ" ایسا حلف جسے مقتول کے اولیاء مجرم پر قتل ثابت کرنے کے لیے اٹھائیں کہ اللہ کی قسم! فلاں نے اسے قتل کیا ہے (اور وہ پچاس ہیں) ❸

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری صحابی ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی پر برقرار رکھا جس پر جاہلیت میں تھا۔ ❹

قسامہ کی صورت یہ ہے کہ کسی بستی یا شہر میں کوئی آدمی مقتول پایا جائے جبکہ اس کے قاتل کا علم نہ ہو اور اس کے قتل پر کوئی گواہ بھی کھڑا نہ ہو لیکن مقتول کا ولی اس کے قتل کا الزام کسی آدمی یا جماعت پر لگائے اور ان کے خلاف ثبوت کمزور ہو جس علاقے میں مقتول پایا

---

❶ الطبراني في الاوائل، ص:٧٦؛ الشيباني في الأوائل، ص:١١١؛ البخاري في التاريخ الكبير: ٥/ ٤١٢، ٥/ ٤١٣۔ اس روایت کی سند کے متعلق کوئی جرحاً یا تعدیلاً کوئی حکم نہیں مل سکا کما ذكره الذهبي في الميزان: ٢/ ٢٥٥۔ ❷ صحیح بخاری: ٧/ ١٥٥؛ الاوائل للشیبانی، ص:١١١۔ ❸ بداية المجتهد: ٢/ ٤٢١۔

❹ مسلم، القسامة والمحاربين، باب القسامة: ١٦٧٠؛ احمد: ٤/ ٦٢۔

گیا ہے اس کی ان کے ساتھ دشمنی تھی تو پھر مقتول کے اولیاء سے ان کے خلاف پچاس قسمیں کھانے کا حکم دیا جائے گا اگر انہوں نے قسمیں اٹھالیں تو دیت کے مستحق قرار پائیں گے۔

اور اگر مقتول کے اولیاء اعراض کریں اور قسم اٹھانے سے گریز کریں اور پیچھے ہٹیں تو پھر جن کے خلاف انہوں نے دعویٰ کیا ہے ان کو قسمیں اٹھانے کا حکم دیا جائے گا وہ اس بات کی قسم اٹھائیں گے کہ نہ تو انہوں نے قتل کیا ہے اور نہ ہی انہیں اس کے قاتل کا علم ہے اگر وہ قسم اٹھالیں تو بری ہو جائیں گے اور ان پر کوئی چیز واجب نہیں ہوگی اور اگر انہوں نے قسم اٹھانے سے گریز کیا اور منہ پھیرا تو ان پر دیت کی ادائیگی لازم کر دی جائے گی۔ ❶

اولیاتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر صیغہ میں جو نئی باتیں ایجاد کیں مؤرخین انہیں اولیات (سب سے پہلے) سے تعبیر کرتے ہیں ان کی مختصر فہرست یہ ہے:

(۱) بیت المال یعنی خزانہ قائم کیا۔

(۲) عدالتیں قائم کیں اور قاضی مقرر کیے۔

(۳) تاریخ اور سن قائم کیا جو آج تک جاری ہے۔

(۴) امیر المومنین کا لقب اختیار کیا۔

(۵) فوجی دفتر ترتیب دیا۔

(۶) فوجی افسروں کی تنخواہیں مقرر کیں۔

(۷) دفتر مال قائم کیا۔

(۸) پیمائش کا طریقہ جاری کیا۔

(۹) مردم شماری کرائی۔

(۱۰) مختلف چیزوں پر معاوضے مقرر کیے۔

(۱۱) نہریں کھدوائیں۔

(۱۲) شہر آباد کرائے۔

---

❶ سبل السلام: ۳/ ۱۶۲۱۔ ۱۶۲۲؛ مسلم: ۱۶۶۹؛ بخاری: ۶۸۹۸؛ ترمذی: ۱۴۶۲۔

(۱۳) ممالک کو صوبوں میں تقسیم کیا۔

(۱۴) دریا کی پیداوار پر محصول لگایا۔

(۱۵) حربی تاجروں کو ملک میں آنے اور تجارت کرنے کی اجازت دی۔

(۱۶) گھوڑوں کی نسل میں اصیل اور مجنس کی تمیز قائم کی جو عرب میں نہ تھی۔

(۱۷) جیل خانے قائم کیے۔

(۱۸) درہ کا استعمال کیا۔

(۱۹) راتوں کو گشت کر کے رعایا کا حال دریافت کرنے کا طریقہ نکالا۔

(۲۰) پولیس کا محکمہ قائم کیا۔

(۲۱) فوجی چھاؤنیاں قائم کیں۔

(۲۲) پرچہ نویس مقرر کیے۔

(۲۳) مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے آرام کے لیے چوکیاں اور سرائیں بنوائیں۔

(۲۴) راہ پر پڑے ہوئے بچوں کی پرورش اور پرداخت کے لیے روزینے مقرر کیے۔

(۲۵) قاعدہ بنایا کہ اہل عرب غلام نہیں بنائے جا سکتے۔

(۲۶) مفلوک الحال عیسائیوں اور یہودیوں کے روزینے مقرر کیے۔

(۲۷) مکاتب قائم کیے۔

(۲۸) معلموں اور مدرسوں کے مشاعرے مقرر کیے۔

(۲۹) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے باصرار کلام اللہ کی تدوین کرائی۔

(۳۰) قیاس کا اصول قائم کیا۔

(۳۱) فرائض میں عول کا مسئلہ ایجاد کیا۔

(۳۲) نماز تراویح جماعت سے قائم کی۔

(۳۳) تین طلاقوں کو اگر ایک ساتھ دی جائیں، بائن قرار دیا۔

(۳۴) شراب کی حد اسی کوڑے مقرر کی۔

(۳۵) بنی تغلب کے عیسائیوں پر جزیہ کی بجائے زکوٰۃ مقرر کی۔

(۳۶) تجارت کے گھوڑوں پر زکوٰۃ مقرر کی۔

(۳۷) وقف کا طریقہ ایجاد کیا۔

(۳۸) نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر اجماع کروایا۔

(۳۹) مساجد میں وعظ کا طریقہ جاری کیا۔

(۴۰) اماموں اور مؤذنوں کی تنخواہیں مقرر کیں۔

(۴۱) مسجدوں میں روشنی کا انتظام کیا۔

(۴۲) ہجو کہنے والے کے لیے تعزیر کی سزا مقرر کی۔

(۴۳) غزلیہ اشعار میں عورتوں کے نام لینے سے منع کیا۔

نوٹ: یہ اولیات طبری، تاریخ الخلفاء اور سیرۃ عمر لابن جوزی میں مذکور ہیں۔ دیکھیں تاریخ اسلام از شاہ معین الدین احمد ندوی: ۱/ ۲۳۰۔۲۴۰۔

دین اسلام کی سب سے پہلی بات

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ یمن کے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے تو آپ نے فرمایا:

اُقْبِلُوْا الْبُشْرٰی وَلَا تَقُوْلُوْا كَمَا قَالَتْ بَنُوْ تَمِيْمٍ فَقَالُوْا: قَدْ قَبِلْنَا فَأَخْبِرْنَا عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: ((كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ)) [1]

''خوشخبری قبول کرنا اور ایسے مت کہنا جس طرح بنو تمیم نے کہا تھا انہوں نے کہا ہم نے قبول کی (یعنی یمن والوں نے) تو آپ ہمیں اس دین کی سب سے پہلی بات فرمائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ تھے (جس وقت) اس کے علاوہ کوئی چیز نہ تھی اور اس کا عرش پانی پر تھا۔''

---

[1] مسند احمد: ٤/ ٤٢٦۔٤٣٣؛ البخاري: ٣١٩١؛ المصنف فی الآحاد والمثانی: ١٢٣/أ۔

حجۃ الوداع کے خطبہ میں جو بات آپ نے سب سے پہلے کہی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوادع کے خطبہ میں وہ حاضر تھے تو سب سے پہلے جو چیز آپ کے منہ مبارک سے نکلی وہ آپ کا یہ فرمان تھا:

''اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری ماؤں کی بابت حسن سلوک کی وصیت کرتا ہے۔'' [1]

غلاموں میں سے سب سے پہلے شہید

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَنَّ حَارِثَةَ كَانَ غُلَامًا مِنْهُمْ أُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ أُصِيْبَ. [2]

''بے شک حارثہ لوگوں میں ایک غلام تھے جو جنگ بدر کے دن شہید ہوئے اور وہ پہلے (غلام) شہید تھے۔''

کلمہ ''أُوہ'' کہنے والے سب سے پہلے شخص

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں:

((أَوَّلُ مَنْ صُنِعَتْ لَهُ الْحَمَامَاتُ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ فَلَمَّا دَخَلَهُ وَجَدَ غَمَّهُ وَحَرَّهُ فَقَالَ ''أُوْهِ ثُمَّ أُوْهِ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُوْنَ أُوْهِ)) [3]

''سب سے پہلے جس شخص کے لیے حمام بنائے گئے وہ جناب داؤد علیہ السلام تھے

---

[1] الطبراني في الكبير: ٨/ ١٧٣؛ وفي الأوائل:٦٨؛ احمد: ٤/ ١٣١_١٣٢؛ البخاري في الأدب المفرد:٦٠؛ ابن ماجه: ٣٦٦١۔ اس روایت کی سند میں کچھ کلام ہے البتہ وہ روایت جس میں یہ الفاظ ہیں: ''بے شک اللہ تعالیٰ تمہیں ماؤں اور اپنے آباء سے اچھا سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہے جو قریبی ہے اور پھر جو قریبی ہے'' اس کی سند جید ہے والحاکم: ٤/ ١٥١ والطبراني في الكبير: ٢٠/ ٢٧٠_ ٢٧١ وفي مسند الشاميين: ق:٣٢٥۔

[2] الطبراني في الأوائل:٧١؛ مسند احمد: ٣/ ١٣٤_٢١٠؛ البخاري: ٦/ ٢٥، ٧/ ٣٠٤ (١١/ ٤١٥)۔

[3] البخاري في التاريخ الكبير: ١/ ٣٦٢؛ ابن السني في عمل اليوم والليلة:٣١٦؛ العقيلي في الضعفاء: ١/ ٦٥_٨٤؛ ابن عدي في الكامل: ١/ ٢٨٣؛ الطبراني في الأوائل: ١٢ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''لاَ يتابع عليه''

تو جب وہ اس میں داخل ہوئے تو انہوں نے اس کی گرمائی اور حرارت کو محسوس کیا تو ''اوہ'' پھر ''اوہ'' کا لفظ بولا اس سے پہلے ''اوہ'' کا لفظ نہیں تھا۔''

عدالتِ عثمانیہ میں پیش ہونے والا سب سے پہلا مقدمہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے تخت خلافت پر بیٹھنے کے بعد آپ کے سامنے سب سے پہلا مقدمہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے عبیداللہ کے قصاص کا پیش ہوا۔

اس واقعہ کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قاتل ابولولؤ نے آپ کو شہید کرنے کے بعد فوراً خودکشی کر لی تھی لیکن بعض واقعات کی بنا پر عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو شک تھا کہ ابولولؤ کے ساتھ دو آدمی اور جفینہ اور ہرمزان قتل کی سازش میں شریک تھے۔

انہوں نے جوش غضب میں ان کو قتل کر دیا۔ بیعت خلافت کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشورہ کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ قصاص میں قتل کرنا چاہیے لیکن دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے مخالفت کی کہ یہ کسی طرح مناسب نہیں ہے کہ کل عمر رضی اللہ عنہ قتل ہو چکے ہیں اور آج ان کے لڑکے کو تلوار کے حوالہ کیا جائے۔ اس اختلاف رائے پر آپ نے قصاص کی سزا کو دیت سے بدل دیا اور اپنی جیب خاص سے دیت ادا کی۔ [1]

سب سے پہلا فرضی حج

ویسے تو حج کا سلسلہ حضرت آدم سے جاری تھا لیکن امت محمدیہ پر مکمل مناسک کے ساتھ (جو ابراہیم علیہ السلام کے طریقے تھے) ۹ ہجری کو فرض ہوا فرضیت حج کے بعد رسول اللہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنا کر مکہ مکرمہ روانہ کیا، انہوں نے دورانِ حج یہ اعلان کروایا کہ آج کے بعد نہ کوئی مشرک حج کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف کر سکتا ہے پھر آئندہ سال ۱۰ ہجری میں آپ نے خود پہلا اور آخری حج ادا کیا جو حجۃ الوداع کے نام سے معروف ہے۔ [2]

---

[1] ابن اثیر: ۳/ ۳۹۔ [2] الفقہ الاسلامی وأدلتہ: ۳/ ۲۰۶۵۔

سب سے پہلا فرض روزہ

سب سے پہلا فرض روزہ دو ہجری کو رکھا گیا اور نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی میں نو برس ماہ رمضان کے روزے رکھے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے نو برس رمضان المبارک کے روزے رکھے اس لیے کہ ہجرت کے دوسرے سال شعبان میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہوئے تھے اور نبی کریم ﷺ گیارہ ہجری ربیع الاول کے مہینے میں فوت ہو گئے تھے۔ [1]

سب سے پہلی مسجد

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ!

أَيُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِي الْإِسْلَامِ أَوَّلُ؟ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْحَرَام))
قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ ((الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى يَعْنِي بَيْتَ الْمَقْدَسِ))
قَالَ: قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: ((أَرْبَعُوْنَ سَنَةً)) [2]

''زمین میں سے سب سے پہلے کون سی مسجد تعمیر ہوئی؟ آپ نے فرمایا: ''مسجد حرام (بیت اللہ)'' میں نے کہا، پھر کونسی؟ آپ نے فرمایا ''مسجد اقصیٰ (بیت المقدس)'' میں نے کہا: ان دونوں کے درمیان کتنی مسافت اور فاصلہ ہے؟ آپ نے فرمایا: ''چالیس سال۔''

خدیجہ کے بعد سب سے پہلے اسلام لانے والے

حضرت عبداللہ بن بریدۃ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں:

''خدیجہ رضی اللہ عنہا سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں اور اس کے بعد حضرت

---

[1] المجموع: ٦/ ٢٥٠؛ نیل الأوطار: ٣/ ١٥١۔

[2] بخاری: ٦/ ٤٠٧؛ مسلم: ١/ ٣٧٠؛ ابن ابی عاصم الشیبانی فی الاوائل، ص: ١٠٥۔

علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ آپ پر ایمان لائے۔" ❶

عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے مسلمانوں کو سب سے پہلا کھانا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں! کیا تم جانتے ہو کہ مسلمان شدید بھوکے تھے تو میں نے چمڑے کا دسترخوان لے کر اسے بچھایا پھر اس پر میں نے مکھن اور شہد رکھا اور مکھن کو شہد میں ملا دیا (یعنی حلوا بنا دیا) تو یہ وہ حلوا تھا جسے انہوں نے اسلام میں سب سے پہلے کھایا؟ اس پر (محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے) کہا: ہاں ایسے ہی ہے۔ ❷

سب سے پہلی دنیا سے اٹھائی جانے والی چیز

حضرت عوف بن مالک بیان کرتے ہیں کہ سب سے پہلی چیز جو اس دنیا سے اٹھائی جائے گی وہ خشوع ہوگا حتیٰ کہ سرزمین پر ایک بھی خشوع کرنے والا باقی نہیں رہے گا۔ ❸

آپ کی پیشین گوئی سب سے پہلے روم فتح ہوگا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے لکھ رہے تھے ہم نے سوال کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تُفْتَحُ أَوَّلُ: الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ: ((لَا بَلْ مَدِينَةُ هِرَقْلَ تُفْتَحُ أَوَّلُ)) ❹

"قسطنطنیہ اور روم میں سے سب سے پہلے کونسا شہر فتح ہوگا تو آپ نے

---

❶ الاوائل للسيوطي: ٥ /٩٦_٩٧؛ الطبراني في الاوائل: ٥٤؛ المصنف في الاحاد والمثاني: ١٦ /أ؛ ابن كثير في البداية والنهاية: ٧ /٢٢٠_ اسناده حسن عندالالبانی۔

❷ المصنف في السنة: ١٣٠١؛ في الاحاد والمثاني: ٦٨ /ب؛ شیخ البانی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی سند میں عبدالملک بن هارون بن عشرة راوی میں سخت کلام کی وجہ سے یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھیں المجروحين: ٢ /١٣٣؛ الميزان: ٢ /٦٦٦_ ❸ الطبرانی فی الكبير: ١٨ /٤٣؛ في الاوائل: ٨١؛ البخاری فی خلق افعال العباد، ص: ١٠٥_ ١٠٦؛ النسائي في الكبرىٰ كما فی تحفة الأشراف: ٨ /٢١١؛ الطحاوی فی المشكل: ١ /١٢٢ واسناده صحيح۔ ❹ ابن ابي شيبة في المصنف: ٥ /٣٢٩_ ٣٣٠؛ احمد: ٢ /١٧٢؛ الدارمي: ١ /١٢٦؛ الحاكم: ٤ /٥٠٨؛ اسناده حسن؛ الطبراني في الاوائل: ٦١۔

فرمایا: سب سے پہلے ہرقل کا شہر فتح ہوگا۔"

سب سے پہلے ہلاک ٹڈیاں ہوں گی

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا يُهْلِكُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْجَرَادُ)) [1]

"سب سے پہلے اس امت میں ٹڈیاں ہلاک ہوں گی۔"

اسلام میں سب سے پہلے امیر

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَمَّرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ جَحْشٍ وَكَانَ أَوَّلُ اَمِيْرٍ فِي الْإِسْلَامِ. [2]

"بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور انہیں اسلام میں سب سے پہلے امیر بنایا گیا۔"

روز قیامت سب سے پہلے انسان کی ران اور ہاتھ بولے گا

حضرت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روز قیامت تم کو لایا جائے گا اور تمہارے مونہوں پر مہر لگا دی جائے گی۔ (بند کر دیے جائیں گے)

((اِنَّ أَوَّلَ مَا يَتَكَلَّمُ مِنَ الْإِنْسَانِ فَخِذُهُ وَكَفُّهُ)) [3]

---

[1] ابن حبان في المجروحين: ٢ /٢٥٦؛ ابن الجوزي في الموضوعات: ٣ /١٣ یہ حدیث موضوع ہے اس روایت کی سند میں عبید بن واقد ضعیف ہے بعض نے اسے منکر الحدیث کہا ہے المیزان: ٣ /٦٧٧۔ [2] ابن ابي شيبة في المصنف: ١٤ /١٢٣؛ احمد: ١ /١٧٨؛ الطبراني في الاوائل: ٦٢؛ البیهقی: ٦ /٣١٦ یہ حدیث منقطع ہے المراسیل لابن ابی حاتم، ص: ٦١۔

[3] عبدالرزاق في المصنف: ١١ /١٣٠؛ ابن المبارك في الزهد: ٩٨٧؛ احمد: ٤ /٤٤٦، ٤ /٤٤٧؛ السریانی فی مسنده: ق ١٦٣ /ب؛ الطبراني في الكبير: ١٩ /٤٠٧؛ صححه ابن عبدالبر في الاستيعاب: ١ /٣٢٣۔ هامش الإصابة اسناده قوی عند الالبانی۔

''اور سب سے پہلے انسان کی ران اور ہاتھ بولیں گے۔''

ایک دوسری روایت میں کچھ یوں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ يَتَكَلَّمُ مِنَ الْاِنْسَانِ يَوْمَ يُخْتَمُ عَلَى الْأَفْوَاهِ فَخِذَهُ مِنْ رِجْلِهِ الْيَسَارِ)) [1]

''بلاشبہ انسان کی سب سے پہلی چیز جو کلام کرے گا جس دن مونہوں پر مہر لگادی جائے گی، اس کی دائیں ران ہوگی۔''

روز قیامت کی پہلی نشانی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((أَوَّلُ الْآيَاتِ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى فَأَيَّتُهُمَا كَانَتْ قَبْلَ كَانَتْ أُخْرَى عَلَى أَثَرِهَا)) [2]

''سب سے پہلی نشانی سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چوپائے کا لوگوں پر چاشت کے وقت نکلنا ہے پس ان میں سے جو بھی پہلے ہوگئی تو دوسری اس کے بعد جلد ہی ہوگی۔''

سب سے پہلے بدبودار ہونے والی چیز

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہر انسان اپنی طاقت کے مطابق پاکیزہ چیزیں اپنے پیٹ میں داخل کرنے کی کوشش کرے کیونکہ:

((فَإِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْتِنُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ)) [3]

''یقیناً سب سے پہلی چیز جو انسان سے بدبودار ہوگی اس کا پیٹ ہوگا۔''

---

[1] مسند احمد: ٤/ ١٥١؛ الطبراني في الكبير: ١٧/ ٣٣٣؛ وقال الهيثمي في المجمع: ١٠/ ٣٥١ واسناده حسن۔ [2] صحيح مسلم: ٤/ ٢٢٦٠؛ الاوائل للشيباني: ٧٧۔

[3] بخاری: ١٣/ ١٢٨-١٢٩؛ الأوائل للشیبانی، ص: ٧٧۔

عید میلاد النبی منانے والا پہلا شخص

ساتویں صدی ہجری ۶۲۵ ھ میں سلطان صلاح الدین ایوبی کے بہنوئی اور موصل کے قریبی شہر اربل کے گورنر ملک مظفر ابوسعید کوکبری نے اسے رواج دیا۔ وہ محفل میلاد میں بھانڈ، مراسی، راگ رنگ اور ناچنے والوں کو جمع کرتا اور راگ سنتا اور گانا باجا سن کر خود بھی ناچا کرتا تھا۔ 1

اور مؤلف ''الإبداع في مضار الابتداع'' نے لکھا ہے کہ عیسائیوں کے کرسمس کی دیکھا دیکھی میں مصری فاطمیوں نے جشن میلاد کو رواج دیا تھا۔ 2

اور قرون اولیٰ میں اس کا ثبوت نہ ہونے اور ساتویں صدی میں آکر شروع ہونے کی وجہ سے ہی اہل علم نے اسے ''بدعت'' قرار دیا ہے۔ 3

اس میلاد کے جواز کا فتویٰ سب سے پہلے ملک مظفر کے عہد کے ایک مولوی شیخ ابوالخطاب ابن دحیہ نے ایک رسالے ''التنویر فی مولد البشیر النذیر'' میں دیا جس کی تالیف پر اسے ملک مظفر نے ایک ہزار دینار انعام دیا تھا۔ 4

اور اس مولوی ''ابن دحیہ'' کو کبائر علماء حدیث نے کذاب، ناقابل اعتبار، غیر صحیح النسب، بے تکی اور اٹکل پچو باتیں کرنے والا قرار دیا ہے۔ جس کی تفصیلات البدایۃ والنھایۃ: ۷/ ۱۳/ ۷ ۱۳ اور لسان المیزان: ۴/ ۲۹۷۔۲۹۶ میں دیکھی جا سکتی ہے۔

---

1 البداية والنهاية: ٧/ ١٣/ ١٣٧۔١٣٦ طبع المعارف بيروت، الانصاف فيما قيل في المولد من الغلو والاحجاف لابي بكر جابر الجزائرى، ص: ٣٤، ٣١ طبع جميعه إحياء التراث، كويت۔

2 بحواله كلمة الحق في الاحتفال بمولد سيد الخلق للشيخ عبدالله آل محمود، ص: ٥٠ طبع قطر۔

3 مقاله شيخ ابن باز، مجلة الجامعة الإسلامية مدينه منوره، ج ٥، شماره ٤ مجريه ١٩٧٣ء فتاوى المنار، محمد رشيد رضا علامه، مصر ج ٥، ص: ٢١١١ فتوى نمبر: ٧٦٥۔

4 البداية والنهاية: ٧/ ١٣٧، الإنصاف: ٣٤/ ٣٥۔

سب سے پہلے سنت نبوی کو تبدیل کرنے والا شخص

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے:

((أَوَّلُ مَنْ يُغَيِّرُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي أُمَيَّةَ)) [1]

''سب سے پہلا شخص جو میری سنت میں تبدیلی کرے گا بنی امیہ کا آدمی ہو گا۔''

سب سے پہلے نبی کریم کے ساتھ نماز پڑھنے والے

حضرت علی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَنَا أَوَّلُ رَجُلٍ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ. [2]

''سب سے پہلا شخص ہوں جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔''

دجال سب سے پہلے کہاں ظاہر ہو گا؟

یہ بات تو مسلم ہے کہ قرب قیامت دجال کا ظہور ہو گا جس کا فتنہ اتنا بڑا ہو گا کہ ہر نبی نے اپنی قوم کو اس کے فتنے سے ڈرایا ہے دجال شام اور عراق کے درمیان ریگستانی علاقے میں سب سے پہلے ظاہر ہو گا دجال ایک آنکھ سے کانا ہو گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہو گا (لیکن اسے دیکھنے کی طاقت صرف ایمان والے ہی رکھیں گے) دجال کے ایک ہاتھ میں آگ اور دوسرے میں پانی ہو گا۔ دجال کا لشکر یہودی ہوں گے دجال پہلے پہل تو نبوت کا دعویٰ کرے گا پھر خدائی دعویٰ کرے گا۔

---

[1] ابن ابي شيبة في المصنف: ١٤/ ١٠٢ وفي مسنده كما في المطالب العالية: ١٨٩/أ، ٤/ ٣٣١؛ اتحاف المهرة: ١٢٥/أ/٣؛ البيهقي في دلائل النبوة: ٦/ ٤٦٧؛ ابن عساكر في تاريخ دمشق: ٦/ ١٣١/ب؛ ابن عدى فى الكامل: ٣/ ١٠٢٤ حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ یہ روایت منقطع ہے۔ البداية: ٦/ ٢٢٩۔

[2] ابن ابي شيبة في المصنف: ١٢/ ٦٥؛ احمد في المسند: ١/ ١٤١ في فضائل الصحابة: ١٠٠٣؛ ابن سعد في الطبقات: ٣/ ٢١۔ اس روایت کی سند میں حبہ بن جوین عرنی راوی کو ''ليس بالقوى'' کہا گیا ہے التهذيب: ٢/ ١٧٦۔

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔ عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا تو وہ دجال کے خلاف جہاد کریں گے اور مقامِ لد کے پاس اسے قتل کر کے اس کا کام تمام کر دیں گے۔ 1

عیسیٰ کا نزول سب سے پہلے کہاں ہوگا.....؟

عیسیٰ دمشق (شام) کے مشرقی حصے میں، سفید مینار کے پاس زرد رنگ کے کپڑوں میں ملبوس، دو فرشتوں کے بازؤں (پروں) پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ عیسیٰ حکم الٰہی سے زندہ آسمانوں پر اٹھا لیے گئے ہیں اب وہ قرب قیامت دوبارہ نزول فرمائیں گے اور عادل حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے، صلیب توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ ختم کر دیں گے اور شریعت محمدیہ کے پیروکار ہوں گے اور یہ ظالموں اور غیر مسلم قوموں سے جہاد کریں گے اور جہاد کے ذریعے سے اسلام کو غالب کر دیں گے اور ہر طرف امن و امان قائم ہو جائے گا۔ 2

سب سے پہلے امت محمدیہ جنت میں جائے گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ)) 3

''سب سے پہلے ہم (یعنی امتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم) جنت میں داخل ہوں گے۔''

تقدیر کو سب سے پہلے لکھا گیا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

((إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ قَالَ رَبِّ! مَاذَا

---

1 صحیح مسلم، الفتن، باب في الآيات امتي تكون قبل الساعة: ٢٩٠١؛ في الفتن: ٧١٢٧، ٢٩٣٧، ٢٩٣٣، ٢٩٤٤، ٢٩٤٢؛ بخاری الفتن، باب ذكر عن بني اسرائيل: ٣٤٥٠؛ ابن ماجه: ٢٠٤٥؛ مجمع الزوائد: ٧/ ٦٥١؛ الترمذي: ٢٢٤٠۔

2 بخاری، أحاديث الأنبياء، باب نزول عيسى بن مريم: ٣٤٤٨، ٢٤٧٦؛ مسلم: ٢٩٣٧، ٢٤٢؛ ابوداود: ٤٣٢١؛ ابن ماجه: ٤١٢٩؛ احمد: ٢/ ٢٣٨۔

3 مسلم، الجمعة، باب هداية هذه الامة ليوم الجمعة۔

أَكْتُبُ؟ قَالَ اُكْتُبْ مَقَادِيرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ)) ❶

''بلاشبہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا کی وہ قلم ہے اور اس سے کہا کہ لکھ، اس نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں کیا لکھوں فرمایا: قیامت تک آنے والی ہر چیز کی تقدیر لکھ دو۔''

سب سے پہلے جس شخص نے اما بعد کہا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

أَوَّلُ مَنْ قَالَ: ''أَمَّابَعْدُ'' دَاوٗدُ النَّبِيُّ علیہ السلام وَهُوَ فَصْلُ الْخِطَابِ. ❷

''سب سے جس شخص نے ''امابعد'' کے کلمات کہے وہ اللہ کے نبی داوٗد علیہ السلام ہیں اور وہ بڑے فصیح کلام کرنے والے تھے۔''

نوٹ: امابعد یہ وہ کلمات ہیں جو آپ ہر خطبہ کے بعد کہہ کر بات کو شروع کرتے تھے ان کا مفہوم ہے کہ ''اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد'' ''فصل الخطاب'' یہ جملہ اس شخص کے لیے بولا جاتا ہے جسے قوت گویائی کا عظیم ملکہ ملا ہو اور وہ فصیح اللسان بھی ہو۔

سب سے پہلے جنت میں صحابہ انصار داخل ہوں گے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْأَنْصَارُ اَصْحَابِيْ فِي الدُّنْيَا وَشِيْعَتِيْ فِي الْآخِرَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ)) ❸

''انصار دنیا میں میرے ساتھی ہیں اور آخرت میں میری جماعت ہوں گے

---

❶ ابوداود، السنة، باب في القدر:٤٧٠٠؛ الترمذي:٢١٥٥، حديث صحيح عند الالباني۔ ❷ تفسير ابن كثير: ٤/ ٣٠؛ العسكري في الاوائل، ص:٥٣؛ موقوفا على ابی موسى الأشعري، الطبراني في الأوائل، ص:٤٠ مرفوعاً اس روایت کی سند میں عبدالعزیز بن عمران متروک راوی ہے۔ ❸ المصنف في الآحاد والمثاني: ١٨١/ب؛ الاوائل للشيباني: ٥٥/ ١١٤۔ اس روایت کی سند میں ایک راوی محفوظ بن ابی توبہ ضعیف ہے۔ الضعفاء للعقيلي: ٤/ ٢٦٧؛ الميزان: ٣/ ٤٤٤۔

اور میری امت میں سے سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔"

حضرت جبیر نے جو اسلام میں سب سے پہلی چیز سنی

محمد بن جبیر بن مطعم سے مروی ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے سورۂ طور کے پڑھنے کا ذکر کیا اور کہا:

وَكَانَ أَوَّلُ مَاسَمِعْتُ مِنْ أَمْرِ الْإِسْلَامِ ۔ [1]

"اسلام کی سب سے پہلی چیز میں نے یہ (سورت) سنی۔"

اس حدیث کی اصل صحیح بخاری میں ہے وہ روایت یہ ہے کہ حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّوْرِ وَذٰلِكَ أَوَّلُ مَا وَقَرَ الْإِيْمَانُ فِيْ قَلْبِيْ. [2]

"میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب میں سورۂ طور پڑھتے ہوئے سنا اور یہی وہ سب سے پہلی چیز ہے جس نے میرے دل میں ایمان کو پیدا کر دیا۔"

سب سے پہلے اللہ نے قلم کو پیدا کیا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَأَمَرَهٗ فَكَتَبَ كُلَّ شَيْءٍ يَكُوْنُ)) [3]

"اللہ نے سب سے پہلے جس چیز کو پیدا کیا وہ قلم ہے (پھر قلم سے کہا لکھو، قلم نے پوچھا: کیا لکھوں؟ اللہ نے اس کو حکم دیا پس اس نے ہر چیز کی تقدیر کو لکھ دیا۔"

---

[1] الطبراني في الكبير: ٢ /١١٧؛ الاوائل للشيباني، ص:١١٥۔

[2] صحيح بخارى: ٢/٢٤٧، ٨/٦٠٣، ٧/٣٣؛ مسلم: ١ /٣٣٨۔

[3] البيهقي في السنن: ٩ /٣ وفي الاسماء والصفات، ص:٤٨٠؛ ابو نعيم في الحلية: ٨ /١٨١؛ الطبراني في الكبير: ١٢ /٦٨؛ ابو يعلى: ٢١/٢١ إسناده صحيح عند الالبانى۔

راہ اسلام میں بہنے والا سب سے پہلا خون

کوہ صفا پر اپنے اقربین کو دعوت دینے کے بعد جب یہ آیت ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ نازل ہوئی تو آپ نے حرم کعبہ میں جا کر توحید کا اعلان فرمایا: آپ کا یہ اعلان مشرکین مکہ کی سب سے بڑی توہین کے مترادف تھا چنانچہ دفعتاً ایک ہنگامہ بپا ہو گیا اور ہر طرف سے لوگ آپ پر پل پڑے۔ آپ کے ربیب (سیدہ خدیجہ کے پہلے خاوند سے بیٹے) حارث بن ابی ہالہ گھر میں موجود تھے انہیں خبر ہوئی تو دوڑتے ہوئے آئے اور آپ کو بچانا چاہا، اب ہر طرف سے ان پر تلواریں پڑنے لگیں اور وہ شہید ہو گئے اسلام کی راہ میں یہ پہلا خون تھا جو بہایا گیا۔ [1]

اسلام میں پہلا لعان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

أَوَّلَ لِعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ شَرِيكَ بْنَ سَحْمَاءَ قَذَفَهُ هِلَالُ بْنَ أُمَيَّةَ بِامْرَأَتِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم ((الْبَيِّنَةَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ)) [2]

''سب سے پہلا اسلام میں لعان کا واقعہ یہ تھا کہ ہلال بن امیہ نے شریک بن سحماء پر اپنی بیوی کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''ثبوت پیش کرو ورنہ تجھے حد لگائی جائے گی۔''

فائدہ (ا) لعان کی صورت یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس گواہ موجود نہیں ہوتے جبکہ اس کی بیوی اس سے انکار کرتی ہے تو پھر یہ شخص عدالت یا حاکم وقت کے سامنے چار مرتبہ اللہ کی قسم! اٹھا کر گواہی دیتا ہے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہتا ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو۔ پھر اس کے جواب میں بیوی چار مرتبہ قسم اٹھا کر شہادت دیتی ہے کہ اس کا شوہر جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ کہتی ہے کہ اگر وہ سچا ہے

---

[1] الاصابة في تمييز الصحابة ذكر حارث بن ابي هالة بحواله سيرت النبي: ١ /٣١٤۔

[2] نسائي، الطلاق، باب كيف اللعان: ٦ /١٧٢؛ البخاري: ٤٧٤٧؛ ابو داود: ٢٢٥٤۔

تو مجھ پر اللہ کا غضب ہو۔ تب وہ حدِ زنا سے بچ جاتی ہے اس کے بعد دونوں میں ہمیشہ جدائی ڈال دی جاتی ہے اس عمل کو لعان اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ دونوں جھوٹا ہونے کی صورت میں اپنے اوپر لعنت کرتے ہیں اسلام میں سب سے پہلے یہ واقعہ ہلال بن امیہ اور اس کی بیوی کے درمیان ہوا تھا۔

(۲) تہمت زنا لگانا حرام اور کبیرہ گناہ ہے اگر کوئی کسی پر تہمت لگاتا ہے اور گواہ پیش نہیں کر سکتا تو اس پر حد قذف اسی (۸۰) کوڑے لگائے جائیں گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے ''اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ نہیں لاتے انہیں اسی (۸۰) کوڑے لگاؤ۔'' ❶

سب سے پہلے قبر سے اٹھنے والا انسان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ)) ❷

''میں روز قیامت آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر پھٹے گی اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔''

سب سے پہلے سفارش کرنے والا شخص

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشَفَّعٍ)) ❸

''میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا اور میں سب سے پہلے

---

❶ ۲٤/النور:٤۔ ❷ مسلم، فضائل النبی، باب قول النبی انا سید ولد آدم۔
❸ مسلم، فضائل النبی، باب قول النبی انا سید ولد آدم۔

شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔"

پہلے نماز دو رکعتیں فرض تھیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوَّلُ مَافُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَانِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَأُتِمَّتْ صَلَاةُ الْحَضَرِ)) [1]

"پہلے پہل (ابتدا میں) (سفر و حضر میں) دو رکعت نماز فرض کی گئی تھی پھر سفر کی نماز کو باقی رکھا گیا اور حضر کی نماز کو مکمل کر دیا گیا۔"

گھر میں داخل ہونے کے بعد آپ کا سب سے پہلا عمل

حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا:

بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ قَالَتْ بِالسِّوَاكِ. [2]

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کیا کرتے تھے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، مسواک کرتے تھے۔"

بیدار ہونے کے بعد سب سے پہلا عمل

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپ سوتے تو لازماً مسواک آپ کے سر کے قریب ہوتی اور جب بیدار ہوتے تو مسواک شروع کر دیتے۔" [3]

سب سے پہلے روز قیامت ہمسایوں کے فیصلے ہوں گے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] بخاری، الجمعة، باب يقصر اذا خرج من موضعه: ١٠٩٠؛ مسلم: ٦٨٥ یعنی اب حضر میں ظہر، عصر اور عشاء کی چار رکعتیں فرض ہیں لیکن سفر میں یہ بھی دو پڑھنے کی رخصت عطا کر دی گئی۔

[2] مسلم، الطهارة، باب السواك: ٢٥٣؛ ابوداود: ٥١؛ ابن ماجه: ٢٩٠؛ ابن حبان: ١٠٧١؛ احمد: ٦/ ١١٠۔ [3] صحيح الجامع الصغير: ٤٨٧٢؛ والصحيحة: ٢١١١۔

((أَوَّلُ خَصْمَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جَارَانِ.)) ❶

''روز قیامت (حقوق العباد کے سلسلہ میں) سب سے پہلے ہمسایوں کے جھگڑے چکائے جائیں گے۔''

سب سے پہلے غیر اللہ کے نام پر اونٹنیاں چھوڑنے والا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ میں نے جہنم کو دیکھا تو اس کے شعلے ایک دوسرے کو کھائے جا رہے تھے:''

((وَرَأَيْتُ عَمْرًوا يُجُرُّ قُصْبَهُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ)) ❷

''اور میں نے جہنم میں عمرو کو دیکھا وہ اپنی آنتیں گھسیٹ رہا تھا عمرو وہ پہلا شخص ہے جس نے غیر اللہ کے نام پر اونٹنیاں چھوڑی تھیں۔''

سب سے پہلی بات جو آپ نے مدینہ میں کہی

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو تمام آپ کو دیکھنے کے لیے جمع ہوئے چنانچہ میں بھی حاضر ہوا میں نے پہلی نظر ہی پہنچا لیا کہ ایسا چہرہ صرف آخری الزمان نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی ہو سکتا ہے۔

وَكَانَ أَوَّلُ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: ((يَاأَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُو السَّلَامَ وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ.)) ❸

سب سے پہلی بات جو آپ نے کہی (وہ یہ تھی کہ): ''اے لوگو! سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ اور اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں تو تم جنت میں سلامتی سے داخل ہو جاؤ گے۔''

---

❶ مسند احمد: ٤/ ١٥١؛ صحيح الجامع الصغير: ٢٥٦٣؛ صحيح الترغيب والترهيب: ٢/ ٦٨١، ٢٥٥٧۔

❷ بخاری التفسير المائده، باب ﴿ماجعل الله من بحيرة ...﴾: ٤٦٢٣۔

❸ ترمذی، صفة القيامة، باب حديث افشوا السلام: ٢٤٨٥، صححه الالبانی۔

سب سے پہلا شخص جسے چھینک آئی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدم میں روح ڈالی گئی اور روح سر تک پہنچی تو آپ کو چھینک آئی آپ نے فرمایا: ((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ)) ''تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے ہیں۔'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ((يَرْحَمُكَ اللّٰهُ)) ''اللہ تجھ پر رحمت فرمائے گا۔'' ❶

اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھینک اللہ کی جانب سے ہوتی ہے اور جمائی شیطان کی جانب سے اور چھینک اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔'' ❷

سب سے پہلے حوض کوثر پر آنے والے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے:

((أَوَّلُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ أَهْلُ بَيْتِيْ وَمَنْ أَحَبَّنِيْ مِنْ أُمَّتِيْ)) ❸

''سب سے پہلے میرے گھر والے اور میری امت کا وہ شخص جس نے مجھ سے محبت کی میرے حوض پر آئے گا۔''

اس روایت کی سند میں ایک راوی السری بن اسماعیل کذاب، متروک ہے۔ الحدیث: ۳/۵۸۹۔

حوض کوثر کیا ہے؟

حوض کوثر وہ عظیم حوض ہے جو اللہ تعالیٰ میدانِ محشر میں محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں گے۔ اس حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگا، یہ حوض بہت ہی زیادہ وسیع ہوگا اس کی لمبائی اور چوڑائی برابر ہوگی۔ اس میں موجود برتنوں کی تعداد آسمان کے تاروں جتنی ہوگی اور جو بھی اس سے ایک بار پانی پی لے گا

---

❶ صحیحه ابن حبان الإحسان: ۸/ ۱٤، ٦١٣٢۔

❷ بخاری، الادب، باب اذا تثاء ب فلیضع یده علی فیه: ٦٢٢٦۔

❸ الطبرانی في الأوائل، ص:۳۸؛ المصنف فی السنة: ۷٤۸۔

وہ کبھی پیاسا نہیں ہوگا (کتنے ہی خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جنہیں اس حوض کوثر کا پانی پینا نصیب ہوگا لیکن افسوس کے بدعتی گروہوں کو اس کے قریب بھی نہیں آنے دیا جائے گا۔ ❶

سب سے پہلی خبر آپ کی جو مدینہ میں آئی

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

((أَوَّلُ خَبَرٍ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا خَطِيْمَةُ كَانَ لَهَا (تَابِعٌ) مِنَ الْجِنِّ)) ❷

''سب سے پہلی خبر جو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے مدینے میں آئی (وہ یہ تھی) بے شک ایک عورت جسے خطیمہ کہا جاتا ہے ایک جن اس کا تابع فرمان ہے۔''

حوض کوثر پر سب سے پہلے فقراء آئیں گے

حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ثوبان رضی اللہ عنہ (آپ کے آزاد کردہ غلام) سے سنا وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((حَوْضِيْ كَمَا بَيْنَ عَدَنٍ وَعُمَانٍ وَأَوَّلُ النَّاسِ عَلَيَّ وُرُوْدًا فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ)) ❸

''میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا عدن اور عمان کے درمیان مسافت ہے اور

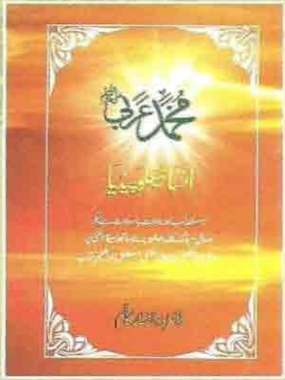
---

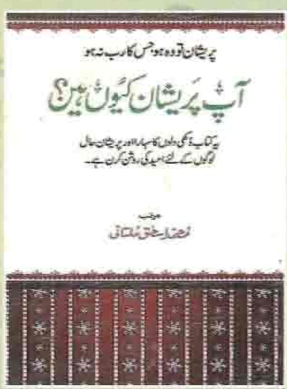
❶ بخاری، الرقاق، باب في الحوض: ٣ /٧٥؛ صحيح بخاری، الرقاق، باب في الحوض: ٦٥٧٩_٦٥٨٠؛ مسلم: ٢٣٠٢_ ٢٢٩٢_ ❷ مسند احمد: ٣ /٣٥٦؛ ابن سعد في الطبقات: ١ /١٨٩؛ الطبراني في الأوائل: ٥٦؛ ابونعيم في دلائل النبوة: ١ /١٣١؛ الخطيب في كتاب الأسماء المبهمة، ص: ٢٥٩۔ اسناده حسن عند الالبانی۔

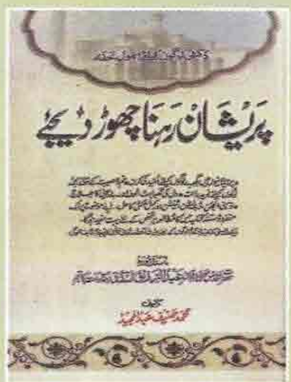
❸ المصنف في السنة: ٧٠٧؛ في الاحاد والمثاني: ٤٦ /أ؛ مسند احمد: ٥ /٢٧٥؛ الترمذي: ٢٤٤٤؛ ابن ماجه: ٤٣٠٣؛ الطبراني في الكبير: ٢/٦٦ شیخ البانی فرماتے ہیں اگرچہ یہ روایت بعض راویوں مثلاً سوید بن عبدالعزیز وغیرہ کی وجہ سے ضعیف ہے تاہم اسے کثرت شواہد کی بنا پر حسن کہا گیا ہے۔

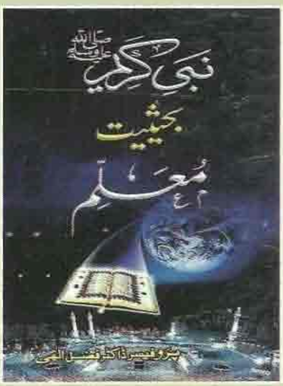
لوگوں میں سب سے پہلے میرے حوض پر مہاجرین میں سے فقراء غریب
لوگ آئیں گے۔"

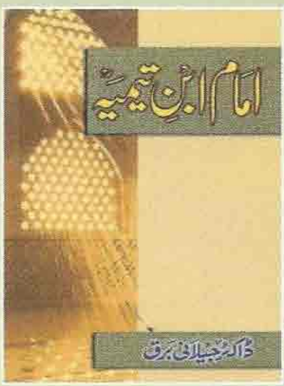
نوٹ: سابقہ صفحات میں حدیث گزر چکی ہے جس میں ذکر تھا کہ حوض کوثر پر سب سے پہلے اہل بیت اور جو آپ سے محبت کرتا ہوگا وہ آئے گا لیکن وہ روایت ضعیف ہے اس کے مقابلہ میں یہ روایت سنداً کچھ قوی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

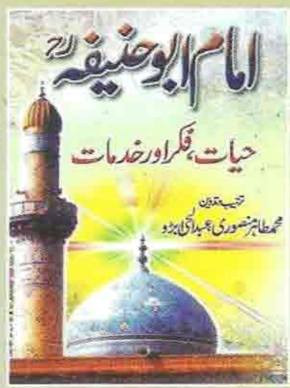












Rs.85/-

Areeb Publications

1542, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2

Email :apd1542@gmail.com